یوتھ
انٹرنیشنل
لاہور
پاکستان

پاک امارات دوستی کا لازوال سفر

WE WELCOME

HIS ROYAL HIGHNESS

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKTOUM

Vice President & The Prime Minister of U.A.E. & The - Ruler of Dubai

TO PAKISTAN.

WE PRAY FOR THE LONG LIFE OF HIS ROYAL HIGHNESS AND THE PROSPERITY OF THE STRONG BOND OF FRIENDSHIP & BROTHERHOOD BETWEEN THE PEOPLE OF U.A.E. & PAKISTAN

SHARIF INTERNATIONAL

OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS LABOUR CONSULTANTS
1, HAROON TRUST BUILDING, BEHIND TAJ MAHAL CINEMA
P.O. BOX: 843, KARACHI - PAKISTAN
TEL: 7727428 - 7735827 - 7760232 - FAX : 7730342

WARM RECEPTION TO

HIS ROYAL HIGHNESS

SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKTOUM

VICE PRESIDENT & THE PRIME MINISTER OF U. A. E.

ON HIS VISIT TO PAKISTAN.

PAK - U. A. E. FRIENDSHIP ZINDABAD.

ZAMAN INTERNATIONAL

OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS

LICENCE No. 0266/LHR/92

OFFICE: 10-BEADON ROAD
(ABOVE HABIB BANK LTD)
LAHORE - PAKISTAN
TEL No : 239779, 312079
TELEX : 44258 SIR PK
FAX : 92-42-232079

Capt. (Rtd.) Muhammad Yousaf
Chief Executive

حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
یوتھ
لاہور پاکستان

نئی نسل کا انگلش، اردو زبان میں بیک وقت شائع ہونے والا بین الاقوامی نیوز میگزین

گورنمنٹ آف پاکستان وزارت اطلاعات ونشریات کی سنٹرل میڈیا میں شامل
ممبر آف آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC)

جلد نمبر ۴ شمارہ ۲ ماہ فروری

اس شمارے میں

اداریہ۔ خوش آمدید معزز مہمان ۵
اسلام آباد اسلامی مرکز ۶
۱۹۹۳ء بین الاقوامی لوک سال ۱۱
عشق عشق ایک شوخ تحریر ۱۳
ہمارا طبقاتی طرزِ تعلیم ۱۵
افسانہ - اکیلی ۱۷
وزیر اعظم امارات کا دورۂ پاکستان
تفصیلی رپورٹ ۱۹

متحدہ امارات کے بارے میں
خصوصی اشاعت

ایڈیٹر انچیف : محمد صدیق القادری
سب ایڈیٹرز : توصیف القادری۔
مس روبینہ
انچارج تزئین و آرائش : محمد خلیل شاھد
رنگین ——— : شاھد پرویز
ڈیزائنر ——— : مقصود آرٹسٹ
کمرشل اینڈ ایکسپورٹ مینجر : تنویر صدیق
سرکولیشن مینجر : توحید اختر

متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین، قطر، اومان
کویت، مصر، اردن، جاپان، کوریا، بنگلہ دیش، برونائی،
چین۔ ہانگ کانگ۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا، تھائی لینڈ
فرانس، نیپال، فلپائن، سنگاپور۔ سری لنکا۔ تائیوان
امریکہ، برطانیہ، جرمنی، انڈیا، آسٹریلیا۔ ہالینڈ
کینیڈا - مالدیپ۔

قیمت 25
فون : 354729

خط و کتابت کا پتہ
"یوتھ انٹرنیشنل میگزین"
اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک پوسٹ بکس ۲۳۴۶ لاہور پاکستان

پبلشرز محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹرز رائل پارک سے چھپوا کر اوقاف بلڈنگ ۶ فلور نزد پرانا اسٹیٹ بنک لاہور سے شائع کیا۔

اداریہ

خوش آمدید معزز مہمان گرامی عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم

متحدہ عرب امارات کے نائب صدر، وزیر اعظم اور دبئی کے ہر دلعزیز حکمران عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اور ان کے اعلیٰ اختیاراتی وفد کا پاکستان میں فقید المثال خیر مقدم کیا گیا ہے امارات کے معزز مہمان وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی خصوصی دعوت پر پاکستان کے سہ روزہ سرکاری دورے پر تشریف لائے ہیں اس پر مسرت موقعہ پر ہم ادارہ یوتھ انٹرنیشنل کی طرف سے امارات کے محبوب لیڈر مہمان کو پاکستان میں خوش آمدید کہتے ہیں اور اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کے موجودہ دورہ پاکستان سے پاک امارات کبھی نہ ٹوٹنے والی دوستی کے سفر میں قابل فخر پیش رفت ہوئی اور امارات کے وزیر اعظم جو نیک خواہشات اور پر خلوص جذبات لے کر پاکستان آئے ہیں اس دورہ سے یقیناً دونوں برادر ملکوں کے مابین ہر شعبہ زندگی میں تعاون کے فروغ میں مدد ملے گی اور ملک میں غیر ملکی سرمایہ کاری بڑھے گی۔

ہمارے لئے یہ بات انتہائی خوش آیند ہے کیونکہ امارات کے وزیر اعظم کے موجودہ دورہ پاکستان سے دونوں برادر ملکوں کے درمیان منافرت پھیلانے والے شرپسندوں کے پروپیگنڈہ کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے۔ اس وقت امارات میں لاکھوں پاکستانی ہنرمند مختلف شعبوں میں خون پسینہ شامل کر کے اس کی ترقی و خوشحال میں قابل تعریف خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس کے عوض وہ اپنی معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے کثیر رقم فارن ایکسچینج ملک میں بھیج رہے ہیں جو قومی زرمبادلہ میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔ معاشی تعاون کے علاوہ علاقائی اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر بھی دونوں برادر ہمسایہ ملکوں کا موقف یکساں رہا ہے۔ مسئلہ فلسطین، مسئلہ افغانستان، مسئلہ کشمیر اور بوسنیا پر دونوں ملکوں کا ہمیشہ یکساں موقف رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں برادر ملکوں کے درمیان معاشی تعلقات کے فروغ میں تیز رفتاری کیساتھ ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور پاکستانی مصنوعات اور مین پاور کی کھپت کیلئے واضع پالیسی اپنائی جائے اور ہر شعبہ زندگی میں تعلقات کو مزید وسعت دینے کیلئے عوامی سطح پر وفود کے تبادلے کئے جائیں۔

آخر میں ہم متحدہ عرب امارات کے وزیر اعظم عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اور ان کے وفد کے اراکین کو پاکستان کا کامیاب تاریخی دورہ کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اس سے ایک تو وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی انڈسٹریل پالیسی کو فروغ ملے گا اور دوسرا اس طرح پاک امارت دوستی مضبوط تر ہو گی اور دونوں برادر ممالک کو استحکام حاصل ہو گا۔

محمد صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف

وفاقی دارالحکومت کے مثالی ادارے اسلام آباد سلائی مرکز کی چیئرمین منتظمہ کمیٹی ممتاز سماجی و سیاسی خاتون

بیگم بلقیس نصر من اللہ

سے خصوصی بات چیت

رپورٹ
محمد صدیق القادری
فوٹوگرافر: رفیق ناز

اسلام آباد سلائی مرکز برائے خواتین وفاقی دارلحکومت کا ایک انتہائی منفرد قابل تقلید فلاحی و سماجی ادارہ ہے اسلام آباد کا یہ واحد فلاحی ادارہ ہے جو اپنی مدد آپ کے اصولوں کی تحت ڈسٹرکٹ اسلام آباد میں مقیم غریب، یتیم، مسکین نوجوان لڑکیوں کو مفت سلائی کڑھائی کی ٹریننگ اور روزگار فراہم کر رہا ہے اس کی روایات اور مثبت سرگرمیوں کا دائرہ بہت وسیع ہے اس سلائی مرکز کا قیام ۱۹۸۱ ستمبر کو ہوا۔ اس منفرد ادارے کے قیام میں شہید جنرل ضیاء الحق کی ذاتی خواہش خصوصی لگن شامل تھی

اس ادارے کی گورنمنٹ پاکستان صرف ہیلپ کرتی ہے جب سے ملک میں زکواۃ کا نظام شروع ہوا ہے۔ اس ادارے میں بیواؤں، یتیموں، مسکینوں اور حق دار لڑکیوں کی امداد کے لئے زکواۃ فنڈز کا بجٹ ہوتا ہے جس سے مستحق لوگوں کو سلائی کڑھائی شدہ کپڑے خصوصاً طلبا و طالبات

مرکز میں بچیاں سلائی سیکھتے ہوئے

سلائی مرکز سینکڑوں بچیوں کو سلائی کڑھائی کے زیور سے آراستہ کر چکا ہے۔

کے لئے سکولز یونیفارمز مفت فراہم کیے جاتے ہیں نوجوان لڑکیوں کو سلائی مشینیں بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں نان زکواۃ فنڈز سے ادارہ کی بلڈنگ کا کرایہ، ادارہ کے سٹاف کی تنخواہیں وغیرہ شامل ہیں اس ادارے میں داخلہ، رشوت و سفارش کی بجائے صرف میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے نوجوان بچیوں کی ٹریننگ کے لئے ادارہ کا سٹاف انتہائی محنتی اور نہایت تجربہ کار ہے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار خواتین ٹیچرز بڑی تندہی اور جانفشانی

اسلام آباد سلائی مرکز میں تیار شدہ مال

سے بچوں کو سلائی کڑھائی کی تربیت دیتی ہیں بلاشبہ اس ادارے کی اسلام آباد کے شہریوں کے لئے بے مثال خدمات ہیں جبکہ ضرورت اس امر کی ہے اسلام آباد کے اس منفرد مثالی ادارے کو قائم کرنے کے لئے حکومتی و عوامی حلقے خصوصی طور دلچسپی لیں اسلام آباد مرکز کی ایگزیکٹو باڈی مندرجہ ذیل شخصیات پر مشتمل ہے۔

1۔ بیگم بلقیس نصر من اللہ صاحبہ سابق ایم این اے چیرمین

۲۔ اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد آفیشل ممبر

۳۔ راجہ ظہور احمد چیرمین ڈسٹرکٹ زکواۃ کمیٹی اسلام آباد آفیشل ممبر

۴۔ صبیحہ ظہور صاحبہ، خاتون ممبر

۵۔ مسز ذکیہ عثمان صاحبہ خاتون ممبر

تنخواہ دار سٹاف مینجر، ہیڈ کلرک، آٹھ ٹیچرز سٹاف سمیت ۱۷ ملازمین ہیں۔

اس فلاحی ادارے کی چیرمین بیگم بلقیس نصر من اللہ، صاحبہ نہائت خوش اخلاق، روشن خیال فرض شناس بے لوث عوامی خدمت کے جذبہ سے بھرپور سرشار قابل تعریف خاتون شخصیت ہیں

گذشتہ کئی سالوں سے ادارے کے چیرمین کی حثیت سے اپنی فری خدمات ادارے کے سپرد کیے ہوئے ہیں ان کی محنت و لگن کی بدولت ادارے کے وقار و ساکھ میں اضافہ ہوا ہے نامساعد حالات میں بھی آپ نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ادارے کو بند ہونے سے بچایا اور اپنے وسیع اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہوئے ادارے کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے شبانہ روز کام کیا آپ کی خصوصی دلچسپی محنت اور لگن کی بدولت یہاں فن دستکاری' سلائی کڑھائی کی تربیت بڑے اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں ہوتی ہے یہاں اس ادارے میں ڈسپلن اور ٹیم ورک کے اصولوں کے تحت مطلوبہ مقاصد اور نتائج حاصل کیے جا رہے ہیں یہاں کا باقاعدہ نظم و ضبط قابل دید ہے۔

چیرمین صاحبہ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ادارے کے انتظامی اور تربیتی امور میں بھرپور دلچسپی لے رہی ہیں۔

راجہ ظہور احمد چیرمین ڈسٹرکٹ زکواۃ کمیٹی اسلام آباد اس ادارے کے لیے شب و روز کام کر رہے ہیں روزانہ ادارے میں بیٹھ کر انتظامی امور کی نگرانی کرتے ہیں۔

جب سے راجہ ظہور احمد صاحب کی بحثیت

مرکز کی چیرمین صاحبہ کام کا معائنہ کرتے ہوئے

ممبر تقرری ہوئی ہے ادارے کی کارکردگی میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔ محلے کے لوگ بھی راجہ صاحب کی بے لوث خدمت سے خوش ہیں ادارے کا نظم و ضبط اور تربیتی ماحول پر سکون اور قابل تعریف ہے۔

یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے ساتھ خصوصی ملاقات میں اسلام آباد سلائی مرکز برائے خواتین کی چیرمین صاحبہ نے ادارے کے اغراض و مقاصد اور طریقہ کار پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا اس ادارے کا بنیادی مقصد غریب اور نادار نوجوان لڑکیوں کو سلائی کڑھائی کے فن سے آشنا کر کے معاشرے میں باعزت روزگار مہیا کرنا ہے تاکہ نوجوان لڑکیاں اس مہنگائی کے دور میں اپنے والدین پر بوجھ بننے کی بجائے اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہو کر معاشرہ کی قابل فخر خواتین بن سکیں۔

چیرمین صاحبہ نے اسلام آباد سلائی مرکز برائے خواتین کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا ۸۱ تا ۹۱ کے دوران ۴۳۱۷ طالبات نے اس ادارے سے تربیت حاصل کی ہے ۳۶۳۵ سلائی مشینیں مستحق طلباء' طلبات کو مفت فراہم کی گئی ہیں ۶۹'۹۹۵ جوڑے شلوار قمیض تیار کر کے سکولز کے مستحق طلباء' طلبات میں تقسیم کئے گئے ہیں ۱۴'۱۶'۶۷۱ روپے کے مستحق حق دار طالبات کو وظائف دیئے گئے ہیں ادارہ کافی طالبہ پر خرچہ ۲'۷۰۵ روپے آتا ہے اب تک ہم نے کل تین تین ماہ کے ۳۵ کورس مکمل کئے ہیں بیگم بلقیس صاحبہ نے انکشاف کیا کہ یہ ادارہ جنرل ضیاء الحق شہید کی خواہشات و ہدایات تک مطابق قائم ہوا ضیاء صاحب نے گورنمنٹ کو کہا تھا اس ادارے سلائی مرکز برائے خواتین کی ایک خوبصورت بلڈنگ سوشل ویلفیر کے ادارے سے تیار کروا کر دی جائے افسوس صد افسوس حکومت نے ابھی تک

بیگم بلقیس نصرمن اللہ سنیئر لیڈی انسٹرکٹرز کے ہمراہ

اس ادارے کو بلڈنگ تیار کر کے نہیں دی۔

اس کے لئے ہم عنقریب جنرل ضیاء شہید کے صاحبزادے فرزند پاکستان اعجاز الحق صاحب کو ایک پروقار تقریب میں دعوت دے رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس اہم ادارے کی کارکردگی کے فلاحی منصوبے کو آگے بڑھانے میں دلچسپی لے لیں۔

سلائی مرکز کی مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے بیگم بلقیس نصر من اللہ صاحبہ نے کہا میں اپنا انتہائی قیمتی وقت اس فلاحی ادارے کو دے رہی ہوں قادری صاحب یقین مانئے مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے میرے نزدیک اس ادارے کی خدمت بھی عبادت ہے سلائی مرکز کا ۱۹۸۱ تا ۱۹۸۹ انتظام اچھا چلتا رہا ہے ہمیں مالی مشکلات درپیش نہیں تھیں ۱۹۸۹ کے بعد اس ادارے کے فنڈز بند کر دیے گئے جس سے ادارے کی مالی مشکلات بڑھتی چلی گئی اسی وجہ سے سات ماہ سے ملازمین کو تنخواہیں تک نہیں ملی جہاں تک میرے بس میں تھا ہم نے اپنے ادارے کے مسائل و مشکلات سے حکومت کو آگاہ کیا اس سے ہمارے سٹاف تنخواہیں تو مل گئی لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے ادارے کی کارکردگی اور ساکھ گرنے متعلقہ اُدارے کے بند ہونے کا خطرہ ہے۔

حالانکہ اس ادارے کا باقاعدہ آمدن خرچ کا ریکارڈ ہے باقاعدگی سے آڈٹ ہوتا ہے۔ کئی بین الاقوامی وفود نے اس ادارے کے وزٹ کیے ہیں سب نے اس ادارے کے طریقہ کار اور کارکردگی کو سراہا ہے۔ ۱۹۸۵ میں ۲۴ اسلامی ملکوں کے سکالروں نے اس سلائی مرکز کا وزٹ کیا اس ادارے کی عملی خدمات اور کارکردگی دیکھ وفود کے اراکین بہت متاثر ہوئے انہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں اسی طرز پر ادارے قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

بیگم بلقیس صاحبہ نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا کتنے دکھ اور شرم کی بات ہے دس گیارہ سالوں سے ابھی تک ادارے کو بلڈنگ تک مہیا نہیں کی گئی بلڈنگ کرایہ پر ہونے سے ہمیں سخت مالی مشکلات ہیں پچھلے دس سالوں سے ایک کروڑ سولہ لاکھ روپے بلڈنگ کرایہ پر خرچ ہوئے ہیں جو سالانہ گیارہ لاکھ ارسٹھ ہزار روپے بنتا ہے پاکستان کے مخیر حضرات اس آزاد خود مختار منفرد فلاحی ادارے کو ڈونیشن دیں تاکہ ہم ادارے کی بلڈنگ تعمیر کر سکیں۔

چیرمین صاحبہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ میرے خیال میں زکواۃ فنڈز کا اس سے اچھا مصرف اور کوئی نہیں ہے یہاں ادارے میں غریب عوام کی بچیوں کو سلائی کڑھائی کی تربیت کے علاوہ روزگار کے لئے سلائی مشینیں دی جاتی ہیں جو سلائی مشینوں سے روزگار حاصل کر کے معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتی ہین ایسے ادارے ملک بھر میں قائم کرنے کی ضرورت ہے حکومت کو چاہیے ایسے اداروں کو چلانے کے لئے اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی فلاحی تنظیموں سے تعاون حاصل کرے تاکہ خواتین کو پاکستانی معاشرہ میں خود کفیل بنا کر ملک کی استحکام ترقی خود انحصاری اور خوشحالی کی طرف بڑھا جا سکے۔ بیگم بلقیس نصر من اللہ نے مزید بتایا اگر

چیئرمین صاحبہ مرکز مینجر، ہیڈ کلرک اور دیگر سٹاف کیساتھ

چیئرمین صاحبہ کیساتھ اسلام آباد سلائی مرکز کی انسٹرکٹرز کا گروپ فوٹو

حکومت ہمارے ادارے کی طرف توجہ دیں تو ہم اس ادارے کو اپنی مدد آپ کے تحت کے اصولوں پر آرگنائز کر کے زیادہ سے زیادہ بے روزگار نوجوان لڑکیوں کو روزگار مہیا کر سکتے ہیں ہم نے اس سلسلہ میں باقاعدہ تربیت حاصل کرنے والی لڑکیوں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے ایک پروڈکشن یونٹ قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت گورنمنٹ کے ادارے حوصلہ افزائی کریں تو ہم پروڈکشن بڑھانے سے زیادہ سے زیادہ غریب نوجوان بچیوں کو روزگار مہیا کر سکیں گے

پروڈکشن یونٹ کے اغراض ن مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے چیرمین ادارہ نے بتایا مستحقین زکواۃ کے لئے تربیت کا کام تو ہو رہا ہے۔ مگر تربیت یافتہ طالبات اور خواتین کے لئے روزگار کمانے کے مواقع میسر نہ ہونے کی وجہ سے مستحقین کو صحیح معنوں میں خود کفیل نہیں کیا جا سکا۔ اس کے لئے پروڈکشن یونٹ کے قیام سے یہ ادارہ خود کفالت کے لئے ایک مرکزی کردار ادا کرے گا ادارے کا اور بے شمار تربیت یافتہ اور ہنر مند غریب خواتین کے لئے اجرت پر کام مہیا کرے گا

اس ادارہ کے لئے پروڈکشن یونٹ کی کامیابی سے نان زکواۃ اخراجات کا حصول جو آج کل ایک مسئلہ بنا ہوا ہے کسی حد تک خود کفالت اور خود انحصاری کی طرف لے جائے گا اس یونٹ میں مندرجہ ذیل کام کیے جائیں گے

۱۔ بیڈ شیٹس اور تکیہ غلاف کی تیاری کشیدہ کاری کے بیڈ شیٹس اور غلاف تکیہ، سلائی بچگانہ اور زنانہ و مردانہ اور ہر قسم کشیدہ کاری، گڑیا سازی، مختلف سکولز اور محکما جات کے یونیفارم دیگر ہنڈی کرافٹ ان پروڈکشن کی فروخت مندرجہ ذیل طریقہ کار کے تحت ہوگی ادارہ کسی کمرشل جگہ پر ایک شو روم اور شاپ کھولے گا ہفتہ وار سی ڈی اے بازاروں میں سٹال لگائے گا مختلف نمائشوں میں سٹال اور مختلف مارکیٹوں کے سٹورز میں سپلائی کرے گا۔

پروڈکشن یونٹ سٹاف

ادارے کی مینجر ہی پروڈکشن کی انچارج ہوگی مینجر کے زیر نگرانی ہی یہ ونگ کام کریں گے خام مال مہیا کرنا اور خریدنا۔ ڈائزننگ، پروڈکشن، سیل (فروخت) اکاؤنٹس سردست ادارے کا سٹاف ہی کرے گا۔ ان کے انچارج شعبوں کے انچارج کے طور پر چنے جائیں گے اس سارے پراجیکٹ کے لئے ۱۰ لاکھ روپے کے ضرورت ہوگی اس کے بعد ادارہ خود کفیل ہو جائے گا

نیوز ایجنٹوں کی ضرورت ہے

یوتھ انٹرنیشنل کی بڑھتی ہوئی اشاعت کے پیش نظر پاکستان اور بیرون ممالک نیوز ایجنٹس کی ضرورت ہے پرکشش مراعات اور معقول کمیشن حاصل کریں فوری رابطہ کیلئے یوتھ انٹرنیشنل چھٹی منزل ایوان اوقات نزد ہائی کورٹ دی مال لاہور فون 042/354729

اقوام متحدہ کی جانب سے ۱۹۹۳ بین الاقوامی علاقائی لوگوں کا سال

آج کا زمانہ تیزی کا زمانہ ہے اور اس کی رفتار کا جو ساتھ نہیں دے سکتا اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مادی ترقی اور جدیدیت کی دوڑ میں رجعت پسندی کیلئے کوئی مقام نہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ مقابلے کے رجحان نے تمام معاشرتی اور اخلاقی اقدار کو تباہ کر دیا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب لوگ روایت پسند اور تہذیب پسند ہوا کرتے تھے اس دور میں معاشرہ پروان چڑھا لوگ خوشی غمی میں ساتھ ہوا کرتے تھے ایک دوسرے کی خوشیاں اور دکھ بانٹتے تھے۔ ایک دوسرے کیلئے اپنے مفاد کی قربانی دینے کیلئے تیار رہتے تھے۔ خوشحالی کا دور دورہ تھا اور پھر معاشرہ اتنے قریبی اور مضبوط بندھنوں میں بندھا تھا کہ کسی کو روایت توڑنے کی ہمت نہیں تھی اگر کوئی ایسا کر گزرتا تو زمانے کی رسوائی اس کا مقدر بن جاتی۔ یہ زیادہ دور کی بات نہیں اگر صرف صدی پہلے کے حالات کا مطالعہ کریں تو یہ تمام باتیں حقیقت کا حصہ نظر آتی ہیں۔

بیسوی صدی کی حیران کن ایجادات نے نہ صرف ہمارے رہنے سہنے کی عادت کو بدل دیا ہے بلکہ اس سے ہمارے رویئے اور سوچوں کے دھارے بھی بہت متاثر ہوئے ہیں۔ آج کا انسان کچھ زیادہ ہی تنقید پسند واقع ہوا ہے۔ ہر ہر بات میں تنقید کہیں تو تنقید مثبت ہوتی ہے جو کہ ترقی کی راہ ہموار کرتی ہے لیکن اکثر تنقید منفی ہوتی ہے اور اپنی انفرادیت کی بقاء کیلئے علیحدہ نقطۂ نظر پیش کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مذہب اس کے اثرات سے نہیں بچ سکا۔ مذہب اور معاشرے کی تعلیمات سے زیادہ انسان اپنے ذاتی تجربے اور مشاہدے کو ترجیح دیتا ہے اور اگر کسی مسلمہ عقیدے کی پیروی کرتا بھی ہے تو وہ بھی اسی لئے کہ اپنا مشاہدہ بھی اسے سچ تسلیم کرتا ہے بصورت دیگر آج کا انسان پیروں کو کفر کے برابر برا جانتا ہے۔

آج اگر ہم اپنے گرد و پیش نگاہ دوڑائیں تو ہم یہ محسوس کر سکیں گے کہ وہ روایت پسند لوگ جنہیں عام لفظوں میں "علاقائی"

رجعت پسند اور دقیانوسی" کہا جاتا ہے نایاب ہو چکے ہیں۔ کم از کم شہروں میں تو ایسے شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں اور اگر کبھی نظر آ جائیں تو زمانے کی نگاہوں کا مرکز بن جاتے ہیں۔ لوگ انہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں جیسے کسی دوسرے سیارے کی مخلوق۔

لیکن یہ لوگ ایسے ہیں جنہیں اس کی غرض نہیں کہ دوسرے ان کے متعلق کیا سوچتے ہیں کیا کہتے ہیں۔ ان لوگوں اور آج کے دور کے لوگوں کی سوچوں کے درمیان بہت وسیع خلیج بن چکی ہے۔ پرانے لوگ آج کی نسل کو ناسمجھ شمار کرتے ہیں اور نئی نسل انہیں Out-dated شمار کرتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے زمانہ کے اثرات ان پر قطعی غیر متاثر کن ہیں۔ یہ لوگ اپنی زندگی کی پرانی روش کا دامن تھامے دھیمے دھیمے اپنی زندگی کا سفر کرتے چلے رہتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک سائنسی اور مادی ترقی نے انسان کو کمزور بنا دیا ہے اور اس کی بربادی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ یہ لوگ اپنے عقائد میں پکے ہیں اور اخلاقی اور معاشرتی اقدار اور روایتوں کے پاسدار ہیں یہ لوگ آج بھی خلوص کے پیکر ہیں مہمان نوازی میں بے مثال اور انسانی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہیں۔

آج جبکہ دنیا اکیسویں صدی میں قدم زنجہ فرمانے اور کارخانہ قدرت کے پوشیدہ رازوں کو مزید افشا کرنے پر تلی ہوئی ہے اور بیسویں صدی کی حیران کن سائنسی ترقی پر نازاں ہے تو آج بھی یہ لوگ ورثہ کے نمائندہ علاقائی لوگ (Indigenous people) بنیادی انسانی ضروریات کے پورا کرنے پر قانع ہیں۔ معاشرے نے انہیں بھلا دیا لیکن یہی لوگ معاشرتی اور تہذیبی روایتوں کے پاسدار اور محافظ بنے قدیم ثقافتوں اور معاشرتی اقدار کا پہرو دے رہے ہیں۔ حقیقت میں یہی لوگ ایک معاشرے کی پہچان ہیں۔ آج کے Universal Community کے نظریے نے ہماری انفرادی پہچان چھین لی ہے۔ سائنسی ترقی میں گو جدید انسان کافی آگے نکل چکا ہے لیکن تہذیبی اور ثقافتی اعتبار سے بہت پیچھے چلا گیا ہے۔ آج کی تہذیبیں ریت کے گھروندوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں۔ انسان لباس اور ہیر اسٹائل بدل کر عظیم نہیں بنتا اس کے لئے انسانیت کا مظہر بھی بننا بڑا ضروری ہے انسانیت کا اظہار دوسرے انسانوں سے ہمدردی اور غمگساری کے جذبات سے لے کر بہتر معاشرتی روایات کی پیروی اور فلاحی معاشرے کی تعمیر ہے نہ کہ ذاتی مفاد اور ترقی کیلئے ہر اچھا برا فعل اختیار کرنے کا نام۔ میکاوٗلی کی فلاسفی انسان کیلئے انتہائی تباہ کن ثابت ہوئی کیونکہ وہ ذاتی مقصد کے حصول کیلئے اور مادی مفادات کے حصول کیلئے ہر ناجائز کام کو جائز شمار کرتا ہے۔ یہ فلسفہ انسان کو مادی ترقی کی معراج تک تو شاید پہنچا دے لیکن انسان کو انسانیت کے جذبات و احساسات سے خالی کر دیتا ہے۔ مجموعی انسانی ترقی کا راز عموی فلاحی معاشرے کے قیام میں مضمر ہے جس کے لئے ہمارے معاشرے میں ہی نہیں دنیا کے تمام ممالک میں لوگ ورثہ کے نمائندہ افراد اپنے اپنے قبیلوں اور طبقوں کی حد تک کام کر رہے ہیں۔

ان علاقائی لوگوں کی معاشرے کیلئے اہمیت کے پیش نظر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی۔ جس کا اجلاس ۱۰ دسمبر ۱۹۹۲ء کو نیو یارک میں حقوق انسانی کے دن کے موقع پر ہوا۔ اس میں ۱۹۹۳ء کا سال "دنیا کے علاقائی ورثہ لوگوں" کیلئے وقف کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے ذریعے بین الاقوامی پلیٹ فارم پر دنیائے انسانی کی توجہ معاشرے کے اس اہم نظرانداز کئے گئے طبقہ کی طرف دلانے کا موقع فراہم کیا جائے گا اور علاقائیت کی ضرورت کا احساس دلایا جائے گا۔

خصوصاً یہ سال تاریخ انسانی میں ایسے لوگوں کی بقا اور ان کے حقوق کی معاشرے میں منظوری میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اس کے لئے بین الاقوامی سطح پر تعاون کی فضا پیدا کی جائے گی، تاکہ ان لوگوں کے گوں ناگوں مسائل کو حل کیا جا سکے اور جدید معاشرے کیلئے انہیں کارآمد شہری بنایا جا سکے انہیں انسانی اور ماحولیاتی حقوق مہیا کرنے، تعلیم و ترقی کے حصول کے سلسلہ میں اور صحت کی برقراری کیلئے عوامی سطح پر تحریک چلائی جا[ئے] گی تاکہ لوگوں میں ان حقوق کا شعور دلا[یا] جائے اور انہیں اس مقام پر لایا جائے کہ [وہ] جدید معاشرے کی اصلاح اور اپنے طبقے کی اصلاح کیلئے پروگرام پیش کر سکیں تاکہ جدید معاشرہ ان کے خیالات سے مستفید ہو کر آئندہ ترقی کے حصول کیلئے وسائل کو بہتر طو[ر] پر استعمال میں لائے اور یہ کہ اس طر[ح] معاشرے کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جائے۔ وہ لوگ جنہیں دقیانوسی کہہ کر معاش[رہ] پس پشت ڈال دیتا تھا آج پھر انہیں ساتھ لے کر چلنے کیلئے کوشاں ہے۔ اقوام متحدہ کے پروگراموں کے ذریعے ان لوگوں کے خیالات کو دنیا میں بین الاقوامی سطح پر متعارف کروا[یا] جائے گا اور ان کے خیالات و عقائد کی گہرا[ئی] تک پہنچنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ معاش[رہ] محض مادی ترقی کی بجائے عمومی انسا[نی] معاشرتی ترقی حاصل کرے اسی طرح ۱۹۹۳ء کا سال اپنے مقاصد پورے کرنے [میں] کامیاب ہو سکے گا۔ اس سال کے مقاصد [کے] بہتر حصول کیلئے اقوام متحدہ کی کمیٹی نے [ان] لوگوں کو اپنے پروگرام میں شرکت دی [ہے] اور اسی طرح نچلی سطحوں پر بھی ان کے تع[میری] پروگراموں میں ان لوگوں کو شرکت د[ی] جائے گی تاکہ یہ لوگ خود پروگرام میں شا[مل] ہو کر اس کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔

اس طرح سے اس سال کی کارکر[دگی] الفاظ کی حد تک محدود نہیں رہے گی بلکہ [عملی] طور پر بھی معاشرتی تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے مجموعی اور انفرادی طور پر کوششیں کی جائیں گی۔ اقوام متحدہ کا اس سلسلے میں پروگرام مقاصد کے اثرات دنیا کے کونے کونے پر پہنچانے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے۔ توقع ہے [کہ] اس سال کے مقاصد کے اثرات پاکستا[نی] معاشرے تک بھی پہنچیں گے جو کہ اپ[نے] طبقوں سے بھرپور مختلف تہذیبوں کا شاہکا[ر] ہے۔

عشق عشق

تحریر نوین احسان

عشق کے معانی سے تو سب ہی آشنا ہوتے ہیں اردو ادب اعلیٰ اور شاعری کی تشریح و توضیح کے لئے دو قسم کے عشق ہی زیر بحث آتے ہیں۔

عشق حقیقی اور عشق مجازی

۱۔ **عشق حقیقی :۔** اس سے مراد وہ عشق ہے جو کہ اللہ تعالیٰ سے کیا جاتا ہے اور صرف ولی اللہ ہی اس عشق تک پہنچ سکتے ہیں۔ ہمارے اکثر صوفیاء کرام کی شاعری سے بھی پتا چلتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کتنے قریب رہ سکتے ہیں۔

لیکن عشق مجازی کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں جن میں سے چیدہ چیدہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **سچا عشق :۔** شاید یہ وہ عشق ہے جو کہ کسی زمانے میں ہوا کرتا تھا آج کل تو اس قسم کے عشق کا فقدان ہے۔ ہمارے لیے تو ایسے عشق کی داستانیں ہی رہ گئی ہیں جن کے ذریعے ان سچے عشقوں کے بارے میں پتہ چلتا ہے۔ مثلاً سسی پنوں' ہیر رانجھا' لیلیٰ مجنوں اور شیریں فرہاد کی "داستان عشق"

(ii) **کبوتری عشق :۔** یہ قسم بھی کافی قدیم ہے یہ اس زمانے کا عشق ہے جب ذرائع رسل و رسائل نے جدید شکل اختیار نہیں کی تھی اور اپنی خیریت کی اطلاع دینے کے لئے "کبوتر" استعمال کیے جاتے تھے۔ تب عاشق لوگ اپنی محبوباؤں کو کبوتروں کے ذریعے خطوط بھیجا کرتے تھے۔ پرانے فلمی گانے اس رواج کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(iii) **قلمی عشق :۔** آج کل کے زمانے میں عشق نے بتدریج ترقی کرتے ہوئے "قلمی عشق" تک کا سفر طے کر لیا ہے۔ اب عاشق ڈاک کے ذریعے اپنی "محبتوں" کو "پارسل" کرتے ہیں اور اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کے لئے کاغذ و قلم کا استعمال کرتے ہیں لیکن یہ قسم اب جدید اقسام میں شمار نہیں ہوتی کیونکہ اب جدید مشینی دور میں یہ "طریقہ عشق" بھی قدیم گردانا جاتا ہے۔

(iv) **ٹیلی فونی عشق :۔** ہماری نوجوان نسل کا پسندیدہ عشق "ٹیلی فونی عشق" ہے اور کسی معاملے میں ہمارے نوجوان چستی اور حاضر دماغی کا استعمال چاہے نہ کرتے ہوں مگر اس قسم کی "معشوقانہ" سرگرمیوں میں ان کا دماغ خوب اچھی طرح چلتا ہے۔ وہ بڑی چستی کے ساتھ رانگ نمبر ملا کر مطلوبہ محبوبہ کو تلاش کر ہی لیتے ہیں اگر مطلوبہ نہ ملے تو "کوئی اور سہی" کے مصداق کسی دوسری پر گزارہ کر لیتے ہیں اور رانگ نمبر کے جواب میں جس فصیح اللسانی اور حاضر دماغی کا ثبوت دیتے ہیں کہ اگر امتحانات کے دنوں میں یہ دماغی قوت کام آئے تو شاید نتائج آج کے نتائج کے بالکل برعکس ہوں۔ نوجوانوں کی انھیں لوفرانہ حرکتوں کی بدولت ٹیلی فون کئی مرتبہ "وبال جان" نظر آنے لگتا ہے۔ نئی انڈین فلموں کے گانے اور ڈائیلاگ فون پر ہی ایک دوسرے کو سنا دیے جاتے ہیں اور جس Style سے آہیں بھری جاتی ہیں ان کا تو جواب ہی نہیں ہے۔ شعروں کے تبادلے ہوتے ہیں۔

(v) **فلمی عشق :۔** یہ وہ عشق ہے جو کہ فلموں میں ہیرو کو ہیروئن سے ہوتا ہے اور اس عشق کے لئے وہ پندرہ موٹے تازے کرائے کے غنڈوں کو اکیلا تن تنہا قابو میں کر سکتا ہے اور اپنی شرافت کی دھاک بٹھانے کے لیے ۱۵' ۲۰ گانے گانے سے بھی دریغ نہیں کرتا (اس سلسلے میں کبھی والدین کی موجودگی کا خیال نہیں کیا گیا) یہ عشق چاہے کتنی ہی مشکلات میں کیوں نہ پھنسے انجام ہمیشہ شادی ہوتا ہے۔ بعض اوقات فلمی ہیرو ہیروئن اصلی زندگی میں بھی وہی رول ادا کرتے ہیں جو کہ فلم میں کرتے ہیں مگر فرق صرف یہ ہے کہ فلم اگر ۳ گھنٹوں میں ختم ہوتی ہے تو ان دونوں کی ازدواجی زندگی ۳ دنوں میں اختتام پذیر ہو گی۔ پہلا دن خفیہ نکاح' دوسرا دن (افواہوں) شادی کی تردید یا تائید' تیسرا دن علیحدگی۔

(vi) **عشق فلرٹی :۔** یہ عشق کی عام ترین قسم ہے اور اس عشق کی اور بہت سی شاخیں ہیں جن میں سے اہم ترین مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **سڑکوں پر فلرٹ :۔** عام طور پر آتے جاتے لڑکوں کا کام سڑکوں پر چلتی پھرتی لڑکیوں سے فلرٹ کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہیں اور مختلف حرکات کے ذریعے لڑکیوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں (اس بات سے بالاتر ہو کر وہ اس وقت کسی حد تک مسخرے بلکہ اکثر اوقات بندر کی نسل سے تعلق رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں) آتے جاتے سیٹیاں بجانا ان کا

معمول ہوتا ہے اور بالوں کے Style میں لٹ ایک اہم کردار ادا کرتی ہے کیونکہ اگر وہ نہ ہو تو عشق نامکمل ہے پھر وہ جھٹکے سے ایک ادا کے ساتھ اس کو پیچھے کی طرف کیسے جھٹکے گا؟

۲۔ (لڑکیوں کے کالج) "فلرٹ کرنے کی اہم جگہ":۔ یہ وہ جگہ ہے کہ جہاں ہر قسم کے لڑکے بکثرت نظر آتے ہیں۔ ان میں کچھ شریف زادے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ اپنی "بہنوں" کو گھروں سے لے کر کالج تک اور چھٹی کے بعد کالج سے گھروں تک بحفاظت پہنچا کر آتے ہیں اور ان کے "باڈی گارڈز" کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ کچھ بہنوں کو لینے آئے ہوتے ہیں مگر تانک جھانک میں دو تین تو ضرور تاڑ لیتے ہیں غرضیکہ "فلرٹ" (لڑکوں کے لیے) کے لیے یہ بہترین جگہ ہے۔

۳۔ پبلک پارک میں عشق کا فروغ:۔ ہمارے پارک اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ساری دنیا (بلکہ ظالم سماج کہیں تو زیادہ بہتر ہو گا) سے دور اپنے آپ سے بے گانہ بلکہ ارد گرد کے ماحول سے مانیہا عاشق و معشوق ادھر بکثرت نظر آتے ہیں۔ یہاں بیٹھ کر وہ اپنے آپ کو ہر طرح سے محفوظ تصور کرتے ہیں کہ کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ ایسے موقعوں پر فلمی گانے جذبات کے اظہار کا بہترین ذریعہ تصور کیے جاتے ہیں۔

۴۔ چھتوں پر عشق:۔ یہ عشق وہ ہے کہ جس میں اکثر اشاروں کنایوں ہی سے مدد لی جاتی ہے اور "اکھ مٹکا" کیا جاتا ہے۔ دھوپ میں کپڑے پھیلانے کے بہانے سے لڑکی کا چھت پر آنا اور کبوتروں کو اڑاتے ہوئے ہیرو کا نمودار ہونا اس کا اصل سین ہے اور پھر "چوباری عشق" شروع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا انجام لڑکی کی شادی اور لڑکے کی "فل حجامت" پر ہوتا ہے۔

۵۔ گلی کی نکر والا عشق:۔ لڑکی چاہے برقعہ پوش ہے مگر لڑکا اس کی خوبصورتی کا اندازہ سات پردوں میں بھی کر لے گا یہ علیحدہ بات ہے کہ بعد میں آنٹی قسم کی خوفناک چیز برآمد ہو۔ گلی کی نکر پر کھڑا ہونا ہر لڑکے کا بنیادی حق ہے اسے اس کے حق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ لہٰذا وہ کھڑا ہوتا ہے اور اپنی "سرمہ زدہ" آنکھوں سے ہر آنے "والی" اور جانے "والی" کا بغور معائنہ کرتا ہے اور حسب موقع شعر، گانے اور سیٹی بجانے سے بھی گریز نہیں کرتا۔

میری رائے کے مطابق یہ سب کچھ اسلئے ہوتا ہے کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کچا ذہن ہوتا ہے اور گندی انڈین فلموں سے آلودہ ہو جاتا ہے اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ اچھائی کی نسبت برائی جلد متاثر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں اردو کے گھٹیا ڈائجسٹ بھی عشق کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اس طرح کا گھٹیا لٹریچر معصوم ذہنوں میں خیالات کو پراگندہ کرتا ہے اور ان کا مستقبل مندرجہ بالا اقسام عشق میں مبتلا کسی "عاشق نامراد" جیسا ہوتا ہے۔

SPECIAL

بقیہ یوم اقبال

منصفین کے فرائض اسلامیہ کالج کوپر روڈ کی پروفیسر محترمہ طلعت نایاب، اپواء ممبران کمیٹی کی محترمہ بیگم عطیہ فیض صاحب اور محترمہ بیگم خلیل ندے جنرل سیکرٹری اپواء پنجاب نے سرانجام دیے۔

اس پروگرام کی تیاری کا سہرا جن محترم شخصیات کے سر ہے ان میں شعبہ اردو کی محترمہ الطاف فاطمہ اور مس شہزادی زرقا کے نام قابل ذکر ہیں آخر میں مہمان خصوصی محترمہ بیگم ناصرہ جاوید نے تمام طالبات کو انعامات اور خصوصی اسناد تقسیم کیں اور یہ پُروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

فلم کارنر

پاکستان فلم کرکٹ کلب کی کامیابی

دنوں ایچی سن کالج کی گراؤنڈ پر پاکستان فلم کرکٹ کلب کا مقابلہ ایشین ٹور کرکٹ کلب (Asian Tour Cricket Club) ٹیم کے ساتھ ہوا۔ کھیل کا آغاز مہمان ٹیم نے کیا اور تمام وکٹوں پر ۲۲۰ سکورز بنائے سب سے زیادہ سکور بنانے والے جی۔ خان تھے جنہوں نے ۹۴ رنز بنائے جبکہ فاراز ۲۸ رنز بنا کر دوسرے نمبر پر رہے۔

پاکستان فلم کرکٹ کلب نے غلام محی الدین کی کپتانی میں اپنے کھیل کا آغاز کیا اور ۳۲ اوورز میں سکور ٹارگٹ پورا کیا۔ پاکستان یہ میچ دو وکٹ سے جیتا سب سے زیادہ سکورز ایاز نے بنائے اور ۷۵ رنز بنا کر آؤٹ ہوئے دوسرے نمبر پر رہنے والے سلیم شیخ تھے جنہوں نے ۶۸ رنز بنائے ندیم نے باؤلنگ میں شاندار مظاہرہ کیا اور تین وکٹ لئے۔

فلم سوداگر تکمیل کے مراحل میں

فلم سوداگر کے کہانی وسکرین پلے ہدایتکار ظہور حسین گیلانی ہیں جبکہ فلم ساز ان کے بھائی منظور حسین گیلانی ہیں۔ فلم سوداگر ایک نظریاتی فلم ہے جس کا موضوع "کشمیر ہمارا" ہے۔ اس فلم کی کہانی کشمیر کی المناک داستان ہے جو کہ کشمیر کی آزادی تک جاری رہے گی۔ کہانی کا آغاز ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کے ۲۲ شہیدوں کی جدوجہد آزادی سے ہوا ہے جو ہندو سامراج اور انگریز حکومت کے خلاف شروع ہوئی۔

اس فلم کے مرکزی کردار ادا کرنے والے فلمسٹاروں میں سلطان راہی، شکیلہ قریشی، حیدر سلطان، صاحبہ، عارف لوہار، خوشبو، ہمایوں قریشی اور نغمہ نمایاں ہیں۔

صوفیہ امان

فرحت ناز ایک سیدھی سادھی لڑکی تھی۔ خاندان میں سب اسے نازو کہہ کر پکارتے تھے۔ اسکی ماں اسکی پیدائش کے وقت فوت ہو گئی تھی۔ حالات نے اس ننھی سی جان کو سوتیلی ماں کے سپرد کر دیا تھا۔ جو اسکی ماں تو کہلاتی تھی لیکن ماں کہلانے کے لائق نہ تھی۔ نوعمری سے ہی وہ ظلم و ستم سہنے کی عادی ہو گئی تھی۔ سارے گھر کے کام کاج کرنا اور پھر رات کو ماں کی خدمت پاؤں دبانا اسکا معمول تھا۔ باپ اسے بمشکل تیسری جماعت تک پڑھا سکا۔ خوشی کیا ہوتی ہے اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ وقت پنکھ لگا کر اڑتا رہا یہاں تک کہ اس نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا۔ اسکی سوچ اب پختہ ہو چکی تھی۔ وہ اکثر سوچتی کہ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اور کیا وہ اسی طرح دکھ سہتے اک دن مرجائے گی۔ یہ سوچ کر وہ روح تک کٹ جاتی تھی۔ اس کا نام تو نازو تھا لیکن نہ تو اسے ناز دکھانے کا موقع ہی ملا نہ ایسے لوگ جو اس کے ناز اٹھائیں۔

تنہائی اسکی سہیلی تھی۔ جس سے وہ

> آخرکار اس نے زندگی کے دکھوں سے فرار حاصل کر ہی لیا۔ اب منزل اس کے سامنے تھی۔

اپنے دکھ سکھ بانٹتی تھی۔ کبھی کبھی باپ اس سے پیار سے بات کرتا تو وہ بہت خوش ہوتی۔ اسکی عمر بڑھتے دیکھ کر باپ کو اسکے بیاہ کی فکر ہوئی اور آخرکار اسکا رشتہ طے کر دیا گیا۔ سوتیلی ماں اس مفت کی نوکرانی کو گنوانا نہیں چاہتی تھی سو اس نے بیاہ کی مخالفت کی۔ لیکن باپ کے آگے ماں کی ایک نہ چل سکی۔ جب اسکا رشتہ طے ہوا تو وہ سوچتی تھی کہ اب وہ اس قید سے رہائی حاصل کر لے گی اور اپنی مرضی کی زندگی گزارے گی۔ بیاہ والے دن تو وہ یہ محسوس کر رہی تھی جیسے تپتے صحرا میں بھٹکتے مسافر کو کوئی سایہ دار درخت مل جائے۔ اس نے جانے کیسے کیسے سپنے بن لیے تھے۔ اس نے سمجھا تھا کہ وہ اس قید خانہ سے ہمیشہ کے لئے رہائی حاصل کر لے گی لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ وہ ایک قید خانہ سے دوسرے میں منتقل ہو رہی ہے۔ بیاہ کے پہلے ہی دن ساس نے اسے کام پر لگا دیا جیسے وہ کوئی زر خرید لونڈی ہو۔ اس نے سن رکھا تھا کہ ساس بھی ماں ہوتی ہے لیکن ماں کے جو روپ اسکے سامنے آئے تھے انتہائی بھیانک تھے۔ ماں کے لفظ سے ہی اسے نفرت ہو چکی تھی۔ سسرال کی طرح کام

میں جتی رہتی۔ اسکی وہ معصوم خواہشات' معصوم خواب ریزہ ریزہ ہو چکے تھے۔

ایک امید کی کرن اسکی زندگی میں داخل ہوئی وہ اسکا بیٹا تھا۔ بیٹے کی پیدائش کے بعد اسے احساس ہوا ماں کیا ہوتی ہے اور اسکی ممتا کیا ہوتی ہے۔ اس احساس پر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ پرانے زخم پھر تازہ ہو گئے۔ اس نے تو ماں کا بڑا بھیانک روپ دیکھا تھا۔ اس گھٹن زدہ ماحول میں بیٹے کا وجود ہی اسکے لیے باعث راحت تھا۔ اب وہ اپنے بیٹے کے لیے سپنے چننے لگی تھی۔ وہ اکثر سوچا کرتی تھی جب اسکا بیٹا بڑا ہو گا تو وہ اسکو وہ خوشی دے گا جسکی وہ متلاشی تھی۔ زندگی کے تمام دکھ ختم ہو جائیں گے۔ یہ تصور ہی اس کے لیے مسرت کا باعث تھا۔ آخرکار وہ وقت بھی آگیا جسکا اسکو برسوں سے انتظار تھا۔ آج اسکے بیٹے کی شادی تھی۔ اس نے بیٹے کے لئے چاند سی بہو ڈھونڈی تھی۔ اب اس کے سپنوں کے سچ ہونے کا وقت آن پہنچا تھا۔ لیکن بیٹے کی شادی کے بعد احساس ہوا کہ اسکی زندگی غم کا وہ سمندر ہے جسکا کوئی کنارہ نہیں۔ اسکی بہو بیاہ کے دوسرے ہی روز اپنے شوہر کو لے کر الگ ہو گئی تھی۔ وہ دن کتنا بھیانک تھا جس دن اسکی آخری آس بھی ٹوٹ گئی تھی۔ وہ وقت جسکا اسنے برسوں انتظار کیا وہ اسے کچھ بھی تو نہ مل سکا سوائے چند اور زخموں کے۔ اب تو یہ زخم ناسور بن چکے تھے۔ اسکی تک گھائل ہو چکی تھی اور ایک رات وہ بستر پر لیٹی یہ سوچ رہی تھی کہ اسکی زندگی کا یہ بھیانک باب کب ختم ہو گا۔ وہ عورت تھی جس نے زندگی کے دکھوں کو اپنے اندر سمیٹ کر دوسروں کو راحت اور خوشیاں پہنچائیں۔ لیکن خود کچھ بھی حاصل نہ کر سکی۔ اس نے تو سن رکھا تھا عورت عظیم ہستی ہے۔ عورت زندگی کا حسن ہے لیکن اسکے وجود پر تو سارے زخم عورت ہی کے دیئے ہوئے تھے۔ یہ سوچتے سوچتے آخرکار اس نے زندگی کے دکھوں سے فرار حاصل کر لیا۔ اسے کوئی گھر نہ مل سکا جسے وہ اپنا کہہ سکتی نہ باپ' نہ شوہر کا اور نہ ہی بیٹے کا' اسکی ادھ کھلی آنکھیں آج بھی سوال کرتی ہیں کہ آخر "عورت کیا ہے"۔

[redacted]

SPECIAL ACTIVITIES

رودادِ یوم اقبال

مہمان خصوصی بیگم ناصرہ جاوید کی صدارت میں یوم اقبال کے سلسلے میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ کالج کی طالبات نے یوم اقبال کے حوالے سے مقالے پڑھے اور علامہ اقبال کے نظریات اور انکی بصیرت و افکار کا جائزہ لیا۔ اقبال کے جن نظریات پر روشنی ڈالی گئی ان میں اقبال کا "تصور خودی" "تصور فن" اسکے علاوہ "اقبال اور تحریک پاکستان" جیسے موضوعات پر طالبات نے تقاریر کیں ایک طالبہ نے "افکار اقبال اور موجودہ دور کے تقاضے" اس عنوان کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان تقریروں میں جن طالبات نے حصہ لیا اور انعام کی حقدار پائیں ان میں پہلا انعام سال اول کی راحت شفیع کو "افکار اقبال اور موجودہ دور کے تقاضے" کے تحت دیا گیا دوسرا انعام سال چہارم کی فائزہ اختر کو ملا۔ تیسرا انعام سال اول کی صائمہ کو "اقبال اور تحریک پاکستان" کے موضوع پر دیا گیا اس تقریب میں کلام اقبال کو خوش الحانی سے پیش کرنے کا بھی خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ طالبات نے علامہ کی مختلف نظموں کو ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جن طالبات نے کلام اقبال پیش کیا ان میں ملیحہ نے اقبال کی نظم "خودی کا سرنہاں لا الہ الا اللہ پیش کیا۔

عنبرین بخاری نے نظم "پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن" پیش کیا دو بہنوں نوشین اور نورین ظہور نے مل کر اقبال کی ایک خوبصورت غزل کو بڑے دلکش انداز سے گایا

"کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں"

کلام اقبال کے حوالے سے جن طالبات کو انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا ان میں پہلا انعام ملیحہ سال چہارم کو ملا۔ دوسرا انعام سال دوم کی عنبرین بخاری کو ملا۔ تیسرا انعام نوشین ظہور اور نورین ظہور کو دیا گیا۔

آخر میں یوم اقبال کے حوالے سے ایک "بیت بازی" کا خصوصی مقابلہ ہوا۔ جن میں دو ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان ٹیموں میں جن طالبات نے حصہ لیا ان میں راحت شفیع' نرگس الطاف' عنبرین شمسہ' حمیرا وددو اور اسماء کے نام شامل ہیں۔ دونوں ٹیموں نے اقبال کے اشعار کی تیاری بہت اچھے طریقے سے کر رکھی تھی۔ لیکن جیت اے ٹیم سے تعلق رکھنے والی طالبات کی ہوئی اور یہی ٹیم انعام کی حقدار قرار پائی۔ آخری مرحلہ اس تقریب کا مہمان خصوصی کے لئے تھا۔ جس میں انہوں نے علامہ کے افکار و نظریات پر اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔

بقیہ صفحہ (14)

ہمارا طبقاتی طرز تعلیم

عفت ریاض

بظاہر یہ نظر نہ آنے والا معمولی مسئلہ ہمارے طلباء کی تعلیم و تربیت پر کتنا اثر ڈالتا ہے اور یہ بات کس طرح معاشرے کی طبقاتی تفریق کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب تک اس کے اثرات کا جائزہ نہ لیا جائے اس کی اہمیت واضح نہیں ہوتی۔

دور حاضر میں ہم انگریزی تعلیم کی اہمیت سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے کیونکہ عالمی سطح پر اس تعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ہماری ملک میں بھی اعلیٰ تعلیم کا زیادہ نصاب اسی زبان میں پایا جاتا ہے۔ سیکنڈری جماعتوں میں بھی اسے لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ چنانچہ آج کل انگریزی تعلیم بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے جتنی کہ اردو تعلیم۔ اب چاہیے تو یہ کہ ان دونوں مضامین یعنی اردو اور انگریزی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں یکساں طور پر سکولوں میں نافذ کیا جاتا۔ مگر افسوس کہ تعلیم کے معاملے میں بھی ہمارا یہ نظام طبقاتی کشمکش کا شکار ہو چکا ہے۔

پاکستان جیسے اسلامی نظریاتی ملک میں بھی جہاں معاشرتی مساوات کا درس دیا جاتا معاشرت تین واضح طبقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ "امیر طبقہ" "متوسط طبق" اور "غریب طبقہ"

ان طبقات میں تعلیمی معیار ہونا تو یکساں چاہئے تھا مگر ہماری تعلیم بھی امیری اور غریبی کی تفریق سے متاثر ہونے سے نہ بچ سکی اور ملک میں دو طرح کے طرز تعلیم اپنائے گئے جو کہ اب "انگریزی ذریعہ تعلیم (English Medium) اور "اردو ذریعہ تعلیم (Urdu Medium) کہلاتے ہیں۔

اس طبقاتی تعلیم کا آغاز اس وقت ہوا جب پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اردو طرز تعلیم کو تمام اسکولوں میں نافذ کیا گیا اور انگریزی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر اسکو پرائمری کے بعد لازمی مضمون کے طور پر نصاب میں شامل کیا گیا۔ امراء اور اعلیٰ طبقے کے افراد اپنے بچوں کو ہر میدان میں آگے دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ انہوں نے انگریزی طرز تعلیم کو بہتر اور زیادہ ضروری سمجھتے ہوئے کچھ اپنے بچوں کو بیرون ملک بھیج دیتے اور کچھ نے اپنے بچوں کو پرائمری ہی سے انگریزی تعلیم دلانے کے لیے الگ پرائیوٹ انگریزی میڈیم سکول کھولے۔ چونکہ ان سکولوں کے اخراجات سرکاری تعلیمی

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کے دورہ پاکستان کی تفصیلی رپورٹ

متحدہ عرب امارات کے نائب صدر، وزیر اعظم اور دوبئی کے ہردلعزیز

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم

کا پاکستان میں فقید المثال تاریخی استقبال

محمد صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف یوتھ انٹرنیشنل میگزین کے قلم سے

امارات کے وزیراعظم کے حالیہ دورہ پاکستان کی تفصیلی رپورٹ اندرونی صفحات میں

پاک امارات دوستی کا لازوال سفر

متحدہ عرب امارات صدر، وزیر اعظم اور دبئی کے ہردلعزیز نیک دل حکمران عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اپنے اعلیٰ اختیاراتی وفد کے ہمراہ پاکستان کے سہ روزہ سرکاری دورے پر اسلام آباد پہنچے تو ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر امارات کے وزیراعظم اور ان کے وفد کا وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے خیرمقدم کیا جب معزز مہمان اپنے خصوصی طیارے سے باہر آئے تو انہیں ۱۹ توپوں کی سلامی دی گئی پاکستانی لباس میں ملبوس ننھے منے بچوں نے عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کو پھولوں کے گلدستے پیش کیے تینوں مسلح افواج پر مشتمل چاک وچوبند دستے نے معزز مہمان کو گارڈ آف آنرز پیش کیا دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجائے گئے اس موقعہ پر تینوں مسلح افواج کے سربراہان سینٹ کے چیرمین وسیم سجاد، ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی حاجی نواز کھوکھر، پارلیمنٹ و سینٹ کے اراکین، اعلیٰ حکام، غیر ملکی سفارت کار اور معزز شہریان موجود تھے ہوائی اڈے کو بڑی خوبصورتی سے سجایا ہو گیا تھا۔ بڑے بڑے خیر مقدمی بینر لگے ہوئے تھے ہوائی اڈے سے وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد تک راستے کو دلکش رنگین ریشمی رنگ برنگ جھنڈوں، خیر مقدمی بینروں کے ذریعے سجایا ہوا تھا۔

کھلاڑی اور مایہ ناز طالبہ

سیدہ عائشہ یوسف کی رسم شادی

لڑکیاں تو پرایا دھن ہوتی ہیں معاشرے میں چاہے کتنی ہی شہرت اور بلند مرتبہ حاصل کر لیں بلا آخر انھیں ایک دن اپنے والدین کا گھر چھوڑ کر سسرال کے ہاں جانا ہوتا ہے شادی کا بندھن ہر عورت اور مرد کی زندگی کا لازمی جز سمجھا جاتا ہے شادی کی رسومات معاشرے کی علاقائی مذہبی ثقافت کا آئینہ دار ہوتی ہیں ہمارے معاشرے میں شادی ایک مذہبی فریضہ ہے۔

آج ہم قارئین سے جس نوجوان باصلاحیت خوبرو دوشیزہ کی شادی کا تذکرہ کر رہے ہیں یہ سیدہ عائشہ یوسف ہیں عائشہ کا شمار بہترین ہونہار طالبہ مایہ ناز اتھلیٹ کھلاڑیوں میں ہوتا ہے بچپن سے ہی تعلیم اور کھیلوں سے بے حد دلچسپی کیساتھ حصہ لیتی رہیں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں اپنی بے پناہ ذہنی صاحیتوں، توانائیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بے شمار انعامات اور میڈل حاصل کیے اپنے آپ کو اردو اور انگلش کی بہترین مقررہ ثابت کیا عائشہ نے واقعی اپنے خاندان کی عزت و وقار میں بے حد اضافہ کیا آج کل عائشہ ہوم اکنامکس کالج گلبرگ لاہور میں بی۔ایس سی فورتھ ایر کی طالبہ ہیں تعلیم کیساتھ فلاحی وسماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتی ہیں۔

عائشہ کی شادی گذشتہ دنوں آرمڈ کور کے کیپٹن زاہد انور کے ساتھ انتہائی پروقار تقریب میں خیر وعافیت کیساتھ انجام پائی۔ شادی کی خوبصورت تقریب میں دونوں گھرانوں کے رشتہ داروں کے علاوہ عائشہ کی سہیلیوں سمیت ماضی کی معروف فلمی اداکارہ نغمہ سمیت زندگی کے ہرشعبے سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔

امارات کے وزیراعظم اپنے پہلے سرکاری دروہ پاکستان میں اعلیٰ اختیاراتی

نیک خواہشات اور محبتیں لے کر حاضر ہوا ہوں

چالیس رکنی وفد بھی ساتھ تشریف لائے وفد میں مواصلات کے وزیر شیخ محمد سعید المولا' وزیر اطلاعات وثقافت شیخ خلفان محمد بن الرومی' فنانس' انڈسٹریز کے وزیر مملکت شیخ احمد الطیار' پریذیڈنشل کورٹ رولر آف دوبئی کے چیف شیخ شاہ مین بن خلیفہ المکتوم' چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز دوبئی چیئرمین شیخ سعید جمال نابود' ڈائریکٹر جبل فری زون اتھارٹی شیخ سلطان بن سالیم اور اطلاعات وثقافت کے ایڈوائزر شیخ ابراہیم العابد شامل تھے۔

امارات کے وزیراعظم عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد موجود تھی امارات کے نوجوان سمارٹ وزیراعظم پاکستانی نوجوان وزیراعظم کیساتھ انتہائی خوشگوار موڈ اور پرمسرت جذبات کیساتھ ہاتھ ہلا ہلا کر پاکستانیوں کے خیرمقدمی استقبالیہ نعروں کا جواب دے رہے تھے لوگوں کا ہجوم پاکستان کے دوست ملک کے محبوب ترین مہمان لیڈر کا استقبال پاک امارات دوستی زندہ باد کے نعروں سے کر رہا تھا۔

امارات کے وزیراعظم شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کے اس پرمسرت موقعہ پر نیک خواہشات بے مثال دوستی اور بھائی

چارے کے پرخلوص جذبات ان کے سفید تروتازہ خوبصورت چہرے پر عیاں تھے۔

اس موقعہ پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم نے کہا میرے لیے بہت خوشی کا مقام ہے کہ میں وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کی خصوصی دعوت پر پاکستان کی دورہ پر ہوں میں صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان اور پاکستان بھائیوں کیلئے صدر متحدہ عرب امارات عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان' امارات کے حکمرانوں اور عوام کی نیک خواہشات' پرخلوص جذبات اور لازوال دوستی وبھائی چارے کی تجدید وعہد کے جذبوں کے ساتھ حاضر ہوا ہوں میں اور میرے وفد کے اراکین پاکستان کے دورے پر آکر فخر محسوس کرتے ہیں۔

امارات کے وزیراعظم نے کہا پاک امارات دونوں برادر ممالک کے درمیان تعلقات میں گرم جوشی ہمارے لیے ہمیشہ باعث اطمینان قلب رہی ہے پاک امارات کی باہمی دوستی جو دو دہائیوں پر محیط ہے دونوں برادر ملکوں کیلئے ہمیشہ مفید رہی ہے

ہمیں پاکستان کی کامیابیوں پر فخر ہے

دو دہائیوں سے میری مراد متحدہ امارات کی تشکیل سے ہے۔ لیکن قدیم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم صدیوں سے دوستی اور بھائی چارے کے رشتوں میں بندھے ہوئے

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کے دورہ پاکستان کی تفصیلی رپورٹ

پاکستان اور امارات کے درمیان

ہیں ہمارے مشترکہ ماضی' مشترکہ ورثہ' مشترکہ ثقافتی اور اسلامی ورثے نے ہمیں نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں باندھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور امارات کے مابین ناقابل شکست رشتے ہیں۔

دونوں برادر ممالک کے درمیان دوستی انتہائی اطمینان بخش ہے اور ہر آزمائش پر پوری اُتری ہے۔

امارات کے لیڈر نے پراعتماد لہجے میں کہا دونوں حکومتیں عوامی سطح پر آپس میں تعاون بڑھانے پر بھرپور توجہ دے رہی ہیں دونوں ممالک علاقائی اور بین الاقوامی امور پر ہمیشہ ایک دوسرے سے مشورے کرتے رہے ہیں اس مشاورت کی اہمیت دونوں ممالک کے درمیان مختلف شعبہ ہائے زندگی میں تعلقات کی بہتری کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

امارات کے وزیراعظم نے مزید کہا اس حقیقت کا اظہار امارات کے صدر عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان بے شمار مرتبہ کر چکے ہیں اپنے دورہ پاکستان کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم نے کہا میرا موجودہ دورۂ پاکستان گزشتہ سال کے آخر میں امارات کے شیخ خلیفہ بن زید النہیان اور امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان کا دورۂ پاکستان ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہیں میرے پاکستان میں یہاں قیام کے دوران وزیراعظم پاکستان اور ان کے رفقاء سے ملاقاتیں سفارتی روایات میں خوبصورت اضافہ ہوں گے جو کہ عرصہ دراز سے ہمارے درمیان چلی آ رہی ہیں

دوہرے ٹیکسوں سے بچنے کا سمجھوتہ

یہ ہمارا قومی یقین ہے کہ دونوں ممالک کے عوام اور حکومت کی سطح پر رابطے پاک امارات کے درمیان تعاون کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوں گے۔

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد نے مزید کہا مجھے یقین ہے میرے پاکستان کے دورے کے دوران پاکستان کے صدر' وزیراعظم کیساتھ انتہائی مفید مذاکرات ہوں گے ہمیں پاکستان کی کامیابیوں پر فخر ہے پاکستان جیسے اسلامی ملک کی کامیابی و ترقی اسلامی امہ کی کامیابی ہے جس سے ہم تعلق رکھتے ہیں پاکستان نہ صرف برادر ملک ہے بلکہ پاکستان ہمارا قابل اعتماد ہمسایہ ملک بھی ہے۔ امارات کے معزز مہمان اپنے وفد کے ہمراہ اسلام آباد روانہ ہوئے۔ وزیراعظم ہاؤس میں پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان باضابطہ مذاکرات کا آغاز ہوا دونوں ملکوں کے نوجوان وزرائے اعظم نے اپنے اپنے وفد کی قیادت کی۔

دونوں ملکوں کے وزراء خزانہ' اطلاعات و نشریات ثقافت' مواصلات نے بات چیت میں حصہ لیا بات چیت انتہائی دوستانہ برادرانہ ماحول میں جاری رہی دونوں ممالک کے درمیان دو طرفہ تعلقات اور بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال

اور بھرپور تعاون بڑھانے کے طریقوں پر غور کیا گیا مذاکرات میں فیصلہ کیا گیا کہ دونوں ملکوں کے دو طرفہ تعلقات اور سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے وزارتی سطح کے اجلاس منعقد کئے جائیں اس کے علاوہ دوہرے ٹیکس سے بچنے کیلئے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے گئے جس کے تحت پاکستان میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کرنے والی متحدہ عرب امارات کی کمپنیوں کو ٹیکس میں ۳۳٪ چھوٹ دی جائے گی سمجھوتے پر پاکستان کے وزیر خزانہ سرتاج عزیز' امارات کے خزانے اور صنعت کے وزیر مملکت شیخ احمد الطیار نے دستخط کئے۔

اتوار کی رات اسلام آباد میں پاکستان کے وزیراعظم محمد نواز شریف نے متحدہ عرب امارات کے نائب صدر وزیراعظم اور دبئی کے حکمران عالی مرتبہ شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اور ان کے اعلیٰ اختیاراتی وفد کے اعزاز میں پرتکلف دیدہ زیب عشائیہ دیا اس عشائیہ تقریب میں وزارت پٹرولیم کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان' ماحولیات ہاؤسنگ کے وفاقی وزیر انور سیف اللہ خان' وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز' اطلاعات و نشریات کے عبدالستار لالیکا' صنعتوں کے وفاقی وزیر شیخ رشید احمد' جائنٹ چیفس آف کمیٹی کے چیرمین جنرل شمیم عالم خاں' غیر ملکی سفیروں' اعلیٰ سول و فوجی حکام نے شرکت کی امارات کے معزز مہمان وزیراعظم عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم نے اس پروقار تقریب میں وزیراعظم پاکستان کے امدادی فنڈز کیلئے ٦ ملین ڈالر کی امداد کا اعلان کیا وزیراعظم پاکستان نے معزز مہمان کے جذبہ ہمدردی کو سراہا۔ واضح رہے اس سے قبل بھی امارات نے ایک کروڑ ڈالر کی امداد دی ہے۔

امارات کے عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم نے پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کا تاریخی دورہ کیا اس دورہ کے موقعہ پر پاکستان کے وزیراعظم میاں نواز شریف بھی معزز مہمان کے ہمراہ تھے متحدہ عرب امارات کے لیڈر نے ایروناٹیکل کمپلیکس کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا کمپلیکس کے ڈائریکٹر جنرل نے امارات کے وزیراعظم کو کمپلیکس کے بارے میں تفصیل سے بریفنگ دی اور معزز مہمان کو بتایا کہ اس کمپلیکس میں جدید لڑاکا طیاروں کی اورہالنگ اور ری بلڈنگ ہوتی ہے امارات کے وزیراعظم شیخ مکتوم بن راشد نے کمپلیکس کی وزیٹرز بک میں جو تاثرات تحریر کئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

"اس عظیم کمپلیکس کا دورہ کر کے مجھے بے حد خوشی و مسرت ہوئی ہے یہ

پاک امارات دوستی لازوال رشتوں میں منسلک ہے۔

معزز مہمان کی جانب سے ریلیف فنڈ کیلئے ٦ ملین ڈالو کا اعلان

کمپلیکس نہ صرف پاکستان کے لئے باعث فخر ہے بلکہ پوری اسلامی دنیا کے لئے باعث افتخار اور تقویت ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایک اسلامی ملک جو کامیابی حاصل کرتا ہے وہ کسی ایک ملک کی کامیابی نہیں ہے۔ بلکہ پورے عالم اسلام اور اسلامی امہ کی کامیابی ہے پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس نہ صرف پاکستان کے لئے طاقت کا ستون ہے بلکہ یہ اسلامی امت کیلئے طاقت کا باعث ہے"۔ عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد نے اس موقعہ پر کمپلیکس میں کام کرنے والے انجینئروں اور دوسرے ماہرین کی خدمات کو سراہتے ہوئے اپنی دلی نیک تمناؤں اور پرخلوص جذبات کا اظہار کیا۔

وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے متحدہ عرب امارات کے وزیراعظم شیخ مکتوم بن راشد مکتوم اور ان کے وفد کے اعزاز میں قابل دید تفریحی مقام بھوربن کے فائیو سٹار ہوٹل میں پروقار ظہرانہ دیا معزز مہمانوں نے پرکشش مقام کی خوبصورتی کو سراہتے ہوئے بھرپور دلچسپی کا اظہار کیا۔ مری اور بھوربن کی خوبصورتی اور دلفریب قدرتی مناظر کی تعریف کی اس ظہرانہ میں وزیراعظم پاکستان کے علاوہ وفاقی وزیر صحت سید تسنیم نواز گردیزی امور کشمیر کے وزیر

سردار مہتاب عباسی' دفاعی پیداوار کے وفاقی میر ہزار خاں بجارانی سمیت اہم شخصیات اور غیر ملکی سفیروں نے شرکت کی۔

صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے متحدہ عرب امارات کے نائب صدر' وزیراعظم اور دبئی کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اور ان کے وفد کے اعزاز میں پروقار اعشائیہ دیا اس تقریب میں پاکستانی وزراء سمیت ملکی اور غیر ملکی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ امارات کے نائب صدر نے اپنے وفد کے ہمراہ صدر پاکستان سے تفصیلی ملاقات کی دو طرفہ باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ متحدہ عرب امارات کے صدر عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان کا خیرسگالی پیغام پہنچایا۔

امارات کے معزز مہمان نے وزیراعظم جناب محمد نواز شریف کے ہمراہ وفاقی دارالحکومت کے ترقیاتی پلان میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور اسلام آباد کی خوبصورتی اور نفاست کی بڑی تعریف کی۔ شیخ مکتوم نے شکرپڑیاں کے مشرقی ویو پوائنٹ پر نئے تعمیر شدہ لان میں پہلا پودا لگایا ہے۔ مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات درج کرتے ہوئے امارات کے معزز مہمان نے اس خوبصورت مقام کی بڑی تعریف کی ہے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے امارات کے شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کا خیرسگالی دورہ پاکستان ہر لحاظ سے کامیاب رہا امارات کے نائب صدر' وزیراعظم کے دورہ پاکستان سے پاک امارات تعلقات مزید مضبوط اور مستحکم ہوں گے۔ امارات کے لیڈر نے اپنے دورہ پاکستان کے دوران اپنے خیرسگالی جذبات' خیالات اور برادرانہ تعلقات کے فروغ کے عزم سے پاکستانیوں کے دلوں کو جیت لیا ہے امارات کے بارے میں پھیلائی جانے والی تمام تر افواہوں کو زائل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ متحدہ عرب امارات پاکستان کا قابل اعتماد ہر مشکل مرحلے میں کام آنے والے برادر دوست ہے پاکستان کے ساتھ اپنی دلی محبت' دوستی' بھائی چارے کے فروغ میں امارات کے صدر شیخ زید اور نائب صدر' وزیراعظم شیخ مکتوم نے اپنی بے پناہ سیاسی بصیرت' معاملہ فہمی' تدبر کے ذریعے بہترین لیڈر اور دوست ہونے کا ثبوت فراہم کر کے بتا دیا ہے پاک امارات دوستی ناقابل شکن رشتوں میں منسلک ہے۔

شیخ مکتوم بن راشد کے موجودہ کامیاب تاریخی دورہ پاکستان سے پاکستان امارات دوستی کے نئے دور کا آغاز ہو گا علاقائی اور بین الاقوامی معاملات میں دونوں برادر ملک مثالی کردار ادا کرتے رہیں گے۔

یوں امارات کے وزیراعظم کے آہنی ہاتھوں سے لگایا جانے والا پودا امارات کے حکمرانوں کی پاکستان کیساتھ دوستی' بھائی چارے اور محبت' ایثار و وفا کی خوشبو ہمیشہ دیتا رہے گا۔ پاکستانی حکومت اور عوام کے محبوب ترین معزز مہمان شیخ مکتوم بن راشد المکتوم اپنے دورے کی خوبصورت قابل فخر یادیں چھوڑ کر واپس اپنے وفد کے ہمراہ امارات روانہ ہو گئے۔

DISCOVER YOURSELF AND ENJOY LIFE
WITH YOUTH INTERNATIONAL

SUBSCRIPTION FORM

SUBSCRIBE NOW A ENROLE AMONG THE YOUTH!

Please tick the appropriate column.

Annual Subscription Rates :

* Pakistan	Rs. 150.00	
* Middle East / Sub-Continent.	Rs. 375.00	US $ 25
* Europe / Africa / Far East / South East Asia.	Rs. 450.00	US $ 32
* U.S.A. / Canada / Australia	Rs. 550.00	US $ 37
* South & Central America	Rs. 625.00	US $ 42
Regular Price Per Copy	Rs. 15.00 (Pak)	

Cheques / Money Order Payable to:

The Youth International

(Circulation Department)

6th Floor Aiwan - e - Auqaf Building

Near High Court, Lahore - Pakistan.

Tel : 042 / 354729

Note : SUBSCRIPTION SLIP

Please allow 2 to 3 weeks for delivery of th Ist issue of the magazine.

Kindly commence my subscription from _____ (month) 1993 / 94

Name : ____________ IC No. : ________

Sex : ____________ Age ________

Address : ____________________

متحدہ عرب امارات کا تعارف

متحدہ عرب امارات سات مختلف ریاستوں کا وفاق ہے جب دسمبر ۱۹۷۱ء میں برطانیہ مشرقی سویز سے دستبردار ہوا تو یہ وفاق وجود میں آیا ور یہ جزیرہ نما عرب کا ایک بڑا ملک بن گیا ان میں سے سب سے بڑی اور گنجان آباد ریاست ابوظہبی ہے اور یہی اس وفاق کا مرکز ہے جبکہ اس کے دوسرے اراکین میں دبئی، شارجہ، فجیرا، راس الخیمہ، ام الکوائین، اور عجمان ہیں ان ریاستوں کا رقبہ اور آبادی بھی اسی ترتیب سے ہے گو کہ ان ریاستوں کے حکمران اپنی خود مختاری بادشاہت رکھتے تھے لیکن ۱۸۲۰ء میں ان ریاستوں نے اس معاہدے کے تحت برطانیہ کے ساتھ الحاق کیا تھا جس کے تحت برطانوی حکومت ان ریاستوں کے دفاعی اور خارجی امور پر کنٹرول کر سکتا تھا

۱۹۷۱ء تک یہ ملک بین الاقوامی تنظیموں کے سرگرم رکن رہے ہیں جیسے کہ یونائیٹڈ نیشن اور اس کے خاص ایجنسیاں لیگ آف عرب، سٹیٹس نان الائنڈ مومنٹ اور آرگنائزیشن آف دی اسلامک کانفرنس، عرب گلف کواپریشن کے چھ اراکین متحدہ عرب امارات، کویت، سعودی عرب بحرین قطر اور اومان نے مئی ۱۹۸۱ء میں اس اتحاد کی پہلی کانفرنس ابوظہبی میں بلائی

علاقہ اور آبادی

متحدہ عرب امارات خلیج عرب کے شمالی ساحل کی طرف واقع ہے اس کے ساتھ چھوٹی سی سلطنت اومان (مسقط) ہے جس کا رقبہ ۳۰۰۰۰ میل ہے ان امارات میں سب سے بڑی ریاست ابوظہبی ہے جس کا رقبہ ۲۶۰۰۰ میل ہے عجمان

سات ریاستوں کا اتحاد

صرف ۱۰۰ میل رقبہ پر مشتمل ہے دبئی کا علاقہ ۱۵۰۰ میل شارجہ ۱۰۰۰ میل اور باقی تینوں راس الخیمہ فجیرہ اور ام القوین ۱۰۰۰ میل کے رقبہ پر واقع ہیں پچھلی مردم شماری کے مطابق ۱۹۸۵ء میں ان ریاستوں کی کل آبادی ۱۶۲۲۴۶۴ تھی جن میں سے ۶۷۰۰۰۰ افراد ابوظہبی میں رہائش پذیر تھے خاص طور پر وفاقی مرکز ابوظہبی اور العین کے شہروں میں ۴۰۰۰۰ افراد دوبئی کے دو شہروں دبئی اور ڈیرہ دبئی میں اور یہ متحدہ امارات کا کمرشل سنٹر ہے آج کل اس کی آبادی ۱.۸ ملین ہے

زبان

امارات کی سرکاری زبان عربی ہے عام گفتگو میں بھی یہی زبان مروج ہے غیر ملکیوں اور تجارتی امور کے لئے انگلش زبان بھی بولی جاتی ہے اردو بولنے اور سمجھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔

حکومت کا سرکاری مذہب اسلام اور تمام قانونی امور بھی اسلامی نظام کے تحت نمٹائے جاتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس طرح اقلیتوں کو تمام حقوق اور آزادی حاصل تھی ویسے ہی اب بھی ہے عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہبی فرائض و رسومات کو ادا کرنے کی اجازت ہے

آب و ہوا

متحدہ عرب امارات کا موسم مئی سے دسمبر تک گرم مرطوب رہتا ہے جس میں درجہ حرارت 45.C تک بھی رہتا ہے سردیوں یا بہت زیادہ بارش کے موسم میں کبھی درجہ حرارت کم بھی ہو جاتا ہے

Map shows the seven emirates of the United Arab Emirates and major towns

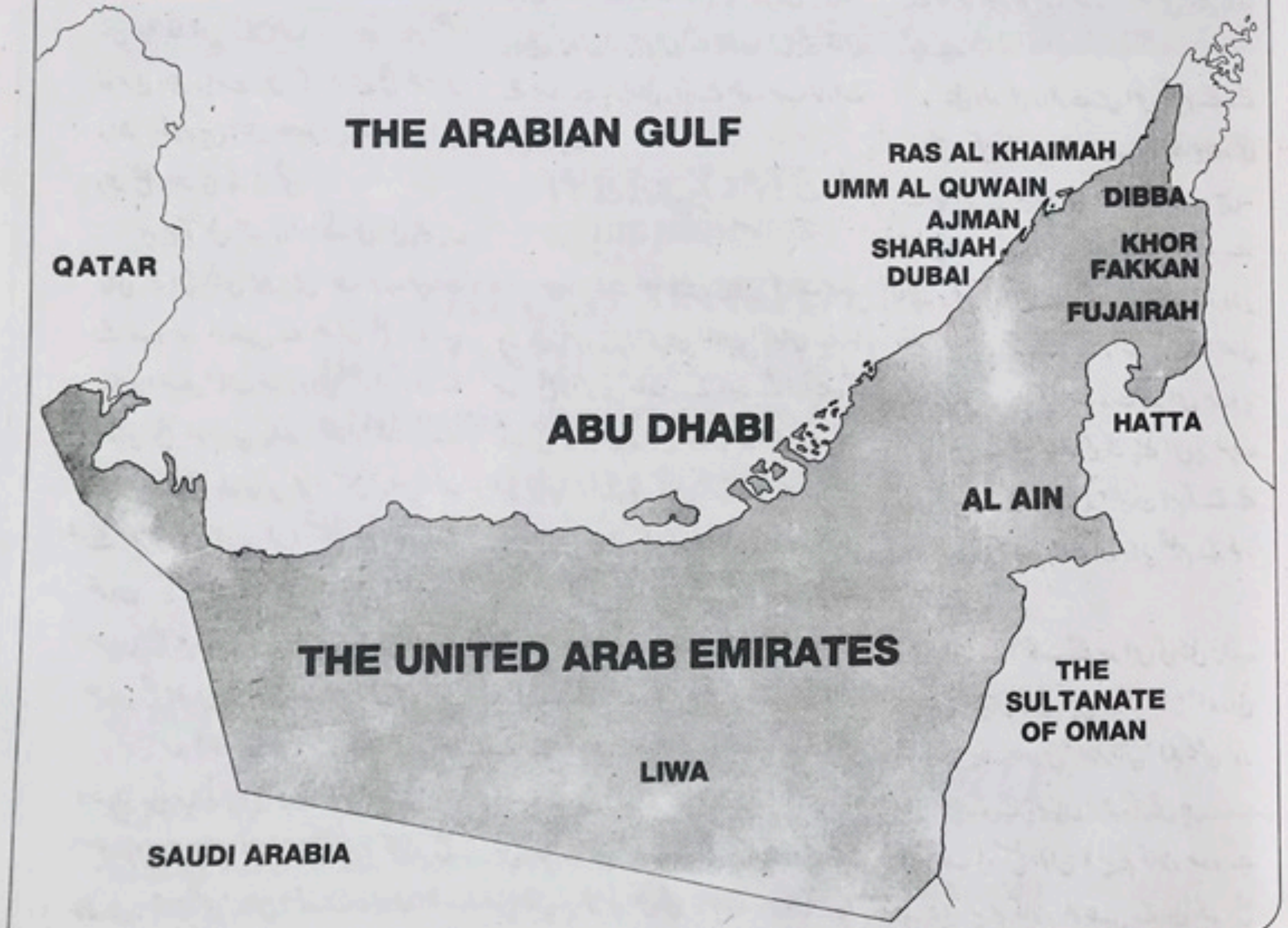

یہ ممالک زیادہ تر صحرا میں ہی واقع ہیں اس لئے زمین ریتلی ہے اور خلیج عرب کے ساتھ ساتھ ساحلی علاقے ہونے کی وجہ سے شور زدہ بھی ہے اگرچہ ریاست اومان کا ساحلی علاقہ کم ہے لیکن پھر بھی جنوب مشرق اور شمال مغرب کی طرف سے یہ خلیج کے ساتھ ساتھ واقع ہے اس کے علاوہ بے شمار غیر آباد جزیرے بھی ہیں

حکومت

متحدہ عرب امارات کے صدر ابوظہبی کے حکمران شیخ زاید بن سلطان النہیان ہیں انہیں ۱۹۷۱ء میں اس عہدے کے لئے منتخب کیا گیا تھا پانچ سالہ مدت معیار کے سپریم کورٹ کونسل آف رولرز کے سات ممبروں نے انہیں دوبارہ صدر چن لیا تھا اس کے نائب صدر اور وزیراعظم دوسری بڑی ریاست دبئی کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم ہیں اکتوبر ۱۹۹۰ء میں انہوں نے اپنے والد شیخ راشد کی جگہ لی تھی

سپریم کونسل آف رولرز ملک کی اعلیٰ پالیسیاں بناتی ہے ان پالیسی میکرز میں متحدہ عرب امارات کے صدر اور ابوظہبی کے حکمران شیخ زائد بن سلطان النہیان، نائب صدر وزیراعظم اور دبئی کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم، شارجہ کے حکمران ڈاکٹر شیخ سلطان بن محمد القسیمی، راس الخیمہ کے حکمران شیخ صقر بن محمد القسیمی، ام القوین کے حکمران شیخ راشد بن احمد المعالٰی، عجمان کے حکمران شیخ حمید بن راشد النعامی اور فجیرہ کے حکمران شیخ حماد بن محمد الشرقی کے نام شامل ہیں

ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ خلیفہ بن زائد النہیان ولی عہد اور ڈپٹی رولر آف ابوظہبی اور مسلح افواج کا سپریم کمانڈر، ڈپٹی سپریم کمانڈر شیخ خالد بن صقر القسیمی، راس الخیمہ کے ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ سعود بن راشد المعالٰی، ام القوین کے ولی عہد اور ڈپٹی رولر شیخ احمد بن سلطان القسیمی، شارجہ کے ڈپٹی رولر شیخ حماد بن سیف الشرقی، فجیرہ کے ڈپٹی رولر شیخ ناصر بن راشد النعیمی عجمان اور راس الخیمہ کے ڈپٹی رولر شیخ سلطان بن صقر القسیمی، ہیں ریاست کے روزمرہ کے امور کابینہ کے سپرد ہیں جن کی سربراہی وزیراعظم کرتا ہے اس کے ڈپٹی وزیراعظم شیخ سلطان بن زائد النہیان ہیں

FNC انٹرنیشنل پارلیمنٹ یونین کی ہر نشست میں شرکت کر چکی ہے اور اس کے علاوہ بھی جو مجلس ہوئی اس میں بھی شریک ہوئی

اس کونسل نے افریشین پارلیمنٹ یونین کانفرنس جو ۱۹۹۰ء میں قاہرہ میں منعقد ہوئی تھی اس میں بھی حصہ لیا اور اس نے بین الاقوامی قانون دانوں سے رابطہ قائم کیا جن میں امریکہ، یورپین کیمونٹی اور ایران کے قانون دان بھی شامل تھے بہت سے پارلیمانی وفود نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا۔

کابینہ

موجودہ کابینہ ۱۹۹۰ء میں بنی اس کا حلف صدر ہز ہائی نیس شیخ زائد بن سلطان النہیان نے لیا صدر شیخ زائد بن سلطان نے کابینہ کے اراکین کو تائید کی کہ وہ ایمانداری اور دیانتداری سے ملک اور عوام کے لئے کام کریں آپ نے اہم ملکی امور کی نشاندہی کی اور کہا کہ کابینہ پوری ذمہ داری اپنے کاندھوں پر اٹھائے گی نئی کابینہ ملک کے لئے ایک مضبوط ستون ثابت ہو گی اور ملک و قوم کی بہتری کے لئے بہترین نظام قائم کر دے گی شیخ زائد نے نئے وزیروں سے کہا کہ وہ اپنے آپ کو مثالی شخصیت بنائیں شیخ زائد نے کابینہ کے اراکین سے مزید کہا کہ تمام شہریوں کی نظریں ان پر جمی ہیں اس امید پر کہ وہ ان کی تمام ذمہ داریاں اپنے کاندھوں پر اٹھائیں گے آج آپ اس ملک عوام زمین اور سمندر کے ذمہ دار ہیں اور آپ کی تمام تر وفاداریاں ان کے لئے ہونی چاہئیں آپ صرف صدر یا شیخ مکتوم کی طرف سے ان پر منتخب نہیں کئے گئے بلکہ خدا کی طرف سے بھی آپ پر ان کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے شیخ زائد نے اپنے عہد کو دہراتے ہوئے کہا کہ میں اور وزیراعظم بھی اپنے فرائض پوری دیانتداری سے نبھائیں گے

موجودہ نئی کابینہ میں ایک بڑی تبدیلی جو ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ ڈاکٹر منی سعید القطیبہ کی جگہ ۴۴ سالہ یوسف بن عمیر بن یوسف کو وزیر پٹرولیم اور قدرتی ذرائع بنا دیا گیا تھا انہوں نے امریکہ سے گریجوایشن کی ڈگری حاصل کی تھی جبکہ ڈاکٹر منی سعید القطیبہ ۱۹۷۱ء سے اس عہدے پر کام کر رہے تھے ڈاکٹر تطیبہ کو اب صدر کا خصوصی مشیر بنا دیا گیا ہے۔

پہلی دفعہ نئی وزارت میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے متحدہ عرب امارات یونیورسٹی کے چانسلر شیخ نہیان بن مبارک النہیان ہیں۔ اسلامی امور کی وزارت، وزارت انصاف سے الگ رکھی گئی اس کے علاوہ وزیر خارجہ اور وزیر تعلیم بھی نئے منتخب کئے گئے راشد عبداللہ النعیمی کو وزیر خارجہ بنایا گیا بہت مدت بعد اس عہدے پر کسی شخص نے کام کیا تھا کیونکہ پہلے اس پر صرف وزیر مملکت شیخ حماد بن زائد النہیان کام کرتے تھے حماد الدفعی کو وزیر صحت اور وزیر تعلیم کے طور پر منتخب کیا گیا

کابینہ کے انتخاب کے بعد اس کی پہلی میٹنگ میں پانچ کمیٹیاں بنائی گئیں جو کہ دفاع، اندرونی معاملات، پبلک سروس، انفارمیشن، ایجوکیشن اور اعلیٰ تعلیم کے لئے پالیسیاں مرتب کرتی ہیں

ملک کی مسلح افواج کا سپریم کمانڈر صدر ہے جبکہ ڈپٹی سپریم کمانڈر ابوظہبی کے ولی عہد شیخ خلیفہ بن زائد النہیان ہیں وزیر دفاع شیخ محمد بن

راشد المکتوم ہیں

اس ملک کی پارلیمنٹ فیڈرل نیشنل کونسل کے نام سے پہچانی جاتی ہے متحدہ امارات کی اپنی انفرادی حکومت بھی موجود ہے

۱۳ فروری ۱۹۷۲ء کو فیڈرل نیشنل کونسل قائم کی گئی جو کہ قانون سازی کے لئے اور لوگوں کی سیاسی اور معاشی استحکام کے لئے بہترین اقدام تھا

ایف این سی انسٹی ٹیوشن ۴۰ ممبروں پر مشتمل ہے جو ہر امارات کے ممبروں میں چنی گئی تھی ابوظہبی اور دبئی کے آٹھ، آٹھ ممبر ہیں شارجہ اور راس الخیمہ کے چھ، چھ ممبر اور باقی تین ریاستوں ام القوین عجمان اور فجیرہ کے ۴،۴ ممبر ہیں FNC میں ایک سپیکر دو ڈپٹی سپیکر اور دو منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے پارلیمنٹ کی ایگزیکٹو کمیٹی کا سربراہ سپیکر ہے اور کونسل انڈر سیکرٹری جنرل اور چار منتخب ممبروں پر مشتمل ہے آٹھ خاص ممبر ہیں جو کونسل کی طرف سے بھیجے گئے لاء اینڈ ڈرافٹ کو پڑھتے ہیں اس ک قانون سازی تعلیم اور معدنیات، زراعت مچھلی کی افزائش اور عوامی سہولیات کے لئے کام کرتے ہیں۔

کونسل کے سیکرٹریٹ کی سربراہی سیکرٹری جنرل کر ہے FNC کے جو ممبر منتخب کئے جاتے ہیں ان کے پاس وزیروں کی طلبی ان کے امور کے متعلق تفصیلات جاننا قانون سازی اور اس میں ترامیم کرنے کے اختیارات ہیں

فیڈرل نیشنل کونسل ایک اہم تنظیم ہے جو اپنے قیام سے اب تک ۱۹۶ وفاقی قانون مسودات اور ۱۵۵ پبلک بلوں پر بحث کر ہے اور اس کے علاوہ سیاسی معاملات کو انصاف اور امن کی بنیادوں پر چلانے اور ہر قسم کے تشدد کو رفع کرنے کے لئے مدد کر چکی ہے

۱۹۷۵ء میں FNC نے عرب پارلیمنٹ یونین میں شرکت کی اور اب تک اپنے دو صدر عرب پارلیمنٹ یونین کو دے چکی ہے FNC عرب پارلیمنٹ یونین کے اندر رہتے ہوئے سیاسی معاملات حل کر چکی ہے اور عربوں کے مقامی بین الاقوامی اتحاد کے لئے FNC نے مرکزی کردار ادا کیا ہے

WELCOME
HIS HIGHNESS
SHEIKH MAKTOUM
BIN RASHID AL MAKTOUM
THE PRIME MINISTER OF U. A. E. ON HIS VISIT
TO PAKISTAN.
WE HOPE HIS VISIT WILL STRENGTHEN THE CLOSE BROTHERLY TIES BETWEEN THE TWO COUNTRIES

From
Ghulam Murtaza-al-Qadri
Chief Executive
G.M. QADRI & SONS (Regd).
KAMOKE Distt Gujranwala PAKISTAN PHONES : (0435) 2244, (042) 354729
BANKERS : National Bank of Pakistan Main Branch Kamoke 0427 Current, Account No. 438-1
MANUFACTURERS OF COMPLETE UNIFORM OF ARMED FORCES,

متحدہ عرب امارات کے ہر دل عزیز صدر

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان

عالی مرتبت شیخ زاید بن سلطان النہان متحدہ عرب امارات کے صدر ہیں اس کے علاوہ آپ ۱۹۶۶ء سے ابوظہبی پر حکمرانی کر رہے ہیں برطانوی تسلط سے نجات حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے انہوں نے ہی سات سابقہ TRUCIAL ریاستوں کے وفاق پر مبنی ایک ریاست بنانے کا نظریہ پیش کیا تھا۔

شیخ زاید بن سلطان النہان شیخ زاید بن خلیفہ النہان کے پوتے ہیں جنہوں نے ۱۸۵۵ء سے ۱۹۰۹ء تک ان متحدہ ریاستوں پر حکمرانی کی تھی اور تاریخ میں کسی حکمران کے دور حکومت کا سب سے طویل عرصہ ہے ان کے والد شیخ سلطان نے ۱۹۲۲ سے ۱۹۲۶ء تک حکومت کی اس کے بعد تھوڑا عرصہ ان کے چچا نے کار حکومت چلایا اور ۱۹۲۸ء میں شیخ زاید کے بھائی شیخ شجبت برسر اقتدار آئے اس وقت ابوظہبی کی ریاست بھی دوسری TRUCICAL سٹیٹس کی طرح خلیج عرب کے شمالی ساحلوں پر واقع ریاستوں کی طرح برطانیہ کے ساتھ ایک معاہدے میں منسلک تھی

ابوظہبی ایک غیر ترقی یافتہ اور غریب ریاست تھی جس کی معیشت کا انحصار مچھلی اور ساحل کے قریب ملنے والے موتیوں کی فروخت پر تھا بہت محدود پیمانے پر کھیتی باڑی ہوتی لیوا اور العین کے علاقے بھی اس میں شامل تھے

جب ۱۹۰۳ء میں عالمی مارکیٹ میں خلیج کے اعلیٰ کوالٹی کے موتی متعارف ہوئے تو عالمی معیشت پر اس کا گہرا اثر پڑا۔ جاپانیوں نے یہاں سے رنگین موتی بھی دریافت کئے۔ شیخ زاید بن سلطان النہیان کا خاندان بھی متحدہ عرب امارات کے باقی غریب خاندانوں کی طرح کسمپرسی کی زندگی گزار رہا تھا جب شیخ زاید بن سلطان بڑے ہوئے تو ان TRUCIAL STATES میں ایک بھی سکول نہیں تھا اپنے ساتھیوں کی طرح انہوں نے بھی مقامی مبلغ سے صرف اسلامی تعلیم حاصل کی۔ علم کی پیاس انہیں اکثر مجبور کرتی کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر جائیں لیکن معاشی وسائل اجازت نہیں دیتے تھے اس لئے وہ اکثر صحرا میں نکل جاتے اور وہاں کے قبائلی بدوؤں کی زندگی کا مطالعہ کرتے بدوؤں کی روایتی زندگی ہنر مندی اور دیگر ثقافت کا بنظر غائر جائزہ لیتے کہ کیسے

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان صدر متحدہ عرب امارات

یہ لوگ تند و تیز ہواؤں اور گرمی کا مقابلہ کرتے ہیں ان ابتدائی سالوں میں شیخ زاید نے اپنے ملک کا نہیں بلکہ عوام کی فطرت کا مطالعہ کیا تھا ۱۹۳۰ء میں جبکہ وہ چھوٹے تھے ان کے بھائی شیخ شخبوت نے ان کے اندر ایک ذہین و فطین شخص کو ڈھونڈ لیا جب غیر ملکی تیل کی کمپنیاں جیالوجیکل سروے کے لئے یہاں آئی تھیں تو شیخ زاید نے ہی صحرا میں ان حصوں کی نشاندہی کی جہاں کہ تیل پایا جا سکتا تھا دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۶ء میں ان امارات میں سے تیل کی بازیابی کے بعد معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے تھے اس وقت شیخ زاید بن سلطان النہیان کو العین کا حکمران بنا دیا گیا تھا اس وقت یہ علاقہ چھوٹے چھوٹے گاؤں پر مشتمل تھا آج کل یہ ایک شاندار شہر میں تبدیل ہو گئے ہیں اور جس کی آبادی تقریباً" ۲۰۰۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے جب شیخ زاید بن سلطان النہیان نے یہاں کا اقتدار سنبھالا تھا تو سب سے پہلے جس یورپین نے یہاں کا دورہ کیا وہ ایک کمپنی کا نمائندہ ایڈورڈ ہینڈرسن تھا وہ اپنی یادوں کو کھنگالتے ہوئے کہتا ہے کہ شیخ زاید کی عمر اس وقت تیس سال تھی جب میری اس سے پہلی ملاقات ہوئی تھی وہ ایک خوبرو ذہین آنکھوں اور مزاح شخصیت کا مالک تھا وہ سادہ لباس پہنتا اور محسوس ہوتا کہ وہ ملک میں کوئی انقلاب ضرور لائے گا اگرچہ وہ ایک نوجوان شخص تھا اور وہ ابوظہبی اور اردگرد کے علاقوں کا انچارج تھا اسے حکومتی داؤ پیچ بھی بخوبی آتے تھے اور وہ اپنے علاقے کی مشہور نمایاں شخصیت تھا اسے بدوؤں کے متعلق بھی مکمل علم حاصل تھا۔

العین میں حکومت کے دوران انہوں نے اپنی انتظامی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا شیخ زاید کو یہ بھی سہولت میسر تھی کہ وہ حکومتی تبدیلیوں کا جائزہ لے سکیں ۱۹۴۰ء سے ۱۹۵۰ء تک انہیں سرحدوں کی کشیدگی اور انہیں سلجھانے کی سیاست کا بھی تجربہ حاصل ہو گیا تھا

صحرائی قبائل شیخ زاید پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے تھے انہیں یقین تھا کہ یہ شخص انہیں عزت و انصاف مہیا کرے گا اسی طرح وہ اپنے بھائیوں کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کو دور کرتے تھے ان کے تحمل اور بردباری کا ہی نتیجہ ہے کہ آج سات عرب ریاستیں بھائیوں کی طرح اکٹھی ہیں اور وہ ان پر حکمرانی کر رہے ہیں انہوں نے العین میں ترقیاتی کاموں کی رفتار بڑھا دی ہے اور وہاں پانی کی جو دقت تھی اس کے لئے نئے چینل لگوائے ہیں تاکہ علاقے کی زرعی ترقی میں اضافہ ہو سکے العین کو انہوں نے ایک مضبوط ثقافتی مرکز کی حیثیت دے دی ہے اور صحرائی علاقوں میں بھی مارکیٹیں بن گئی ہیں انہوں نے شجر کاری کی تحریک پر بھی زور دیا ہے وہ اس علاقے کو عرب کا سبزہ زار بنانا چاہتے ہیں۔

۱۹۵۳ء میں شیخ زاید نے اپنے بھائی کے ساتھ پہلی دفعہ یورپ کا دورہ کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں وہاں کے سکولوں کالجوں اور ہسپتالوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ مستقبل میں میں بھی اپنے عوام کو یہی سہولیات فراہم کروں گا۔"

مقامی لوگوں کو ان پر اور ان کے بھائی ... مکمل اعتماد تھا ۲۰ سالہ دوران گورنری شیخ زاید ... نے ناکافی ذرائع ہونے کے باوجود اپنے علاقے ... فلاح و بہبود کے لئے بہت کام کیا وہ بہت جلد اپنے ... علاقے کو ترقی دینے میں کامیاب ہو گئے

ابوظہبی میں پہلی بار کمرشل مقدار میں تیل ... ۱۹۵۸ء میں نکلا ۱۹۶۲ء میں اسے باہر کے ممالک ... ایکسپورٹ کیا جانے لگا اور اس سے ان ریاستوں ... میں غیر ملکی سرمایہ کی آمد سے خوشحالی پیدا ہو گئی ... اور اب ایجنسی کو ایک نئے چیلنج کا سامنا تھا ... اگست ۱۹۶۶ء کو النہیان خاندان نے شیخ زاید بن ... سلطان کو ابوظہبی کے حکمران کے طور منتخب کرایا ... تیلی دریافت کے بعد یہاں ترقی کی رفتار بڑھ ... گئی انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے ... عوام کی خدمت کریں گے اور ابوظہبی کے پارکوں ... اور باغوں کی خوبصورتی ہر دیکھنے والے کا دل موہ ... لیتی ہے اور اب اسے "خلیج کا باغوں کا شہر" کہا ... جاتا ہے

یہ سب ترقی شیخ زاید بن سلطان کی ذاتی توجہ ... اور نگرانی کی وجہ سے ہو رہی ہے انہوں نے اپنے ... عوام کو ترقی دینے میں مالی امداد بھی کی ہے انہوں ... نے صحرا کے قبائلی لوگوں کے مسائل حل کرنے ... کے لئے صحرا میں بھی اپنے آفس قائم کئے ہوئے ... ہیں وہ اپنی عوام کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں اور ...

جاپانیوں نے یہاں رنگین موتی دریافت کئے

ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں

عرب اتحاد کے لئے انہوں نے بے شمار کام کیا ہے وہ اپنے عرب ساتھیوں کے مسائل حل کرنے اور ان کی ترقی میں ہر ممکنہ تعاون کرنے میں مدد دیتے ہیں انہوں نے عرب گلف کو آپریشن کونسل قائم کرنے کی بھی بھرپور حمایت کی تھی (اے جی سی سی) یو اے ای کویت' سعودی' عرب' بحرین' قطر اور اومان کی ریاستوں پر مشتمل ہے وہ مصر کو عرب لیگ میں شامل کرنے اور لبنان کی خانہ جنگی کو ختم کروانے میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں ۲ اگست ۱۹۹۰ء میں عراق کے کویت پر حملے کی صورت میں شیخ زاید نے متحدہ عرب امارات اور (AGCC) کی طرف سے کویت کی مکمل حمایت کرنے کا اعلان کیا تھا اب شیخ زاید مصر اور شام کے اتحادیوں کے طور پر کام کر رہے ہیں اور ان زخموں کا علاج کر رہے ہیں جو کہ عراقی حملے کے دوران ان ممالک کو لگے تھے

شیخ زاید عرب نیشنلسٹ کے طور پر نہیں بلکہ ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ان کی پالیسی ہے کہ وہ غریب اور پسماندہ ممالک کی امداد کریں ۱۹۶۶ء میں ابوظہبی کا حکمران بننے کے بعد انہوں نے فلسطینیوں کی جلا وطنی حکومت کو تسلیم کر لیا تھا وہ مڈل ایسٹ میں فلسطینیوں کے حقوق اور جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کر رہے تھے تقریباً" ۵ بلین ڈالر انہوں نے سرحدوں کی حفاظت اور مسلمانوں ممالک کی امداد کے لئے وقف کر رکھے ہیں

چونکہ شیخ زاید خود غربت اور بھوک کے دور سے گزر چکے ہیں اس لئے انہیں احساس ہے کہ ترقی پزیر ممالک کے افراد کیسے گزارا کرتے ہیں

اب اُن کا شمار دنیا کے تیل پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے اور وہ اس کے صدر ہیں اوپیک کے صدر ہونے کی حیثیت سے بھی وہ انٹرنیشنل آئل پالیسی پر اثر انداز ہوتے ہیں

ان کی پالیسی یہ بھی ہے کہ دنیا کے ہر چھوٹے ملک سے دوستانہ تعلقات رکھنے چاہئیں تقریباً" چوتھائی صدی سے شیخ زاید بن سلطان ابوظہبی پر حکمرانی کر رہے ہیں اور اب بیس سال سے وہ متحدہ عرب امارات کے صدر ہیں وہ یورپ' ایشیاء' افریقہ اور عرب کے تمام لیڈروں سے مذاکرات کرتے رہتے ہیں وہ اپنے ملک کے لوگوں کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگون کی بھی امداد کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں وہ نہ صرف اپنی عوام کے بلکہ تمام عرب دنیا کے ترجمان ہیں

ملک میں سڑکیں' سکول' مکانات اور ہسپتال بنائیں گے انہوں نے خلیج کی باقی ریاستوں کے ساتھ بھی دوستانہ تعلقات قائم کئے اور جب ۱۹۶۸ء میں برطانیہ نے اعلان کیا کہ وہ خلیجی ممالک سے اپنا معاہدہ ختم کر رہا ہے تو انہوں نے ۱۹۷۱ء میں باقی ریاستوں کو متحد کر کے متحدہ عرب امارات کے نام سے ایک نئی مملکت کا اعلان کر دیا اور شیخ زاید بن سلطان اس نئی سلطنت کے پہلے صدر منتخب ہوئے اور تاحال اس عہدے پر کام کر رہے ہیں ۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو اس نئی مملکت کا پہلا جھنڈا لہرایا گیا تو ان سات خود مختار ریاستوں نے ترقی کی ایک نئی تاریخ رقم کرنی شروع کی ۲۱ سال کے بعد پہلے قومی دن کے موقع پر حقیقتاً" یہ ریاستیں مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھیں ۱۹۷۱ء میں اس کی آبادی ۱۸۰۰۰۰ تھی جبکہ اب ۱.۸ ملین نفوس پر مشتمل ہے تقریباً" ۳۰۰۰۰۰ طلبہ سکولوں میں زیر تعلیم تھے صحرا' گاؤں اور شہروں میں ۳۵۰۰۰۰ سکول تعمیر کئے گئے ہیں اور تقریباً" ۱۰۰۰۰ طلبہ اعلی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس میں سے بیشتر متحدہ عرب امارات کی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں شیخ زاید کہتے ہیں کہ یہی ہماری قوم کا اصل سرمایہ ہے شیخ زاید نے اپنے ملک کے ہر فرد کو ہر ممکنہ سہولیات دینے کا عزم کیا ہوا ہے اور اس میں خواتین کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو کہ مردوں کو ان کے کہنے کے مطابق کہ "عورتوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہر جگہ کام کر سکتی ہیں" انہوں نے کہا کہ اسلام خواتین کو تمام جائز حقوق دیتا ہے اور مختلف سیکٹروں میں ان کے کام کرنے پر بھی پابندی نہیں ہے اگرچہ خواتین کا بنیادی کردار یہ ہے کہ وہ بچوں کی اچھی پرورش و تربیت کریں لیکن ہمیں انہیں یہ موقع دینا چاہئے کہ وہ ہر شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں۔"

متحدہ عرب امارات میں خواتین اب کامرس' بینکنگ ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہی ہیں اور وہ معاشرے کی ترقی کے لئے مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں کویت کی لڑائی کے دوران خواتین کو خصوصی ملٹری ٹریننگ دی گئی اور پہلی دفعہ خواتین کا ملٹری یونٹ بنا متحدہ عرب امارات میں آپ کو اب زندگی کے ہر پہلو میں ترقی نظر آئے گی اس میں سکول سماجی ادارے مکانات وغیرہ بھی جدید بنیادوں پر تعمیر کئے گئے ہیں زراعت و صنعت و حرفت میں بھی آپ کو ہر جگہ ترقی نظر آئے گی تقریباً" ۱۰۰۰۰۰ ہیکٹر علاقے میں کھیتی باڑی کی جا رہی ہے اور ۵۶ ملین درخت اور ۱۲ ملین پام کے درخت صحرا میں لگائے گئے ہیں

شیخ زاید کا العین کو سبزہ زار بنانے کا خواب پورا ہو چکا ہے اور انہوں نے صحرا کو بھی ایک خوبصورت اور پر فضا مقام بنا دیا ہے۔

صحت' تعمیرات اور ہاؤسنگ کے شعبوں میں بھی اسی طرح خاطر خواہ ترقیاتی اقدامات کئے گئے ہیں جب مملکت کا قیام عمل میں آیا اس وقت بہت سے لوگ روایتی تعمیر کے گھروں میں رہتے

تھے جو ٹینٹوں پتوں اور کھجور کے جھونپڑوں پر مشتمل تھیں جبکہ آج آبادی کا حصہ خوبصورت کوٹھیوں، بنگلوں، فلیٹوں اور عالیشان کثیر المنزلہ عمارتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں گزشتہ دہائیوں میں ۵۰ ہزار سے زائد بنے بنائے گھر لوگوں کو مفت تقسیم کئے گئے ہیں عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان کی خارجہ پالیسی متوازن اور غیر جانبدار ہے جو تمام علاقائی مسائل کے سیاسی حل اور دوسرے ممالک میں عدم مداخلت پر دلالت کرتی ہے متحدہ عرب امارات کے اس وقت ۱۰۴ سے زائد ممالک کیساتھ سفارتی تعلقات قائم ہیں متعدد مواقع پر متحدہ عرب امارات نے ایک ملک کی کسی دوسرے پر جارحیت کے خلاف آواز اٹھائی ہے اگرچہ متحدہ عرب امارات نے کویت پر عراقی قبضے کی شدید مخالفت کی تاہم اس نے اس مسئلے کے سیاسی حل کی ضرورت پر زور دیا مگر جب عراقی حکومت کی طرف سے مصالحت کی تمام اپیلیں مسترد کر دی گئیں تو متحدہ امارات نے کویت کی آزادی کے لئے عالمی اتحاد کا ساتھ دیا اور جب کویت کو عراق کے سات ماہ کے غاصبانہ قبضے سے آزاد کرایا گیا تو شیخ زید بن سلطان النہیان وہ پہلے عرب لیڈر تھے جو کویت جا کر کویتی عوام کی خوشیوں میں شریک ہوئے۔ خلیج کے بحران کے سنگین اثرات کے باوجود عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان نے حقیقت پسندانہ طرز عمل اختیار کیا ہوئے بحران کی سنگینی سے نمٹنے کے لئے مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ان کے خیال میں عرب اقوام کے لئے بحران کی سنگینی سے نکل کر خوش آئند مستقبل کی بڑھنے کا یہ سب سے بہتر راستہ ہے۔

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان نے متعدد بار عرب ممالک کو ایک دوسرے سے قریب تر قریب لانے میں عملی کوششیں کیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب ممالک نے اتحاد کی اہمیت کو محسوس کرنا شروع کر دیا متحدہ عرب امارات کی فیڈریشن کے دیرینہ خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے بعد انہوں نے واضح طور پر عندیہ دیا کہ اتحاد کے معاملے میں ان کی خواہشات اس سے کہیں زیادہ ہیں کشمیر کے مسئلے پر متحدہ عرب امارات نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یہ کہہ کر اپنی پوزیشن بالکل واضح کر دی ہے کہ وہ مشرق وسطی کے مسئلے کے پر امن حل کے لئے بیت المقدس سمیت مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کا انخلاء چاہتا ہے اور فلسطینیوں کی آزاد ریاست کے قیام کے لئے ان کے حق خوداراویت کی زبردست حمایت کرتا ہے

ابو ظہبی ڈویلپمنٹ فنڈ کے تحت متحدہ عرب امارات نے ایشیاء اور افریقہ کے (ساٹھ) ۶۰ سے زائد ممالک کو اقتصادی امداد فراہم کی جس کی مجموعی مالیت ۸۲ بلین درہم ہے جو چھ سال کے عرصہ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم کی گئی ہے

بین الاقوامی تنازعات کے سلسلے میں متحدہ امارات دو بڑی طاقتوں کے درمیان سرد جنگ کے خاتمے کا خیر مقدم کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ آنے والا وقت محاذ آرائی کی بجائے مسائل کے پرامن حل کا آئینہ دار ہو گا۔ متحدہ عرب امارات کے لئے اس وقت جو امور باعث تشویش ہیں ان میں ماحولیاتی آلودگی، منشیات، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اور سماجی انصاف شامل ہیں۔ پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات برادرانہ ہیں جو گزشتہ سالوں کے دوران مستحکم ہوتے رہے ہیں دونوں ممالک کے درمیان مثالی تعلقات قائم ہیں جو مذہبی تاریخی اور سماجی اعتبار سے مضبوط جڑیں رکھتے ہیں

تمام علاقائی اور بین الاقوامی معاملات میں ہمارا نقطہ نظر بڑا واضح اور صاف ہے اور ہم دو طرفہ تعلقات کے استحکام کے ذریعے اقتصادی تجارتی اور سرمایہ کاری کی نئی جہتوں کے حامی ہیں۔

پاکستان میں متحدہ عرب امارات مختلف شعبوں کی ترقی بھرپور میں حصہ لے رہا ہے جن میں تیل کی تلاش، پٹرولیم، صنعتیں اور فرٹیلائزر شامل ہیں

شیخ زید کی قیادت نے متحدہ عرب امارات کو خوبصورت کثیر المنزلہ عمارتوں کا ملک بنا دیا ہے

اس سلسلہ میں ۱۹۷۹ء میں ایک مشترکہ وزارتی کمیٹی قائم کی گئی تھی جو معاہدوں پر عملدر آمد کے علاوہ متعدد زیر تکمیل مشترکہ منصوبوں کے کام کی رفتار کا جائزہ لیتی ہے۔ واضح رہے اس اعلی وزارتی کمیٹی کا اجلاس پچھلے چند ماہ قبل پاکستان اسلام آباد میں منعقد ہوا دونوں برادر ملکوں کے درمیان مختلف شعبوں میں خصوصاً تجارت اور صنعت میں مشترکہ سرمایہ کاری کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے مخصوص اقدامات اور اہم فیصلے کئے گئے ہیں یو اے ای کے کئی اہم سرمایہ کار پاکستان میں مختلف منصوبوں پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں جن میں العظیم گروپ آف دبئ قابل ذکر ہے۔

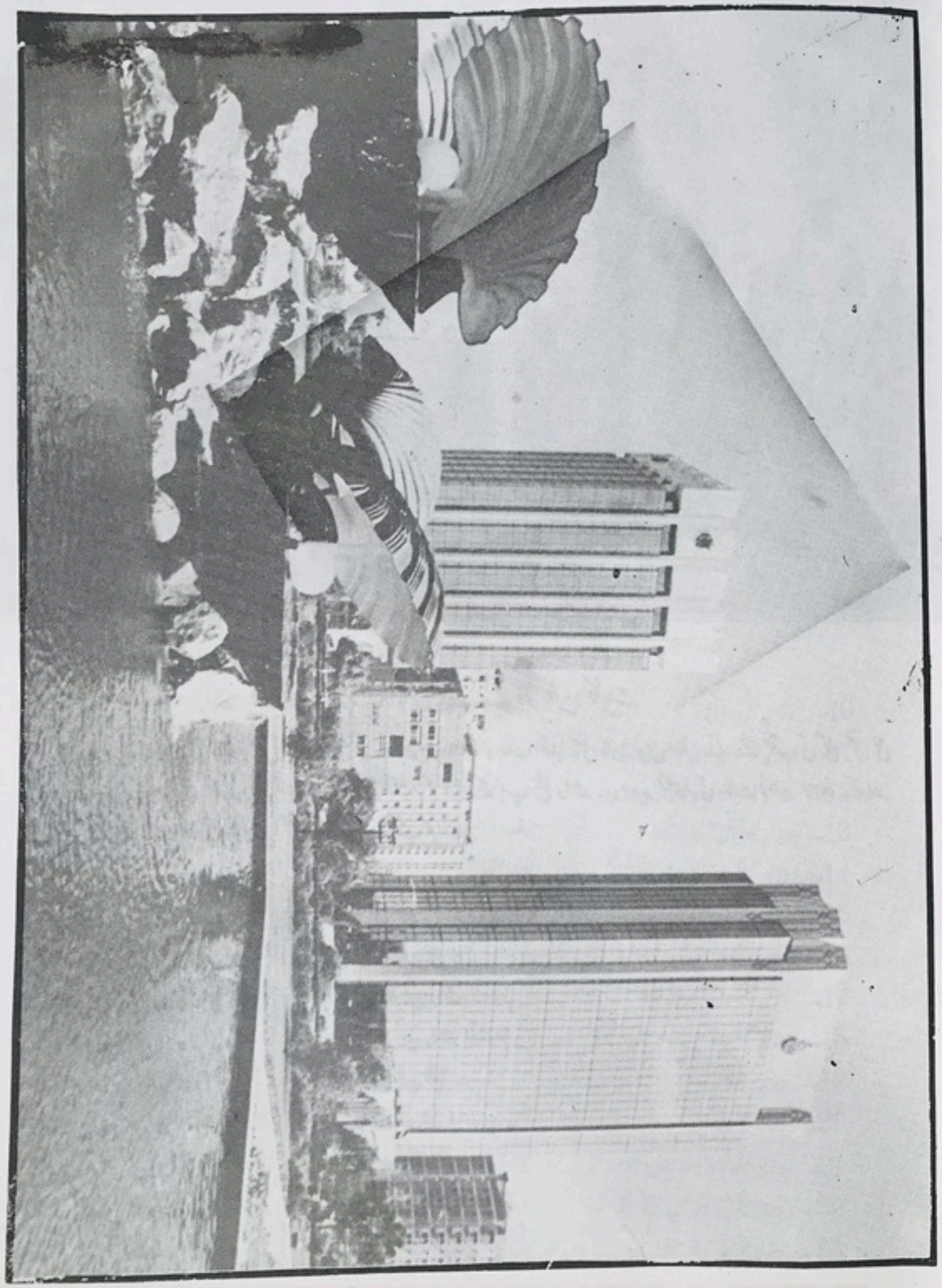

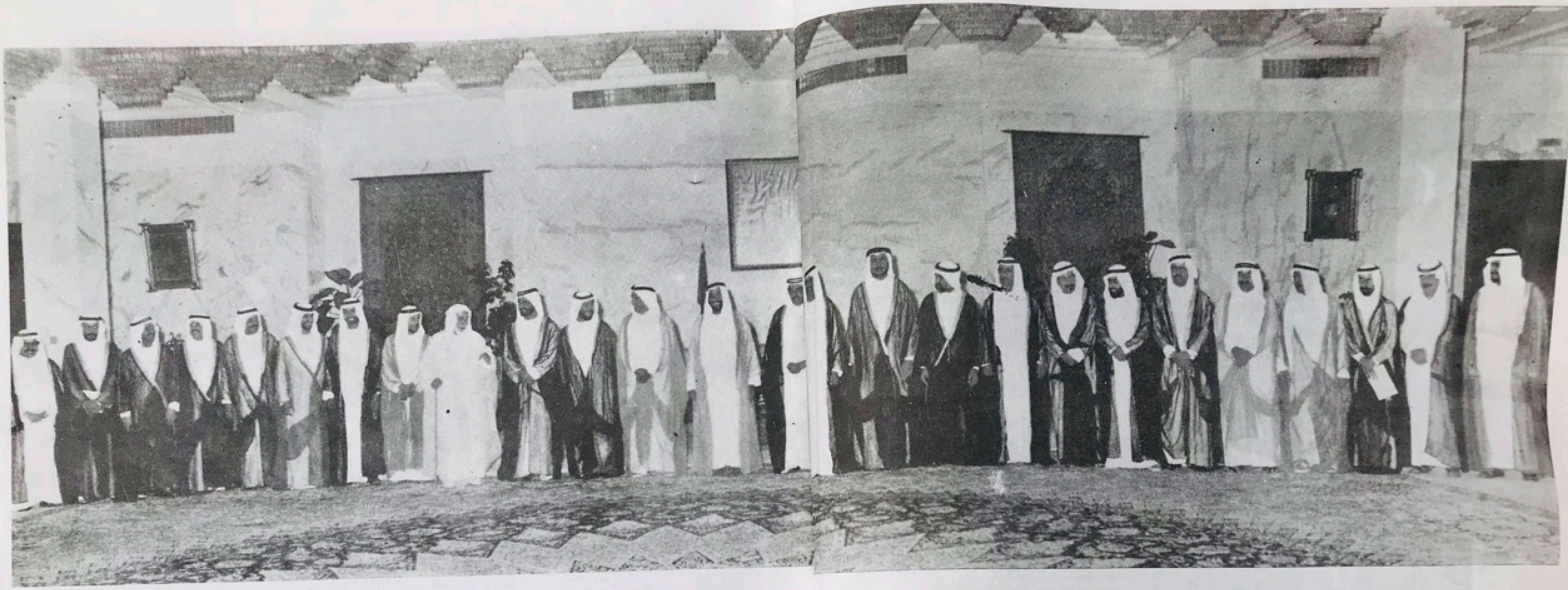

متحدہ عرب امارات کے ارکان کابینہ

متحدہ عرب امارات کی نئی کونسل آف منسٹرز نے ۲۰ نومبر ۱۹۹۰ء کو حلف اٹھایا پہلی کابینہ دس سال کے لئے منتخب کی گئی تھی نئی کابینہ نے دبئی کے موجودہ حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کو ان کے باپ شیخ راشد بن سعید لمکتوم کی وفات اکتوبر ۱۹۹۰ء کے بعد۔ متحدہ امارات کے نائب صدر اور وزیراعظم کے طور پر منتخب کیا تھا

نمبرشمار	عہدہ	نام
1۔	وزیراعظم	ہزہائی نس شیخ مکتوم بن راشد المکتوم
2۔	نائب وزیراعظم	شیخ سلطان بن زائد النہیان
3۔	وزیر فنانس اینڈ انڈسٹری	شیخ حماد بن راشد المکتوم
4۔	وزیر دفاع	شیخ محمد بن راشد المکتوم
5۔	وزیر داخلہ امور	حامودا بن علی
6۔	وزیر خارجہ	راشد عبد اللہ النعامی
7۔	وزیر کیمونی کیشن	محمد سعید المعائی
8۔	وزیر منصوبہ بندی	شیخ حمید بن احمد المعائی
9۔	وزیر اسلامک افیرز	شیخ محمد احمد الحرزاجی

10۔	وزیر بجلی وپانی	حمید بن ناصر الاویس
11۔	وزیر اکانومی اینڈ کامرس	سعید گوباش
12۔	وزیر زراعت و ماہی پروری	سعید الرگبانی
13۔	وزیر سوشل' لیبر افیرز	سیف العبروان
14۔	وزیر مملکت کینبٹ افیرز	سعید الفائتی
15۔	وزیر تعلیم	حماد عبد الرحمن المدافعی
16۔	وزیر مملکت فنانشل اور انڈسٹریل افیرز	احمد بن حمید الطائر
17۔	وزیر مملکت خارجہ امور	شیخ حمدان بن زاید النہیان
18۔	وزیر مملکت سپریم کونسل افیرز	شیخ محمد بن تقربن محمد القسیمی
19۔	وزیر انصاف	عبد اللہ بن عمران طارئم
20۔	وزیر صحت	احمد بن سعید البدلیعی
21۔	وزیر پٹرولیم اینڈ منرل ایسورسز	یوسف بن عمیر بن یوسف
22۔	وزیر پبلک ورکس اینڈ ہاؤسنگ	رکھد بن سلیم بن رکھد
23۔	وزیر یوتھ اینڈ سپورٹس	شیخ فیصل بن خالد بن محمد القسیمی

His Royal Highness Sheikh Makhtoum Bin Rashid Al-Makhtoum Vice President & Prime Minister Of UAE Ruler Of Dubai

متحدہ عرب ریاستیں ایک نظر میں

متحدہ عرب امارات کا وفاق خلیج کی سات امارتوں پر مشتمل ہے جن کے نام ابوظہبی دوبئ راس الخیمہ، شارجہ، ام القوین، عمان اور فجیرہ ہیں ذیل میں قارئین کی معلومات کے لئے ان امارات کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے

ابوظہبی

ابوظہبی کی امارات متحدہ امارات میں شامل سات امارتوں میں سب سے بڑی ہے ملک کے کل تیس ہزار مربع میل رقبے میں صرف اس کا رقبہ ۲۶ ہزار میل ہے آبادی دسمبر ۸۵ کی مردم شماری کے مطابق ۶۷۰۱۲۵ تھی لیکن اب ۸ لاکھ سے زائد ہے ۶۶ء سے اس کے حکمران عالی مرتب شیخ زاید بن سان النہیان ہیں جو ۷۱ء سے متحدہ عرب امارات کے بھی صدر ہیں

یہ پہلی امارت ہے جس نے ۶۲ء میں تیل منتقل کرنا شروع کیا تھا اور اب بھی تیل کی دولت سے مالا مال چار امارات میں تیل کی پیداوار کا سب سے بڑا مرکز ہے ابو ظہبی کو ایک واضح سیاسی وحدت کی حیثیت سترہویں صدی کے وسط میں حاصل ہوئی جب خود ابو ظہبی شہر کی بنیاد رکھی گئی تھی اس کا طویل سمندری ساحل مغرب میں جزیرہ نمائے قطر کے زیریں حصے سے شروع ہو کر شمال مشرق میں دوبئ کی امارات کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے جس کی بدولت اسے جنوبی خلیج کے نایاب پانیوں تک رسائی اور کنٹرول حاصل ہے یہ پانی اس علاقے میں موتیوں کی نہایت اہم ذخیرہ گاہ تھا جس کے ذریعہ امارات کے حکمرانوں کو اپنی آمدنی کا زیادہ حصہ حاصل ہوتا تھا آج یہ پانی جنوبی خلیج میں تیل کے ساحلی کنوؤں پر محیط ہے

چند عشرے پہلے ابو ظہبی کا شہر ایک چھوٹے گاؤں کی طرح تھا اور اس کے مکین اس کی سخت آب و ہوا کی سختیوں کے علاوہ غربت کی چکی میں بھی پس رہے تھے ۱۹۵۰ء کے عشرے کے آخری برسوں میں اس امارات کا پہلا جدید سکول قائم ہوا ۷۱ء کے اواخر میں خلیج کے والی کے برطانوی اعلان کے بعد شیخ زاید نے دوبئ کے حکمران عالی مرتب شیخ راشد بن سعید المکتوم کے ساتھ مل کر اپنی امارتوں کا وفاق قائم کیا اور اس علاقے کی دوسری ریاستوں کو اشتراک و اتحاد کی دعوت دی اس طرح ۷۱ء میں متحدہ عرب امارات کا قیام عمل میں آیا

امارات میں آبادی کا سب سے بڑا مرکز خود شہر ابو ظہبی ہے جو متحدہ عرب امارات کا وفاقی دارالحکومت بھی ہے اس کی آبادی قریباً" چار لاکھ ہے امارت کی کاروباری اور سرکاری سرگرمیوں کا مرکز ابو ظہبی ہے یہیں امارت کی آٹھ آپریٹنگ کمپنیوں کے ہیڈکوارٹرز ہیں یہاں اعلیٰ درجے کے ہوٹل بھی ہیں جن کی نگران ابو ظہبی نیشنل ہوٹلز کمپنی بننے کی اہم تبدیلی کا سہرا اس کے ہردلعزیز حکمران شیخ زاید کے سر ہے

دوبئی

دوبئی کی امارت جس کا بڑا حصہ ابو ظہبی اور شارجہ کی امارتوں کے درمیان خلیج عرب کے ساحل پر واقع ہے متحدہ عرب امارات میں شامل خلیج عرب کے ساحل پر واقع ہے متحدہ عرب امارات میں شامل سات امارتوں میں سے سب سے بڑی امارت ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۵۰۰ مربع میل ہے اور ایک واحد بلاک کی صورت ہیں۔ اس کے حکمران شیخ مکتوم بن راشد المکتوم ہیں جو ۹۰ء میں اپنے والد شیخ راشد کے جانشین بنے تھے۔ آپ متحدہ عرب امارات کے وفاق کے نائب صدر اور وزیراعظم بھی ہیں۔ دوبئی کی بندرگاہوں کے ذریعہ ملک کی ۷۰ فیصد درآمدات آتی ہیں۔ دوبئی کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ جنوبی خلیج کا مصروف ترین اڈہ ہے۔ تجارت اور بینکنگ کے گوناگوں اداروں نے دوبئی کو اپنا مرکز بنا رکھا ہے۔ جس کے نتیجے میں دوبئی متحدہ عرب امارات کا ایک اہم شہر ہمالن پورے مشرق وسطی میں کلیدی تجارتی مرکز بھی بن چکا ہے۔ اس امارت کی حقیقی ترقی اس صدی کے ابتدائی برسوں میں شروع ہوئی۔ جب شیخ راشد کے جد امجد نے برطانیہ اور انڈیا کے درمیان جہاز رانی کی منتظم شپنگ لائنز کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ دوبئی کو اپنے بحری سفر کی ایک اہم بندرگاہ کا درجہ دیں۔ ۱۹۵۰ء کے عشرے کے دوران میں شیخ راشد نے امارات کے ترقیاتی منصوبوں کا چارج سرگرمی سے سنبھالا اور ایک پولیس فورس اور ایک کسٹمز فورس قائم کی اور برصغیر کے ممالک کے ساتھ تجارت کے فروغ کے لئے اقدامات کئے۔ جب ۱۹۶۰ء کے عشرے کے اوائل میں یہاں تیل نکلا تو ان کی دور اندیشی بار آور ہوئی کیونکہ دوبئی کے بنیادی انفراسٹرکچر پر کام پہلے ہی جاری تھا۔ اپنی قدرتی خوبصورتی کے سبب پہلے دوبئی کو "گلف کی وینس" کہا جاتا تھا۔ لیکن اب ترقی کے ایک ماسٹر پلان پر عملدر آمد کی بدولت توقع ہے۔ کہ ۲۰۰۰ء تک یہ شہر باغات کا شہر بن جائے گا۔

راس الخیمہ

راس الخیمہ کی امارت متحدہ عرب امارات کے ساحل کے انتہائی شمال میں واقع ہے اس کے قریب ہی ہرمزکی اہم کھائی ہے اس علاقے کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے ان دنوں اس کے عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ حالیہ مردم شماری کے مطابق ام القوین کی کل آبادی ۲۹۲۲۹ ہے۔ اگرچہ دارالحکومت ام القوین میں خلیج کے دوسرے ساحلی سہروں جیسی گہما گہمی نہیں ہے تاہم اس میں تمام جدید سروسز اور سہولتیں موجود ہیں۔

شارجہ

شارجہ کی امارت متحدہ عرب امارات کے نہایت تیزی سے ترقی کرنے والے حصوں میں سے حکمران عالی حبت شیخ نقربن محمد القیسمی ہیں جو ۱۹۴۸ء سے اس امارت کی قیادت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس امارت کی دور افتادہ اور نہایت مختصر آبادی والی بستیوں کو جدید تہذیب کی ثمرات سے بہرہ ور کیا ہے۔ امارت کے دارالحکومت سے تھوڑے فاصلے پر ہی ایک جدید زرعی فارم ہے جس کی بدولت یہ امارت متحدہ عرب امارات کا اہم زرعی مرکز بن چکی ہے۔ ۱۹۹۰ء کے عشرہ میں جب ابو ظہبی اور دوبئی کی بڑی اور متمول تر امارتوں کو تیل اور گیس سے ہونے والی آمدنی میں اچانک کمی کا سامنا کرنا پڑا خوش قسمتی سے صالح کے ساحلی علاقے میں تیل نکل آیا جس سے راس الخیمہ کو آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ حاصل ہو گیا۔ اس کے حکمران کی خواہش ہے کہ وفاق کے قیام کے بعد اس علاقے کے لوگوں کو جو فوائد حاصل ہوئے ہیں راس الخیمہ کے عوام ان سے بدستور متمتع ہوئے ہیں۔

ام القوین

ام القوین کی امارت ابو ظہبی کے سوا دوسری امارتوں کے برعکس زمین کے واحد ٹکڑے پر مشتمل ہے اس کے دارالحکومت کا بھی یہی نام ہے اس کے حکمران عالی مرتبت شیخ راشید بن المد اور یہ خلیج عرب کے ساحل پر المولا ہیں اور یہ خلیج ایک ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شارجہ کے ساحلی علاقے میں گیس اور کنڈینٹ فیلڈ سے کامیابی سے استفادہ کیا گیا۔ اس امارت کے نیک دل حکمران شیخ ڈاکٹر سلطان بن محمد القاسمی زراعت اور علاقے کے ثقافتی ورثہ میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اہم زرعی مرکز ضائد کے نخلستان کے گردو نواح میں ہے۔ یہاں گیس کو سیال بنانے کا کارخانہ بھی ہے۔ شارجہ سیاحت کو ترقی دینے کے لئے بھی بھرپور اقدامات کر رہا ہے۔ جن کی بدولت متحدہ عرب امارات کے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی سیاح بھاری تعداد میں آتے ہیں۔ کرکٹ کی دنیا میں شارجہ کرکٹ کپ بین الاقوامی شہرت اختیار کر گیا ہے۔ ہر سال ہزاروں کرکٹ شوقین شارجہ ٹرافی کپ دیکھنے کے لئے شارجہ آتے ہیں

عجمان

عمان کی امارت متحدہ عرب امارات کے وفاق کی سب سے چھوٹی امارت ہے۔ اپنے کم رقبے کے باوجود اس نے جنوب مشرقی جزیرہ نمائے عرب کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے نیک دل ہر دلعزیز حکمران عالی مرتبت شیخ حماد بن راشد النعیمی ہیں آثار قدیمہ کی تحقیق کے حالیہ انکشافات سے پتہ چلا ہے کہ یہ چار ہزار سال قبل کانسی کے دور کی ایک اہم بستی تھی عمان اگرچہ اپنا

H. H. SHAIKH HUMAID BIN RASHID AL NUAIMI THE RULER OF AJMAN & DEPENDENCIES

H. H. SHAIKH DR. SULTAN BIN MOHAMMED AL QASSEMI RULER OF SHARJAH & DEPENDENCIES

H. H. SHAIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKTOUM VICE PRESIDENT AND PRIME MINISTER OF THE UNITED ARAB EMIRATES AND RULER OF DUBAI

H. H. SHAIKH HAMAD BIN MOHAMMED AL SHARQI THE RULER OF FUJAIRAH

H. H. SHAIKH SAQR BIN MOHAMMED AL QASIMI RULER OF RAS AL KHAIMAH

H. H. SHAIKH RASHID BIN AHMED AL MOALLA THE RULER OF UMM AL QUWAIN

رقبہ کم ہونے کے باعث لمبے چوڑے ترقیاتی منصوبے مرتب نہیں کر سکتی تاہم متحدہ عرب امارات کے وفاق کے قیام کے بعد ترقی کے راستے پر تیزی سے گامزن ہے۔

فجیرہ کی امارت سے سات امارتوں میں منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس کا ساحلی علاقہ خلیج عرب سے نہیں بلکہ خلیج اومان سے ملتا ہے۔ اس امارت کے حکمران عالی مرتبت شیخ حامد بن محمد السرکی ہیں مئی ۱۹۸۱ء میں عرب گلف کو آپریشن کونسل کے قیام کے بعد فجیرہ کی ایک خصوصیت اس کا بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے جو اگست ۸۶ء میں مکمل ہوا تھا اور جہاں دنیا کے سب سے بڑے مسافر اور بار بردار طیارے بھی آ جا سکتے ہیں۔ اگرچہ اب بھی اس علاقے میں زراعت اور ماہی گیری کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور حکومت سیاحت کی ترقی کے لئے بھی بڑی کوششیں کر رہی ہے۔ مستقبل میں امارت کو اس کی علاقائی حیثیت کی بدولت مزید اہمیت حاصل ہونے کی توقع ہے۔

a follow-up conference to be held in Dubai later this year. The interest in the UAE elicited by the new investment climate is already being expressed in positive terms a petroleum company in Sharjah plans to set up a hydro-cracker plant near Karachi and there are indications that other investors will be taking up other opportunities soon.

Many would be seeking guidance and advice from the three UAE banks operating in Pakistan. Besides contributing to Pakistan's development effort, these banks foster trade between the two countries, serve to encougage good relations between Pakistani exporters and UAE importers, and have the knowledge and capability to catalyse new ventures for UAE businessmen interested in investing in Pakistan. The UAE banks in Pakistan represent in many ways the second half of an equation completed by two Pakistani banks and an exchange company operating in the UAE. Although they are by no means the only recipients of the savings and remittances of 250,000 Pakistanis living and working in the UAE, they serve to symbolise the vital importance to Pakistan of the 150 million dollars that its nationals send to the home country from the UAE every year.

JOINT VENTURES

Joint ventures are both a consequence and catalyst of economic co-operation between the UAE and Pakistan. On the one hand they are the result of a conscious decision to blend the economic interests of the still wider co-operation which is both a political and economic goal of UAE - Pakistan friendship. The earliest joint venture, Pak-Arab Fertilizer Company (PAFCO) dates back to November 1973 and it was set up to provide imputs to Pakistan's very extensive agricultural sector. With a large and ready domestic market, the venture has proved to be a feasible one, basing its profitability on the annual production of 450,000 tons of ammonium nitrate, 305,000 tons of nitro-phosphate and 59,000 tons of urea.

The second major UAE-Pakistan joint venture followed six months later with the establishment fo the Pak-Arab Refinery Co. (PARCO) which is based in Multan with a 864 km pipeline connection to Karachi. Again a project that while answering Pakistan's need satisfies the UAE investment requirement, PARCO has the capacity to produce 2.9 million tons of diesel and kerosene. The success of the venture can be gauged from the fact that an expansion is underway which will enhance the production capacity to 4.5 million tons. A second oil refinery is now to be built under a UAE - Pakistan joint venture agreement which will also have a 4.5 million tons capacity and be intended to answer the fuel needs of Northern Pakistan.

AGRICULTURAL CO-OPERATION

For all its hopes and aspiratins in the industrial sector, Pakistan remains primarily an agricultural country. More than 80% of its people draw theior sustenance from the land but as a consequence have knowledge and experience of farming which can be extremely useful to a country like the UAE which is trying to develop its nascent agricultural capability to a stage where it can attain a measure of self-sufficiency. Though less than three percent of its land is arable, the Emirates has an ambitious food production programme which extends, besides agriculture, to horticulture, poultry and animal husbandry. Besides considerable investment aimed at overcoming the inherent drawbacks of A desert country, the UAE remains in constant need of expertise and trained manpower in almost all sectors of food production. As a close neighbour endowed with the bounties of nature and vast reservoir of skilled manpower, Pakistan is well placed to meet many of the UAE's requirements. The potential for collaboration has been well defined in a protocol on agricultural co-operation signed in February 1983 during the course of an official visit to Pakistan by the UAE Minister for Agriculture and Fisheries, Saeed Al Raqabani. The protocol set both the standards and parameters of co-operation which now covers exchange of experts in agriculture and fisheries, in dairy farming, and of technical and scientific information. The UAE has also been availing of Pakistan's well established infrastructure of agricultural and allied training

institues. While the country is still a long way from complete food self sufficiency, the progress it has been able to make, particularly in the fisheries and horticultural sectors where much of the manpower is Pakistani, is due in some measures co-operation with friendly countries.

Transport & Communications

With over a quarter of a million Pakistanis living and working in the UAE, transport and communication play a vital part not only in inter-governmental relations but also at the people's level. The close proximity of the two countries - Dubai is closer to karachi than many northern parts of Pakistan - plus the fact that many Pakistan employed in the UAE are entitled to travel home at the cost of their employers - means that people are constantly going back and forth between the two countries. One of the first essentials of formal relations was therefore the conclusion of a bilateral air services agreement.

The volume of travel between the UAE and Pakistan has been both the cause and effect of rapidly development of services by the national carriers of the two countries. Indeed it can be claimed that UAE-Pakistan travel has, to a considerable extent, inspired the development of the UAE's aviation industry which has emerged in recent years as one of the most advanced and sophisticated in the entire region. Four of the five international airports of the country are linked by direct services with Pakistan, operated by the two UAE national carriers, Gulf Air and Emirates, and PIA. Complementary but no less important is the telecommunications link between the two countries which enables not only families and friends but also officials and businessmen to keep in touch with one another. the importance of telephone, fax and telex facilities widly used by both sides has increased with the expansion of trade, with the increase in the Pakistani population in the UAE and with the countinuous development of economic and other relations. A landmark in their development came with 1983 agreement for the laying of a thousand kilometre long undersea co-axial cable from Fujairah to Karachi. This joint project costing $50 million came into operation in 1985, vastly improving and extending telephone and telex facilities. The cable provided 12,000 channels of communication, due to be expanded to 18,000 links. One of the biggest advantages to Pakistan of the co-axial cable is that it facilitates direct dialling between that country and the United States and Europe.

PAKISTANIS IN THE U.A.E.

Although there are other more numerous foreign communities in the United Arab Emirates, the quarter of a million Pakistanis who make their home in the country occupy a special place in the hearts and minds of the people of the UAE and their leaders. Pakistani workers, engineers, accountants, doctors and teachers have played a key role in the development process that has been so vital to the well-being of the UAE people. The bonds of kinship, a common history and religion between the UAE and Pakistan ensure that neither people feel strange on the other's soil nor are they treated as strangers. This mutual respect, trust and regard between two brotherly people is reflected in the excellent relations between the guest and the host communities. The people of the Emirates greatly value the skill, diligence and integrity of Pakistani workers and colleagues while Pakistani expatriates give of their best to their hosts and employers. Thousands among the community trace their arrival in the UAE before the formation of the federation. Many have spent a lifetime in the country which they consider their own home. Like all the other expatriate communities, Pakistanis in the UAE enjoy an unfettered way of life, free, within the ambit of UAE laws, to live according to the dictates of their culture and to follow many of the traditions they practice in their own country. It is a measure of the affinity that exists between the UAE and Pakistani people that Urdu is widely understood by the former while the importance given to Pakistani sensibilities is evident from the fact that many signs and notices at public places are often duplicated in Urdu.

Continued On Page No. 40

عالی مرتبت شیخ زید بن سلطان النہیان صدر متحدہ عرب امارات وحاکم ابوظہبی

exports from the UAE reached Dh. 780 million in 1991, from 640 million in 1990, 675 million in 1989 and 524 million in 1988. Imports from Pakistan were respectively for the years Dh. 670 million, 475 million and 457 million.

The trend towards healthy growth, defying the current worldwide recessionary patterns, continues in UAE-Pakistan trade with a 19% increase in overall Pakistani exports.

The UAE contribution to Pakistani economic prosperity is not confined to projects in Pakistan, important though they are. The Products of Pakistani enterprise get healthy and prolonged exposure at international trade and industry fairs which take place in the UAE throughout the year attracting buyers from all over the world. Pakistan officially participated in last year's Dubai Spring Fair and later in a textile garments and fashion exhibition, also in Dubai. Pakistani exhibitors who did remarkably well in the shows are expected to return this year.

Traders and businessmen from both countries regularly exchange visits. Delegations drawn from UAE chambers of commerce and industry visited Pakistan last year and there were reciprocal teams from Pakistan in the UAE. These exchanges do no remain confined to the routine. As a large, well endowed Islamic country with considerable resources of skilled manpower, there is ample scope in the UAE for specialised Pakistani expertise and many delegations comprising these are regular visitors to the UAE, looking for, and often finding, good opportunities.

INVESTMENT

It is evident from the level of UAE investment in Pakistan that Emirates investors consider that brotherly country attractive and viable outlet for the profitable deployment of their capital. There development dates from the early days of the federation but took formal shape after the first official visit of President Sheikh Zayed to Pakistan in March 1974. That was also the year of the formation of the first joint commission whose task was to identify specific areas of enterprise where the UAE could join in Pakistan's development drive. A number of agreements soon followed under which UAE capital financed projects in oil refining and distribution, cement and light industry. A cultural co-operation agreement was finalised. A joint commission under the agreement oversees the operation of several centres for Arabic and Islamic Study, were set up in the principal cities of Pakistan at the behest of Sheikh Zayed and named after him. The Centres are full fledged teaching institutes offering degrees from BAs to Ph. Ds to students that come from all over Pakistan and indeed from other Muslim populated countries. Some of the industrial projects financed with UAE assistance became major employers and producers of essential goods and services. Much of the project assistance to Pakistan has been provided through the Abu Dhabi Fund for Arab Economic Development which until 1990 has channelled some 66.5 million dollars worth of project aid, a considerable part of it going to the Tarbela Dam, the world's largest earth-filled dam which reserves river water for supply to the mid-northern arable areas of Pakistan.

The joint commission on which key departments of government are represented from both sides has been revitalised in recent years. It held its fifth meeting in Islamabad last year and will be meeting again this year in Abu Dhabi. Among some of the development ideas to are many factors that commend Pakistan to the UAE investor. A green and pleasant land, inhabited by a hardworking people with close cultural and religious affinity to their own; more than 110 million consumers of all manner of goods and services waiting to be produced; and to all that has recently been added a number of governmental incentives including removal of almost all barriers to the free movement of capital and profits.

A team of UAE businessmen who visited Pakistan recently for an investment conference in Islamabad came away impressed by the opportunities that are being created. They were able to familiarise themselves with some of the new initiatives and incentives offered by the government which make investment in Pakistan a very attractive proposition. The conference clearly set in motion a chain of interest and enquiry that will be taken to its next stage with

پاک امارات دوستی کا لازوال سفر

امارات کے وزیراعظم اسلام آباد میں وزیراعظم پاکستان کے ساتھ اہم امور پر مذاکرات کرتے ہوئے۔

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم وزیراعظم پاکستان کے ساتھ گارڈ آف آنر کا معائنہ کرتے ہوئے۔

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے ایئرپورٹ پر امارات کے معزز مہمان شیخ مکتوم بن راشد المکتوم مسلح افواج کے دستوں سے سلامی لیتے ہوئے۔

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کی پاکستان تشریف آوری پر پاکستانی بچہ پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے۔

متحدہ عرب امارات کے نائب صدر، وزیراعظم اور ریاست دبئی کے ہردلعزیز حکمران عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کا پاکستان کے سرکاری دورہ پر پُرتپاک فقیدالمثال استقبال پاکستانی عوام نے معزز عوام کا دل کی گہرائیوں سے خیرمقدم کیا۔ یہ دورہ پاک امارات دوستی کے لازوال سفر میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ اس تاریخی دورے کی تصاویر قارئین کیلئے شائع کررہے ہیں۔ ادارہ یوتھ انٹرنیشنل

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کا یادگار دورۂ کامرہ

وزیراعظم پاکستان کی طرف سے یو اے ای کے وزیراعظم اور ان کے وفد کے اعزاز میں خوبصورت ڈنر

امارات اور پاکستان کے درمیان دوطرفہ تجارت کے معاہدہ پر دستخط کا منظر

دونوں وزرائے اعظم کی قیادت میں یو اے ای اور پاکستان کے اعلیٰ اختیاراتی وفود مذاکرات کرتے ہوئے

امارات کے نائب صدر شیخ مکتوم بن راشد المکتوم صدر پاکستان غلام اسحاق خان کے ساتھ اہم امور پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے۔

امارات کے وزیراعظم کی خدمت میں ڈائریکٹر جنرل کامرہ کمپلیکس دورہ کی یادگار شیلڈ پیش کرتے ہوئے۔

وزیراعظم پاکستان امارات کے وزیراعظم کی خدمت میں طیارے کا ماڈل پیش کرتے ہوئے۔

امارات کے وزیراعظم کامرہ کمپلیکس کے بارے میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے۔

وزیراعظم پاکستان نواز شریف امارات کے وزیراعظم شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کو الوداع کہتے ہوئے۔

عالی مرتبت شیخ مکتوم بن راشد المکتوم دورہ کے اختتام پر اپنے خصوصی طیارے کی طرف آتے ہوئے۔

امارات کے معزز مہمان حاکم دبئی شیخ مکتوم بن راشد المکتوم شکرپڑیاں میں دورے کی یادگار پودا لگاتے ہوئے۔

صدر پاکستان کیطرف سے امارات کے نائب صدر شیخ مکتوم بن راشد المکتوم کے اعزاز میں ڈنر۔ امارات کے سفیر محمد عتیق التمزی نمایاں نظر آرہے ہیں۔

امارات کے وزیراعظم کی قیادت میں اعلیٰ اختیاراتی وفد صدر پاکستان سے ملاقات کرتے ہوئے۔

progress. Over the years, Sheikh Zayed has shown himself ever ready to participate in ventures that give employment to the Pakistani people, relive suffering and support social welfare. The Pakistan Prime Minister recalled the large number of schools, clinics, mosques and welfare centres that have been set up in various parts of Pakistan at Sheikh Zayed's directives. The President's generosity has been warmly appreciated at times of natural disaster when victims of floods and earthquakes have benefited from relief aid.

The visit to Pakistan by Sheikh Khalifa bin Zayed, the Deputy Supreme Commander of the UAE Armed Forces and Crown Prince of Abu Dhabi last November was a link of the same friendship chain. Pakistan President Ghulam Ishaq Khan who met him spoke later of Pakistan's appreciation of Sheikh Zayed's efforts in the cause of Islamic solidarity.

These efforts, he said, were particularly admired in Pakistan which fully shared the UAE's concern for Islamic causes. In his espousal of Islamic solidarity, Pakistanis consider Sheikh Zayed as one of their own leaders, a leader of profound wisdom, sagacity and vision whose prudent and considered policies had contributed not only to the stability and security of the Gulf region but to the cause of peace throughout the area of the littoral states of the Arabian Sea. During his visit Sheikh Khalifa announced a contribution of 10 million dollars for the relief of victims of last year's floods in Pakistan, in addition to the despatch, at his behest, of several planeloads of relief goods. The Abu Dhabi Crown Prince found his visit to the brotherly country very fulfilling. Besides calling on President Ishaq Khan, he had a free and frank discussion with Prime Minister Nawaz Sharif and members of his cabinet on a wide range of issues, bilateral, regional and international. Sheikh Khalifa later described the results of his talks which were characterized by the traditional goodwill that prevails in all UAE - Pakistan contacts, as being extremely beneficial to both countries. One tangible result of Sheikh Khalifa's visit was the agreement to form a joint committee of co-operation and follow-up.

ECONOMIC CO-OPERATION

Economic Co-operation between the UAE and Pakistan has always been a two way street. Pakistani skill and expertise has been assisting the UAe in the achievement of its development goals since the very early days of the federation. Pakistan builders and engineers have played a major role in the reconstruction of Emirates cities. Many of the services and other utilities indispensable to modern life owe their efficiency to Pakistani skills, as do many of the local and federal government facilities. the UAE's reciprocation of Pakistanis' contribution to its emerge from the last session was the proposal to set up a joint the venture consultancy. It was also agreed to step up co-operation in the sectors of trade and industry, agriculture, health and communications. One particular area of concern to law enforcement agencies in both countries was the alarming increase in drugs trafficking, part of a worldwide phenomenon but with extraordinary ramifications for our region. It was agreed to gear up institutional co-operation in the combating of drug related crime, particularly smuggling of contraband for which both counties agreed to adopt special measures.

TRADE AND COMMERCE

Trade and commerce have always provided a reliable barometer of the state of economic relations between countries and the volume of UAE-Pakistan trade offers ample indication of the robust growth of this sector. This growth has been both quantitative and qualitative in recent years. Besides traditional items such as rive, foodstuff, textiles and carpets, UAE importers have been paying increasing attention to the output of Pakistan's garments industry which appears to have carved a niche for itself in the highly competitive UAE market. There has been some diversification, too, in UAE exports and re-exports to Pakistan which receives besides crude oil and petroleum byproducts, UAE manufactured aluminium, auto spare parts, electrical and mechanical instruments and equipment. In volume terms, re-exports and re-

متحدہ عرب امارات کی نیک دل حکمران شخصیات اوراہم ترین وزرا کی تصویریں

business relation with all major trading nations, excluding Israel.

Dubai has no taxes on profits or incomes; it offers complete freedom of capital movement; it boasts a highly sophisticated financial and services sector, its communications facilities are excellent, and its human resources, both local and expatriate, are of the highest standard.

Apart from its attractions as a distribution centre and regional office location, Dubai also offers incoming industry excellent facilities for establishing manufacturing operations. In the Jebel Ali Free Trade Zone, specifically overseas companies, are permitted to set up wholly-owned factories and can enjoy an arry of incentives, including exemption from import duties, in addition to the favorable investment conditions which prevail elsewhere in Dubai.

A particularly important area of opportunity that Dubai offers overseas business is in trade. As a market for other countries' exports, Dubai's potential is much greater that its size would indicate. Despite a population of less that 600,000, Dubai has virtually no productive land or resource base from which to supply its own needs. Almost all the essential productive land or resource base from which to supply its own needs.

Almost all the essential products required to sustain the Emirate and its people must therefore be imported. And a booming re-export trade adds substantially to this demand, with the result that Dubai's total imports amounted to $ 10.4 billion in value in 1991 and $10.7 in the first 10 months of last year.

Aside from the purely economic advantages of using Dubai as a business base, international businessmen can be assured that the city offers a superb quality of life for themselves and their families. Dubai is tolerant, welcoming and virtually crime-free.

The lifestyle is international, with luxury residential and office accommodation, good educational, health and shopping facilities. Sporting and leisure interests are well catered for and Dubai's top class international hotels offer a wide range of dinning entertainment and nightlife.

Opportunities for trade:

- The gateway to a large and growing market, covering Gulf states, Middle East, East Africa and further afield;
- Well established trading links throughout the GCC, Iran and other neighbouring markets;
- A buoyant domestic market; despite a population of just half of million, Dubai imported US$ 10.7 billion worth of goods in Jan-Oct 1992.
- Strong commercial tradition and wide choice of potential trading partners;
- A rapidly developing manufacturing sector producing a wide range of high quality, competitive export products from aluminium to garments;
- Port and airport facilities unrivalled in the region in terms of size, flexibility and efficiency.

Economic

Pakistanis have their own community schools, often set up with the generous assistance of the local government, and run their own cultural organisations, sports clubs and social centres. While respecting the laws of the land they lead a life that is, at least, as fulfilling and rewarding as they might live back home.

On its part, the UAE government as well as the governments of the Emirates have done their utmost to make Pakistanis feel completely at ease in the country. While much of their social life has been left to them to organise, the Government has itself provided or encouraged amenities that have enriched the cultural life of Pakistanis. UAE radio offers regular Urdu language programmes at four of its stations, while Sharjah Television has reserved two hours a day of telecasting for its Urdu service, offering some of the popular and current drama serials of Pakistan television. Pakistanis in the UAE have also played a leading part in the emergence of non-traditional sports in the country. The construction of the Sharjah Cricket Stadium, and the growth of the tournaments industry there was the result, in many ways of Pakistani initiatives which provided the impetus for the development of other non-traditional sporting ventures that have brought considerable renown to the country.

UAE - PAKISTAN RELATIONS

INTRODUCTION

The example is often given of relations between Pakistan and the United Arab Emirates as being the nearest to, if not the ideal that should exist between two countries sharing the same roots of history and making their own way towards a common destiny. The two people have been friends since long before their countries became sovereign states. This age-old familiarity was the natural corollary of geographical proximity, ethnic kinship and cultural affinity, born out of being part of the great Islamic brotherhood. Contacts have existed between the two people since time immemorial, the ancient links suggested by ruins of the Delmon civilisatin which was said to be connected to Moenjodaro. But as a consequence of more recent affinities, both interests and traditions have been shared, along with many of the ideals and social values engendered by Islam. This sharing of ideals, values and traditions has meant that despite their separate national identities, there has always been an underlying unity of ideals and purpose between Pakistan and the UAE.

It was perfectly natural there fore that when the UAE federation was formed on December 2, 1971, Pakistan became the first Islamic country to recognise it. Once institutionalised, relations between the two countries grew and blossomed in numerous directions. The inspiration and leadership for much of this growth has come from none other than the President of the United Arab Emirates, His Highness Sheikh Zayed bin Sultan Al Nahiyan.

Sheikh Zayed's desire for closer relations with Pakistan has been part of his lifelong commitment to the ideal of Muslim solidarity and his unshakable belief in the underlying unity of the Islamic nation. To him UAE - Pakistan friendship is another instrument for the achievement of this ideal. Under his leadership, the UAE's cooperation with Pakistan has widened and diversified not only at governmental and institutional levels but also at the level of ordinary people whose understanding and regard for each other has deepened with the passage of time. The UAE's active pursuit of greater affinity with Pakistan has been fully reciprocated by the Pakistan leadership who have spared no effort to widen the horizons of co-operative endeavor.

A regular exchange of visits by leaders of the two countries, while strengthening inter-governmental ties, has led to the adoption of common stands on issues of mutual concern. There is a clear and unmistakable identity of views on several important matters, bilateral, regional and international. There is for example complete understanding on the need to foster security and stability of the Gulf region. There is a unanimous desire to remove all obstacles to the achievement of solidarity between Islamic nations. The two countries have always sought to co-ordinate measures to solve problems between brotherly Muslim countries at forums of the ICO and other Arab-Muslim organs. They have been consistent and steadfast supporters of Muslim causes the world over, not only coordinating efforts at the international level but jointly urging concerted Muslim action on issues of critical importance. The unity of their resolve over Bosnia is a case in point.

The current visit to Pakistan of the UAE's Vice President and Prime Minister Sheikh Maktoum bin Rashid Al Maktoum represents the continuation of Sheikh Zayed's policy to keep on widening the avenues of UAE-Pakistan co-operation, particularly in the field of economic relations. The history of these relations has been marked by the special interest the President has taken in assisting Pakistan's development. Prime Minister Nawaz Sharif spoke, after meeting the President at Rahimyar Khan on January 18, of Pakistan's indebtedness to his Highness for the numerous projects he has financed as part of his commitment to Pakistan's

DUBAI A FAST DEVELOPING STATE

THE EMIRATE OF DUBAI, the bulk of which is situated on the Arabian Gulf coast between the Emirates of Abu Dhabi and Sharjah, is the second largest of the seven comprising the United Arab Emirates. Its total area is around 1,000 square miles, all in one single block of territory, apart from a small enclave in the Hajar Mountains at Hatta.

Centred around the famous Creek, or Khor, Dubai and its twin town of Deira, on the other side of the Creek, has long been a centre for commerce in the Gulf, a reputation that it maintains today. Archaeological excavation at al Ghusais, and at Jumeirah have traced the existence of settlements dating back to the second millennium before the beginning of the Christian era, while important trading settlements from the period immediately before and after the emergence of Islam, from Sassanid and Omayyad times, have also been uncovered. Some of the more dramatic findings can be seen in the Dubai Museum, which is housed in re-furnished fort that was once the stronghold of the ruling family

The Maktoums, who are part of the Bani Yas tribal confederation that also provides the ruling family of the Emirate of Abu Dhabi, first took control of Dubai back in 1833, since that time they have managed to restore the Emirate's fortunes to a point where Dubai's ports now account for around sixty per per cent of the country's imports, where Dubai International Airport is the busiest in the lower Gulf and where a wide range of international commercial and banking enterprises have made their base. As a result, Dubai is more than just an important UAE city-- it is, at the same time, one of the key commercial centre of the whole of the Middle East.

The real growth of the Emirate can be dated to the early years of the century, when the grandfather of Sheikh Rashid was able to persuade the shipping lines playing between Britain and India to make Dubai their main Gulf port of call. By the early nineteen fifties, Sheikh Rashid himself began to take increasing charge of the Emirate's development plans, establishing a police force, a custom service, and stimulating the development of trade with the countries of the Indian sub-continent. When, in the early nineteen sixties, the Emirate first struck oil offshore, the far-sightendness of the Ruler paid off, since work on Dubai's basic infrastructure was already well under way.

While paying close attention to the development of his own Emirate, however, Sheikh Rashid also displayed deep interest in the fortunes of the other Emirates that then made up the Trucial States. When, at the beginning of 1968, the British announced their intention of withdrawing from the Arabian Gulf by 1971, Sheikh Rashid was quick to join with his fellow Ruler, Shaikh Zayed bin Sultan Al Nahyan of Abu Dhabi, to issue a call for the formation of a federation. Their efforts bore fruit with the establishment of the United Arab Emirates in 1971.

Once nicknamed the Venice of the Gulf for the romantic setting of its Greek with its dhows and abras (water taxis), Dubai is now pressing ahead with the implementation of the second stage of a Master Plan for development until the year 2000 which will, it is hoped, turn it into a Garden City, while retaining of course, its traditional maritime atmosphere.

A variety of other project now under way are also intended to make Dubai a pleasant and pollution-free place in which to live and work. It has the Gulf's first eighteen hole golf course, complete with greens, while, with the active encouragement of the ruling family, horse racing is being introduced to complement the ever popular camel racing.

The zoological park is being expanded, while a nature reserve is being created at the landward end of the Creek that has already attracted a large number of wintering migratory birds.

Together with the city's two ice rinks, the ample facilities for offshore sailing and fishing, and the wide range of entertainment offered in the numerous first class hotels, Dubai offers a pleasant environment in which to relax.

It has become so, however, only because it is also, above all, a place in which to work. Its free-wheeling mercantile tradition, drawing on the skills built up over hundreds of years of trading, and guided by Sheikh Rashid, has made Dubai the commercial centre.

Development began long before oil was discovered. Today, oil revenues fuel the Emirate's continue growth. From the offshore oil-fields, and the onshoregas and condensate Margham field, Dubai produces around 390,000 barrels of oil and condensate a day that still provide the bulk of the Emirate's revenues.

At the same, time, however, Dubai has never been content merely to depend on oil. Many of the major commercial houses owe the foundations of their fortunes to the days before oil, while a far-sighted programme of diversifying the Emirate' economic base has led to the creation of a whole host of new industries.

In the city itself, the Dubai Drydock, built a decade ago, but only operational for the past few years, in now succeeding in grabbing an increasing share of the world market. Some twenty miles outside the city, on the road to Abu Dhabi, what was once a barren patch of the seashore has been converted into the major industrial centre of Jebel Ali, located around the port of the same name, the largest man-made harbour in the Middle East.

TRADE OPPORTUNITIES IN THE U.A.E.

THE leading industrial, commercial and trading centre in the Middle East, Dubai offers unrivalled attractions as a base for doing business in the prosperous and growing markets of one of the world's most rapidly developing regions.

In a part of the world where economic activity is largely dominated by oil, Dubai's commercial life stands out for its diversity. While the discovery of oil in 1966 marked a significant turning point in the city's development, Dubai was already well established as a thriving business centre. For generations its trade links had extended throughout the Gulf, eastwards to the ports of the East African coast.

Besides earning Dubai a reputation within the Middle East as being "the city of merchants", this long trading tradition remains an important consideration for foreign companies looking at opportunities in the region today. It is reflected not just in a regulatory environment which is open and liberal, but also in the local business community's through familiarity with international commercial practices and the city's cosmopolitan lifestyle. As a regional business base, Dubai is strategically located at the hub of a market of one billion people, taking in the member States of Gulf Cooperation Council and other countries in the Arab world, Iran, Indian sub-continent and parts of Africa, the Eastern Mediterranean and former Soviet Union. Its airport, which ranks as one of the world's busiest in terms of transit passengers, is linked to 100 destination via 60 airlines and Dubai Port Authority _ the operator of Port Rashid and Jebel Ali Port _ is unrivalled throughout the region in terms of both facilities and efficiency.

The second largest of the seven Emirates which constitute the United Arab Emirates, Dubai is politically stable and maintains close

not subjugated to serve the people.

It is because of his efforts that Abu Dhabi started out to take its deliberate and well organised leaping strides. Hundreds of projects were planned and executed, thousands of homes were built for nationals, and thousands of miles of sandy roads were paved. Equipped schools, clinics, and hospitals were provided to offer best medical services. Fresh drinking water and electricity were provided. In brief under the dynamic leadership of Shaikh Zayed, Abu Dhabi Emirate took major steps in various fields of construction, industrial, agricultural and social development.

Zayed - The Hero of unity.

Through the teachings history, H.H. Shaikh Zayed realised that people could not be strong and free without unity, love, brotherhood and sacrifice.

His Highness looked at the whole region and found people of one race, one religion, one heritage, one language and one history. So, he became eager to witness the day in which he could see one unified nation. His Highness vision was that such unity might be based on a federation between the seven Emirates.

Despite all impediments and difficulties that hurdled the establishment of the federation H.H. faith and belief in God Almighty as well as in necessity and inevitability of the federation remained strong and unshakable.

Such a deeply = rooted concept on unity was behind the historical meeting of February 18, 1968 when H.H. Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan met with H.H. Shaikh Rashed Bin Saeed Al Maktoum, Ruler of Dubai in Al Sameeh and talked about how the federation was necessary for the Emirates which had to face all expected challenges. The response of brotherly rulers of other Emirates was positive.

Another meeting was held on Feburary 27, 1968 between the seven rulers who declared the establishment of United Arab Emirates. On December 2, 1971 the rulers of Abu Dhabi, Dubai, Sharjah, Ajman, Ummul Quwain and Fujairah held a meeting in which they declared tne provisional constitution and elected His. Highness Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan as president of the UAE for five-year term. They also elected H.H. Shaikh Rashed Bin Saeed Al Maktoum as vice-president for identical period.

The federation base which was laid down at that time has been deeply rooted and expanded. The federation march was led by a skilful pilot who took more care of the experience than that of himself. The hero of the federation did not look at his own tribe and emirate but he looked at the nation at large.

This may be more obvious in H.H. Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan's statement "All what I was aware of together with my brothers, rulers of Emirate was to unite country and to work hard to build the nation".

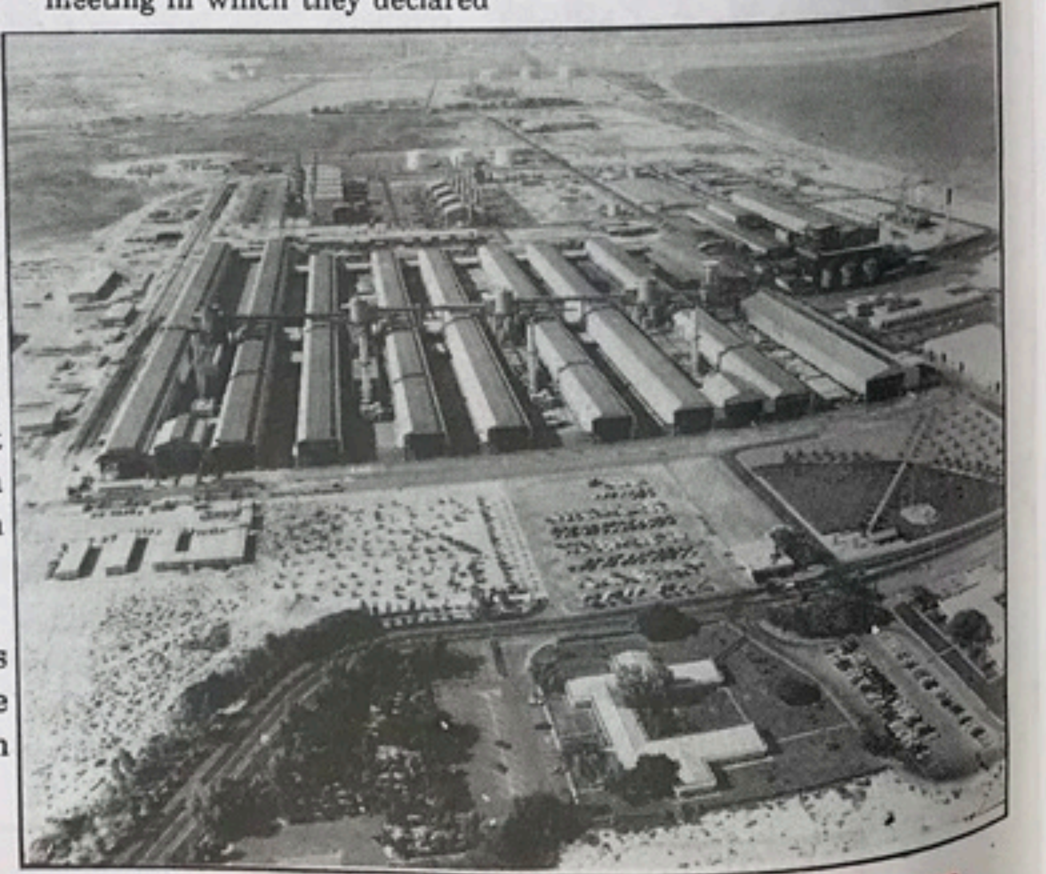

UAE CABINET

H.H Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum
Shaikh Sultan Bin Zayed Al Nahyan
Shaikh Hamdan Bin Rashid Al Maktoum
Shaikh Mohammed Bin Rashid Al Maktoum
Hamouda Bin Ali
Rashid Abdullah Al Nuaimi
Mohammed Saeed Al Mullah
Shaikh Humaid Bin Ahmed Al Mu'alla
Shaikh Mohammed Bin Ahmed Al Khazraji

Humaid Bin Nasser Al Owais
Saeed Ghobash
Saeed Al Ragabani
Saif Al Jarwan
Saeed Al Ghaith
Khalfan Bin Mohammed Al Roumi
Hamad Abdul Rahman Al Madfa
Ahmed Bin Humaid Al Tayer

Shaikh Hamdan Bin Zayed Al Nahyan
Shaikh Mohammed Bin Saqr Bin Mohammed Al Qassimi

Shaikh Nahyan Bin Mubarak Al Nahyan
Abdullah Bin Omran Taryam
Ahmed Bin Saeed Al Badi
Yousef Bin Omeir Bin Yousef

Rakad Bin Salem Bin Rakad
Shaikh Faisal Bin Khaled Bin Mohammed Al Qassimi

Prime Minister
Deputy Prime Minister
Minister of Finance and Industry
Minister of Defence
Minister of Interior
Minister of Foreign Affairs
Minister of Communications
Minister of Planning
Minister of Islamic Affairs and Endowments.
Minister of Water and Electricity
Minister of Economy and Commerce
Minister of Agriculture and Fisheries
Minister of Labour and Social Affairs
Minister of State for Cabinet Affairs
Minister of Information and Culture
Minister of Education
Minister of State for Financial and Industrial Affairs
Minister of State for Foreign Affairs
Minister of State of Supreme Council Affairs
Minister of Higher Education
Minister of Justice
Minister of Health
Minister of Petroleum and Mineral Resources
Mineral Resources
Minister of Public Works and Housing
Minister of Youth and Sports

Sheikh Zayed as a Ruler

Whether inherited or acquired, the personal characteristics and qualities differ from one person to another. Environment also plays its role in shaping the human character. Thus Zayed, the man was greatly influenced and brought up. His Highness was and is still in love with the desert. Last month I was there on the eve of 20th anniversary of UAE.

His Highness Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan was born in AL HUSSN PALACE which is situated in the centre of Abu Dhabi. Shaikh Zayed was youngest fourth son of Shaikh Bin Zayed who ruled Abu Dhabi Emirates from 1922-1929.

Shaikh Zayed opened his eyes and grew to realize the significance of being firm up to Arab traditions and generosity. In his father's *Majlis* H.H used to listen to the discussions held there and learn early lessons of running the Emirates affairs.

During the early years of his life Shaikh Zayed learnt the principles of Islam and began to recite and keep from the Holy Quran by heart.

The second phase of his life started when Shaikh Zayed moved from Abu Dhabi to Al Ain city where he spend early years of his youth. One of those who know him closely said that the boy (Zayed) used to climb. Hafeet Mountain (borders between Abu Dhabi), in order to hunt deers with a surprisingly great determination and courage. He was the boldest boy ever known to me.

When he grew older. He know how to fight his battles and showed great interest in culture, arts and history.

Zayed : Ruler of Al Ain

In 1946, H.H. Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan became ruler of Al Ain City. Immediately after taking power he felt the need for introducing reforms here and there in response to the ambitions of his people who were always looking forward to improve thier living standards. But the meagre financial resources impeded to an extent, the realisation of such ambitions.

He therefore resorted to agriculture in which he found a source to meet the needs of his people and also adopted to open door policy and never tried to create barriers between himself and the public individuals.

Many were the good qualities that I saw in His Highness Shaikh Zayed's character. He got to eat what his people eat and do what they do without showing any superiority. His people loved him so much for they believed in his ability to lead them to a better green future. He was kind generous with everybody.

In his thrties Zayed was a well-built, kind-hearted man with brownish beard, clever features, attentive eyes and a strong character. He was simply claded but reputable among Beduins who admired him so much.

They used to say that Zayed was one of us, a Beduin who rides camles we ride and was good at shooting and fighting.

When he was the ruler the eastern region (Al Ain), he used to sit under a tree, outside Al Muwaiji Castle. There he began to think of a new irrigation system and there he decided to implement the first Islamic social justice pinciple: "water and food for everybody".

Then he called upon all land owners and rich people telling them that irrigation water should be provided for with everybody's land. He also decided to distribute water hidden under ground among all people living on it.

Shaikh Zayed then encouraged his people to reclaim their lands through providing them with money and equipment when required. His agricultural plan succeeded. The arid sandy lands were brought to life and in a few year period Al Ain became a big economic inhibited centre if compared with other oasis in the area.

Zayed : Ruler of Abu Dhabi Emirate.

The experience of H.H. Shaikh Zayed Bin Sultan succeeded by means of much efforts, much sweat; but little money. Nothing called impossible in Zyed's dictionary. One he said, my dreams were very large, I always dreamt of our land wearing green dresses and of our country going side by side with the world civilization. He hoped that his dreams would become true one day in future.

His Highness's dreams were realised. The dawn of August 6, 1966 came to build the promising future and the Emirate's man became the centre of interests to the leader. The wheel of construction ran forward by the determination and faith of a great leader who devoted himself to serve the nation and people.

In the hottest sun of summar, His Highness used to follow up the process of construction and modernization and move from village to village across the deserts and valleys seeking to know the people's needs and requirements in order to realize them.

It was the will of God Almighty that onshore-offshore oil flowed in large quantities to compensate the inhabitants of Abu Dhabi for the past hard times. Exploration operations prove that oil was hidden in enormous quantity that would radicall change the future of Abu Dhabi, the Gulf and the whole Arab world.

His Highness took himself to accept the challenge of building a solid ground for the Emirate's edifice and the nation at large. Ever since his first day in power H.H. announced his thoughts on oil revenues. "Oil is a means for building the society and the nation, but no objective by itself. Money has no value if

Arabian Gulf are Mina Zayed in Abu Dhabi, Port Rashid & Port Jabel Ali in Dubai, Port Khalid in Sharjah and Port Baqr in Ras Al Khaimah. On the Gulf of Oman are Sharjah's Port Khor Fakkan and the Port of Fujairah. The latter and Port Rashid are now among the world's top container ports.

The UAE has four satellite earth stations, permitting direct telephone and telex dialing to over 150 countries.

Education and Health :

Substantial investment in education and health has yielded good dividends. When the Federation was established in 1971, there were less than 28,000 students throughout the country. By the 1990-91 academic year, however the number has risen to over 300,000 in around 458 govt. schools and over 2000 private schools.

Over 10,000 students are attending the Emirates University in Al Ain and Higher Colleges of Technology in Abu Dhabi, Dubai and Al Ain, while more than 2500 students are also undergoing higher education abroad at govt. expenses.

Govt. hospitals and clinics in all cities as well as remote mountain settlements and desert villages, provide a high

standard of medical care for negligible fees to all citizens and residents. The ratio of services to head of population is high with one doctor for every 933 people. The govt's 28 hospitals have a total 4050 beds and equipped with latest technology.

Tourism :

During the past few years, the UAE has succeeded in attracting a growing number of tourists. During the 1989-90 winter season, over 30,000 visitors arrived on holiday packages. The numbers fell back in 1990-91 due to political situation in the Gulf.

Agriculture and afforestation :

Though the bulk of the countryside is arid desert or semi-desert, with only occasional rain fall, there has been investment in agriculture and tree planting programmes, making use, where possible, of desalinated water.

Thousands of small farms have been established, many of which have been given free of charge to citizens, agro-industrial units like dairy and poultry farms have also been opened out in the desert, mearly 200,000 hectares have been planted with trees and nearly 70 m trees and 14 m palm trees, helping to charge the face of the country.

Women :

The UAE's women are playing an increasingly important role in economy and govt., the result of a massive drive for female education and eradicalion of illiteracy. The UAE Women's federation whose chairwoman is Her Highness Shaikh Fatma Bint Mubarak wife of the UAE President, led the women's effort, as it has in the past, by setting handicraft and training centres, social counselling and other services.

Thousands of young women graduate each year from universities, colleges and technical institutes and more of them are beginning to participate actively in govt. and the private sector.

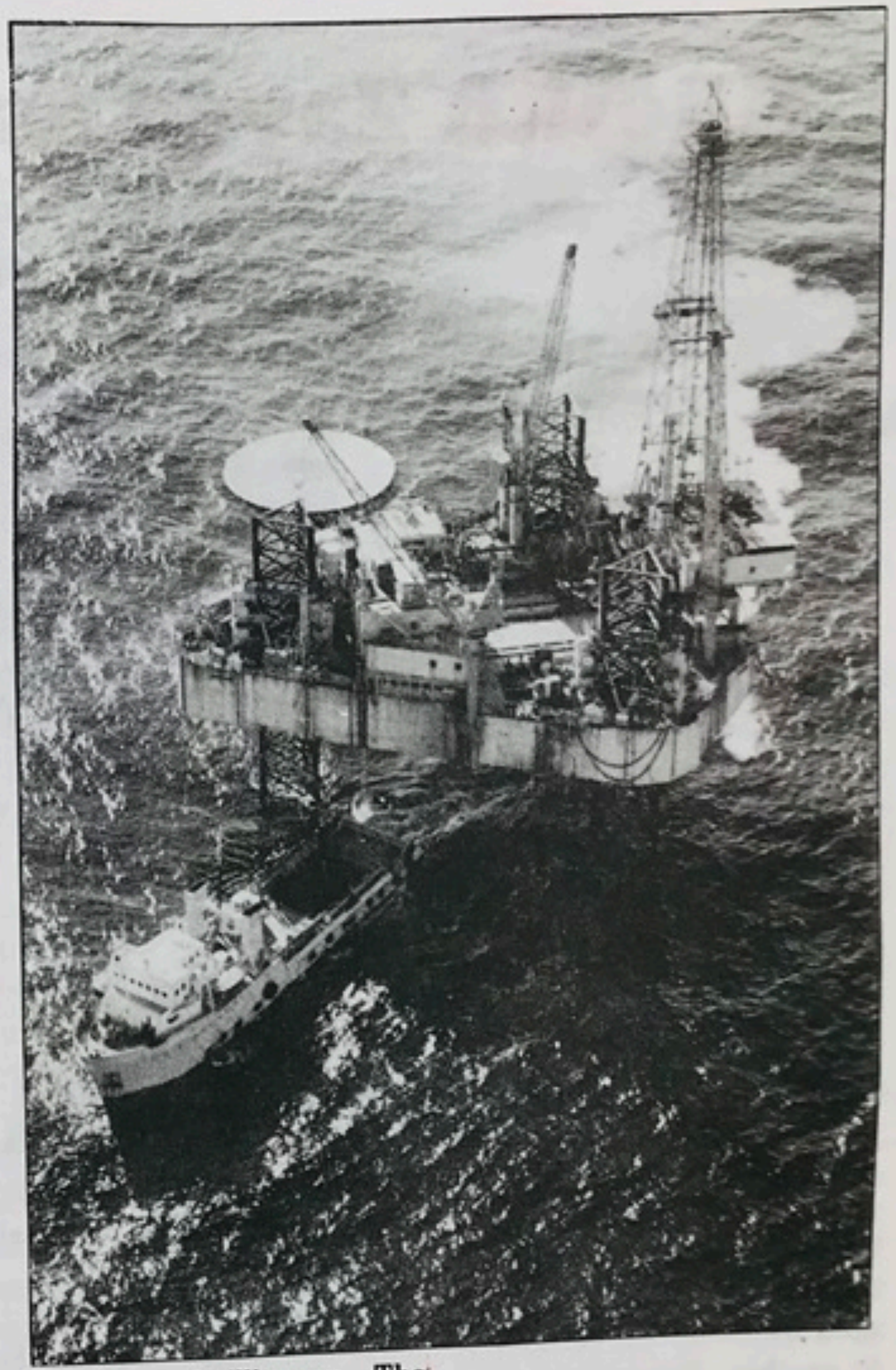

Bin Mohammad Al Qassimi; The Ruler of Umm Al Qaiwain H. H. Shaikh Rashid Bin Ahmed Al Mu'alla; the Ruler of Ajman H. H. Shaikh Humaid Humaid Bin Rashid Al Nuaimi; and the Ruler of Fujirah H. H. Shaikh Hamad Bin Mohammad Al Sharqi.

The Crown Princes and Deputy Rulers are Shaikh Khalifa Bin Zayed Al Nahyan, Crown Prince and Deputy Ruler of Abu Dhabi and Deputy Supreme Commander of Armed Forces: Shaikh Khalid Bin Baqr Al Qassimi Crown Prince and Deputy Ruler of Ras Al Khaimah; Shaikh Saud Bin Rashid Al Mu'alla, Crown Prince and Deputy Ruler of Umm Al Qaiwain; Shaikh Ahmad Bin Sultans Al Qassimi; Deputy Ruler of Sharjah; Shaikh Hamad Bin Saif Al Sharqi, Deputy Ruler of Fujairah; Shaikh Nasser Bin Rashid Al Nuaimi, Deputy Ruler of Ajman and Shaikh Sultan Bin Baqr Al Qassimi, also of Ras Al Khaimah.

The day to day affairs of state are handled by the cabinet headed by the Prime Minister.

The Deputy Prime Minister is Shaikh Sultan Bin Zayed Al Nahyan.

The Supreme Commander of the Country's Armed forces is the President while the Deputy Superme Commander is Shaikh Khalifa Bin Zayed, the crown prince of Abu Dhabi the Minister of Defence is Shaikh Mohammad Bin Rashid Al Maktoum.

The country's parliament is known as the Federal National Council. Each individual Emirate also has its own local institutions of Government whose Degree of complexity depends upon the size of Emirate concerned.

Federal National Council

The establishment of the Federal National Council (FNC) on February 13, 1972 was a landmark in the country's contitutional and legislative progress.

FNC Institutions :

According to the constitution, the FNC consists of 40 members drawn proportionately from each Emirate.

FNC's Structure :

The FNC structure is as follows:-

-- The speaker and his two deputies and two elected rapporteus.

-- The Parliamentary section executive committee headed by the speaker, the council's under secretary, the Secretary-General and four elected members.

-- Eight specialised committees dealing with studies regarding draft law's and general issues referred to by the council in addition to the legislative, legal, educational, health, social planning, labour, oil and mineral resources, agriculture and fisheries and public work sectors.

The Council's Secretariat is headed by the secretary-general.

FNC's activities & achievements:

Since its creation, the FNC has approved 196 federal draft laws and discussed 155 Public issues and bills.

In 1975 the FNC joined the Arab Parliamentary Union (APU) and has twice provided its President.

The FNC carries out diplomatic activities within the framework of APU and has played a key role in boosting Arab solidarity.

It has also joined the International Parlimentary Union (IPU) and participates actively in all IPU meetings.

The Council also took part in the African Parliamentary Union Conference held in Cairo in 1990,

Cabinet:

The current cabinet was approved in November 1990. At a meeting to swear them in, President Shaikh Zayed urged the new Cabinet members to work honestly and seriously in the interest of the nation and citizens.

The new cabinet followed the appointment of H. H. Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum, the Ruler of Dubai, as Prime Minister and Vice President to replace his father H. H. Shaikh Rashid Bin Saeed Al Maktoum who died in October 1990.

Foreign Policy :

The United Arab Emirates is an active member of United Nations and its specialised agencies, the Non-Aligned Movement, the League of Arab States and the Organisation of

Islamic Conference.

At a regional level, the country, both on its own and through the Arab Gulf Cooperation Council, was an active participants in efforts to bring the Iran-Iraq war to an end.

It also played an active role in the international efforts to free Kuwait, and AGCC ally, from Iraqi occuation in late 1990 and early 1991, supporting Arab League and United Nations resolutions to place an embargo on Iraq, and sending units of its armed forces to join the coalition armies. In February. 1991, UAE ground forces were amongst first allied units to enter liberated Kuwait.

Now along with other AGCC states together with Egypt and Syria is working to heal the wounds caused by the invasion. At the same time it has consistently supported the demand of the Palestinian people for their own land.

Relations with European Community have been tradionally warm and friendly, and the UAE has taken a lead in encouraging the development of ties between the AGCC and wider Arab World on the one hand and of Western Europe on other.

Attention has also been paid to the rest of the developing world. As a Muslim country, and in accordance with the instructions of H. H. Shaikh Zayed, the UAE has devoted large sums as assistance to countries less well-endowed than itself. Help has also been given in case of natural disasters, such as those that recently hit Iran, Sudan, Bangladesh and Armenia, as well as substantial assistance to Kuwait to help re-build after its liberation from Iraq.

Economy & Commerce :

The basis of UAE's economy is its oil production, with proven recoverable reserves now nearly 200 barrels, with an installed capacity of over three million barrels per day.

Production levels vary in accordance with the level of market demand and within the guidelines laid down by the Organisation of Petroleum Exporting Countries (OPEC) of which the UAE has been a member since independence.

While petroleum and natural gas continue to provide the bulk of country's national income, the UAE's ports have helped it to win an important place within the region as a centre for trans-shipment.

A heavy industrial sector has been developed including downstream project in the oil Industry, such as an oil refinery and fertiliser plant at Jebel Dhanna and Ruwais in Abu Dhabi Emirate, and other plants such as the major aluminium smelter, Dubai, and the cable manufacturer, Ducab, in Dubai's industrial zone of Jebel Ali Light industry is now also growing both within the free trade zones established in several Emirates, notably at Jabel Ali and Fujairah.

The Country's Gross Domestic Product (GDP) rose to 128 billion dirhams ($ 35 b) in 1990 over the previous year's 101.8 b dirhams ($ 28 b) mainly due to higher oil output and exports.

The country's oil income was 59.6 b dirhams ($ 16.2 b) in 1990 or 54% more than the 38.8 b dirhams earned in 1989. Moreover thanks to the solid economic base laid down over the years, the UAE's economy in general was able to cope remarkably well with the crisis arising from the Iraqi invasion.

For instance, the banking sector was able to overcome the initial negative impact in a very short period of time because of quick action by the Central bank to ensure liquidities and restore confidence in commercial banks. The consolidated balance sheet of the UAE's 47 foreign and locally incorporated commercial banks rose 9.5% to 129.7 b dirhams ($35.3 b) between August. and Decmber. 1990.

Figures released by the various port authorities in the economy after the war indicate the foreign trade was sustained at reasonable levels despite the high insurance costs and effects on shipping. The UAE's trade surplus rose by around 15 percent to reach 29.3 b dirhams ($ 8 b) in 1990.

Transport & Communications :

There are five international airports in Abu Dhabi, Dubai, Sharjah, Ras Al Khaimah and Fujairah, with a sixth due to open in Al Ain in 1992. The country has two national curriers - Gulf Air and Emirates.

Major seaports on the

His Royal Highness Sheikh Zayed Bin Sultan Al - Nahyan
President of UAE & Ruler of Abu Dhabi

HIS ROYAL HIGHNESS SHEIKH MAKTOUM BIN RASHID AL MAKTOUM
VICE PRESIDENT & THE PRIME MINISTER OF U. A. E.

you've got to give something back to the country."

President Clinton expects to address Americans' concerns about health care. some 60 million Americans have inadequate health insurance or none at all. He proposes universal health care for everyone, to be financed by controlling health-care costs, reforming insurance programs, revising strategies for delivering health care and emphasizing preventive medicine. "All americans will be covered with a core benefit package, and no person will be cut off, canceled, denied or forced to accept low-quality care," Clinton said.

These are ambitious programs, aimed at long-standing problems in American society. Even though the objectives are clear and the result desired, change is still unsettling. Clinton does not flinch from the prospect of change. He points to his record in Arkansas. "Change is not easy," said Clinton, "and the reason **people should believe in me is that I've got a 10-year record of being about change. It's to make things work, to help people live up to their capacity, to make people competitive --- to solve problems, to lift people up. That's what I do. That's my work. And that's why I hired on to be governor, that's why I ran five times --- because I had the patience and the determination and the drive to make change. That's what my life is about."**

Throughout his speeches, President Clinton has stressed the theme of commitment on behalf of people everywhere. "Our people have always believed in two great ideas," he said, "first, that tomorrow can be better than today; and second, that each of us has a personal, moral responsibility to make it so." * * * * *

Clinton is tipped to get tough on China. The Republican administrations have been traditionally sympathetic to China. Mr. Nixon led the diplimatic demarche' in opening up foreign relations with China. Bush has so far persisted in the policy of not alienating China by hostile foreign policy showmanship.

The SINO - US relationships may grow better with Clinton assuming the office. Mr. Clinton may not break favourable balance of trade for the last major holdout of now discredited system. China is already being pressured by enhanced arms' sales to Taiwan and Chris Patten potentially destabilizing plan of bringing more democracy to Hong Kong in defiance of Chinese wishes.

Cuba, in the same vein, will be roughshod over. Clinton is known to be pasty to Forida based Cuban exiles and is expected to tighten trade stranglehold over Cuba in order to achieve down-fall of Fidal Castro. Cuba is already reeling under the rumous effects of trade sanctions imposed by the U.S. Clinton has gravitational attraction for Cuban Crisis because of his closer identification with his long ago cuban-missile fame, democratic predecessor Jhon F. Kennedy.

In respect of Middle East, Clinton is expected to tread foreign policy lines mapped out by his republican predecessor. The fact that Mr. Clinton bears intimate relation with all powerful Jewish lobby and his greater electoral shave of Jewish votes, is worrying the sleep of many pro-palestinian Middle East watchers. Clinton policy towards Bosian issue is likely to be a bit tougher. He is already tough-talking over the idea of intervening militarily in order to end blood-bath generated by "ethnic cleansing" and Serbian's insatiable land hunger.

What is of prime concern to US is Bill Clinton's policy towards Indo-Pak issue. The Democratic administration have been traditionally pasty to Indian's self-image in the regional setting. There are already signs of the new administration pro-India bias. This is largely helped by our attenuated strategic relevance to US global objectives. More importantly, the nuclear issue, is likely to feature mainly in Pak - US relations. Our make or break foreign relation has come to rest on nuclear issue. The South-Asian region is wholly to be judged by the yardsticks of trade, human rights, nuclear programmes and cross-border terrorist activities. India is likely to be major beneficiary of Bill Clinton's changed perception of Indo-pak dispute coupled with the elimination of cold-war-days exigencies of US foreign policy. This is what our foreign policy planners have to bear in mind while recrafting foreign policy for new much-changed times.

The bottom line to Clinton agenda is that his policy may experience a few tactical adjustments, not-with-standing the `status quo' nature of the US foreign policy. The US foreign policy is historically based on self-interest and exceedingly exploitive. No grossly idealised hopes should be placed on new generational leadership of US and her foreign policy out-look.

Perceptions

cooperative understanding on major world issues and British may lose its most - favoured - nation status in political terms. Mr

Introduction of UAE

Introduction of UAE.

The United Arab Emirates is a federation of seven individual states formerly known as Trucial States, which came together after the withdrawal of Britaine.

Largest and most populous is the Emirate of Abu Dhabi which provides the federal capital, while the other members in order of size are Dubai, Sharjah, Ras Al Khaimah, Fujairah, Umm Al Qaiwain and Ajman.

Since 1971, the country has been an active member of international organisation like the United Nations and its specialised agencies, the League of Arab states, the Non-Aligned Movement and the Organisation of the Islamic Conference.

Population :

The total population in 1985 census was 1,622,464. The population of Abu Dhabi is 670,000 over 400,000 lived in Emirate of Dubai with the remainder in the smaller Emirates. Estimated population is now over 1.8 million.

Language & Religion :

The Official language is Arabic, although English is widely used by expatriate countries and in commerce. The state region is Islam, which also provides the underlying inspiration of the legal system.

It first took root in the area that now comprises of the Holy Prophet Mohammad (PBUH).

Minority Communities are permitted to preach their region freely and without hindrance.

although there is also a short coastlane on the Gulf of Oman, running from north-east to south-west, There are also several dozen offshore islands.

Government :

The Head of State, The President, is His Highness Shaikh Zayed Bin Sultan Al Nahyan, also ruler of Abu Dhabi who was elected in 1971, and has been re-elected at subsequent five years intervals by his colleagues of the 7-member supreme council of Rulers.

The Vice-President, who is also Prime Minister is the ruler of second largest Emirate, Dubai, His Highness Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum who succeeded his father Shaikh Rashid in October, 1990.

The Supereme Council of Rulers is the country's top policymaking body. It is made up of the UAE President and Ruler of Abu Dhabi H. H. Shaikh Zyed Bin Sultan Al Nahyan; Vice-President, Prime Minister and ruler of Dubai, H. H. Shaikh Maktoum Bin Rashid Al Maktoum; The Ruler of Sharjah, H. H. Dr. Shaikh Sultan Bin Mohammad Al Qassimi; the Ruler of Ras Al Khaimah, H. H. Shaikh Baqr

Area:

The UAE has an area of about 30,000 square miles. The Emirates range in size from Abu Dhabi by far the largest, with an area of some 26,000 sq miles, Ajman a mere 100 sq miles, Dubai's area is 1500 sq miles, Sharjah's 1,000 sq miles and other three states, Ras Al Khaimah, Fujairah and Umm Al Qaiwain are all under 1,000 sq miles.

Climate & terrain :

The UAE's climate is hot and humid from May to September with temperatures reaching 45° C.

Its temperature during the other months, however, with occasional rainfall, sometimes heavy, especially in the winter months.

The country is made up primarily of arid deserts and salt flats, with a major part its coastline on the Arabian Gulf,

Clinton belonged to two political groups outside of Arkansas. As governor, he was a member of the National Governors' Association, whose staff in Washington, D.C., lobbies Congress and the administration on matters of concern to state governments. He also helped found the Democratic Leadership Council (DLC) in 1985, a group of concerned Democrats devoted to redefining the policies of the

The DLC proved an especially fine instrument. It had a think tank in Washington that published a magazine, "The New Democrat," and otherwise generated discussion about the direction the Democratic Party should take. Many of the policies it advocated coincided with the education and welfare programs that Clinton was implimenting in Arkansas. In 1990.as chairman of the DLC, he traveled to 35 states for a period of months, telling Democrats about the DLC and signing up state chapters. "Those trips were very important to his evolution into a Presidential candidate," said the DLC's executive director. In May 1991 he gave the keynote address to the DLC's annual convention in Cleveland, Ohio. He spoke from notes, as he often does, giving in the rhythm one hears from a Southern Baptist pulpit --- a discourse on the themes of opportunity and responsibility, on investing in human capital, that he had worked out in Arkansas.

"I think the political world discovered him in Cleveland when he gave what was generally regarded as the best speech of the year,' said a member of the audience. "It became immediately evident that Clinton could run for president if he wanted to."

Clinton himself had considered a run in 1988 after the leading Democratic candidate faltered. But recalling the uncertainties of his own childhood, he decided that the distractions of a national campaign would be harmful to his seven-year-old daughter. "Mentally, I was 100 percent committed to the race. but emotionally I wasn't," he said.

But by 1992, Clinton had come to the conclusion that the only way he could help Arkansas --- and other states laboring under unfavorable economic conditions --- was to become a the candidate. After consulting with advisers and his wife, Clinton announced his candidacy for president in front of the Old State House in Litte Rock, Arkansas, on October 3, 1991. He was nominated for the presidency in July 1992 after winning a grueling five-month primary campaign against formidable competition. His nominating speech captured the themes of the election campaign he presented to the American public, and was an indication of his priorities as president.

"We need a new approach to government," he said, in suggesting as what he would do differently as president. "A government that offers more empowerment and less entitlement, more choices for young people in public schools and more choices for older people in long-term care. A government that is leaner, not meaner; that expands opportunity, not bureaucracy; that understands that jobs must come from growth in a vibrant and vital system of free enterprise. "Jobs. Health care. Education. These commitments are the work of my life. Our priorities are clear. We must put people first."

When addressing international issues, President Clinton often emphasizes that the position of the United States in the world is rooted in its strength at home. In a definitive speech on foreign policy given at Georgetown University in December 1991, he said : "Make no mistake: foreign and domestic policy are inseparable in today's world. If we're not strong at home, we cannot lead the world we've done so much to make. And if we withdraw from the world, it will hurt us economically at home."

President Clintion will also work to promote democratic values. "The defense of freedom and the promotion of democracy around the world aren't merely a reflection of our deepest values," Clinton said at Georgetwon University. "They are vital to our national interests. Democracy means nations at peace with one another, open to one another's ideas and one another's commerce."

Therefore, President Clinton intends to support evolving institutional structures that assist countries struggling with the transition to democracy and open markets. In a 1992 address, he stated his foreign policy views in greater detail:

"My first foreign policy priority will be to restore America's economic vitality. I have laid out a strategy to raise our people's skill levels, boost productivity, spur innovation and investment, reduce the national debt and make us the world's strongest trading power. I will elevate economics in foreign policy and create an Economic Security Council, similar to the Nation Security Council....

"The second imperative of presidential leadership in this new era is to reinforce the powerful global movement toward democracy and market economies. Our strategic interests and moral values both are rooted in this goal. As we help democracy expand, we make ourselves and our allies safer. Delmocracies rarely go to war with each other or traffic in terrorism. They make more reliable partners in trade and diplomacy. Growing market economies expand individual opportunity and social? tolerance....

"My administration will stand up for democracy. We will support international assistance to emerging, fragile democracies in the former Soviet Union and Eastern Europe, and create a Democracy Corps to help them develop free, institutions. And we will keep the pressure on South Africa until the day of true democracy has dawned... We will buttress democratic forces in Haiti, Peru and Throughout the Western Hemisphere. And we will make the United States the catalyst for a collective stand against aggression."

Clearly, President Clinton believes that U.S. Foreign policy cannot be separated from the moral principles most Americans share. "We cannot disregard how other governments treat their own people, whether their domestic institutions are democratic or repressive, whether they help encourage or check illegal conduct beyond their borders," Clinton said at Georgetown University in 1991. This does not mean that the United States should limit its dealings to democracies, the president says, rather, the United States should be willing to use diplomatic and economic leverage to increase incentives for democracy building and market reforms throughout the world, and even to condition foreign-aid and debt-relief policies on demonstrabl progress.

"I have called for a new strategy of American engagement to encourage the spread and consolidation of democracy abroad," Clinton says. "Such a strategy cannot be pursued selectively or half-heartedly.... It means opposing political oppression across Africa as firmly as we oppose political oppression in Asia and the Middle East. And it means providing support to the victims of war in Liberia and Somalia just as we are providing support to the victims of war in the former Yugoslavia."

President Clinton expects to reevaluate America's defensive posture, to make it conform with a world no longer split by the Cold War. "The mission of containing an expansionist Soveit Union has disappeared," he said. "But enduring missions remain: to maintain nuclear deterrence even as we reduce nuclear arsenals; to reassure our friends and democratic allies and discourage potential adversaries; to pursue our interests when possible through strengthened institutions of collective security, to preserve freedon on the high seas and protect our global economic interests; and to provide the the superior technology and forces that are the ultimate guarantor of liberty."

The president wants a leaner, more responsive military dedicated to regional threats. He plans to stop production of the B - 2 bomber, and to shift funds from the Strategic Defense Initiative (often called "Star Wars") not a limited missile defense within the framework of the Anti-Ballistic Missile (ABM) treaty. He would cut back the country's nuclear arsenals through negotiations and other reciprocal actions. "We should end or reduce programs intended to meet the Soviet threat," said Clinton. He expects to explore American participation in a U. N. Rapid Deployment force, building on the Gulf experience.

As the country reduces its military extablishment, President Clint hopes to enlist officers and soliders to help meet the many needs at home. "Our people in uniform are among the most highly skilled in the areas we need most," Clinton said. "We need to transfer those human resources into our workforce and even into our schools, perhaps in part by using reserve centers and closed bases for community - based education and training programs."

President Clinton's persistent theme on the domestic front has been the need to rebuild America's economic base. The Clinton program calls for the creation of more jobs for Americans by rebuilding the nation's infrastructure (that is, its transportation and educational systems), diverting defense expenditures to domestic needs, revitalizing cities, encouraging private investment and expanding exports. It rewards work by lowering the tax burden on the middle class, and by scrapping the current welfare system to get people off welfare and into jobs. "We're going to provide the training and education and health care you need," Clinton promised those on welfare, "but if you can work, you've got to go to work, because you can no longer stay on welfare forever." Working parents, according to his proposals, would get 12 weeks of unpaid leave to care for a newborn child or sick family member--- "a right enjoyed in every other advanced industrial nation," said Clinton.

Education for all citizens is as important a goal for Clinton the president as it was for Clinton the governor. He proposes to invest in people at every stage for their lives. Federal educational programs would help parents prepare their children for school. A natinal examination system in core subjects like math and science would be extablished. Teenagers would be given the epportunity either to train for jobs through apprenticenship programs or to pay for college by borrowing or devoting two years to national service. To the sons and daughters of the middle class, whose parents are hard-pressed to pay tuition charges, Clinton said : "We're going to guarantee you access to a college education, but if you get that help,

that a lot of politics had to do with how people got along and understanding how individuals worked," Branch said. "He knew how to reach people, how to play to their strengths and weaknesses. Politics is love of the people and th process. Bill was naturally god at that."

Clinton granduated with a law degree in 1973, completing set of credentials ___ Georgetown, Rhodes scholar, Yale law___ that gave him virtually unlimited access to high places in law, commerce or the executive brand of federal government. But he refused all offers; sought no high-paying positions. "All I wanted to do was go home. I thought I would begin practicing law in Hot Spring and see if I could run for office."

MALIK

Instead of Hot Spring, the 27 - year - old Clinton went to Fayetteville, where he took a job as assistant law professor at the University of Arkansas and taught, among other subjects, admiralty law. In 1974 he entered his first political race. That year, the popular Republican congressman representing Fayetteville and the area seemed vulnerable to defeat___atleast to Bill Clinton. Richard Nixon had recently resigned the presidency as a result of the Watergate scandal and a backlash against Republicans seemed inevitable. Since no local Democrate was willing to run, Clinton did himself with the help of dozens of law students. He put on a vigorous campaign, but lost. Still, he received 48.5 precent of the vote___enough to mark him as an up-and-coming politician.

Two years later, Clinton ran for state attorney general and was elected without Republican opposition. He earned a reputation in office as a consumer advocate for holding down electric and telephone rates, and repealing bans on advertising for such products as eyeglasses to spur competitive pricing. Then, in 1978, he beat four Democrats in a tough primary fight to become the Democratic candidate for governor. The outcome of the general election was a foregone conclusion in a state that had elected only one Republican governor in 100 years. The 32-year-old Clinton won handily, becoming the nation's youngest governor since 1938.

Arkansas has rich Mississippi River bottom lands, pine forests, a ridge of mountains and a hilly plateau called the Ozarks. Some 2.4 million people lived in the state Clinton was about to govern, 83 percent of them white and 13 percent black (most of whom lived in a southern belt that includes Hope).

In some measure, the Civil War (1861-65) continues to have 20an influence on Arkansas politics. Arkansas fought on the side of the slave-holding South. After the war, the state was subjected to occupation by federal troops who lent support to a state government of Republican anti-South sympathizers. When the troops went home, Arkansans voted Democrats into state office and approved a constitution that provided for a weak state government: a two-year term for the governor, a legislature that meets 90 days every other year and no increase in income tax ____ a major source of revenue in other state ____ unless two-thirds of the legislature approves. These provisions would seriously hamper an activist governor, which Bill Clinton certainly intended to be.

Clinton took office with a program for every problem from energy to education to economic development. One of Clinton's first priorities was to upgrade the state's highways. To finance the program, he raised the gasoline tax and car-tag fees. In a state where many people drive old cars, buying and selling them almost as a sport, these increases enraged the voters. There were other missteps: a group of young, hard-driving gubernatorial assistants whose behavior upset some older political figures; and unsuccessful battles with several of the state's powerful economic interests.

The upshot was that when Clinton stood for reelection in 1980, he was soundly defeated, becoming the youngest-ex-governor in the history of the United States. "Many Arkansas voters likened that election to a political spanking," said an observer. "Bill was their boy, but he had become a little too uppity. Although the defeat shook Clinton, he did something few politicians have the stomach for. He traversed the state, asking people where he went wrong, why they didn't vote for him. Hillary Clinton, who was a partner in an Arkansas law firm and has worked on education and children's

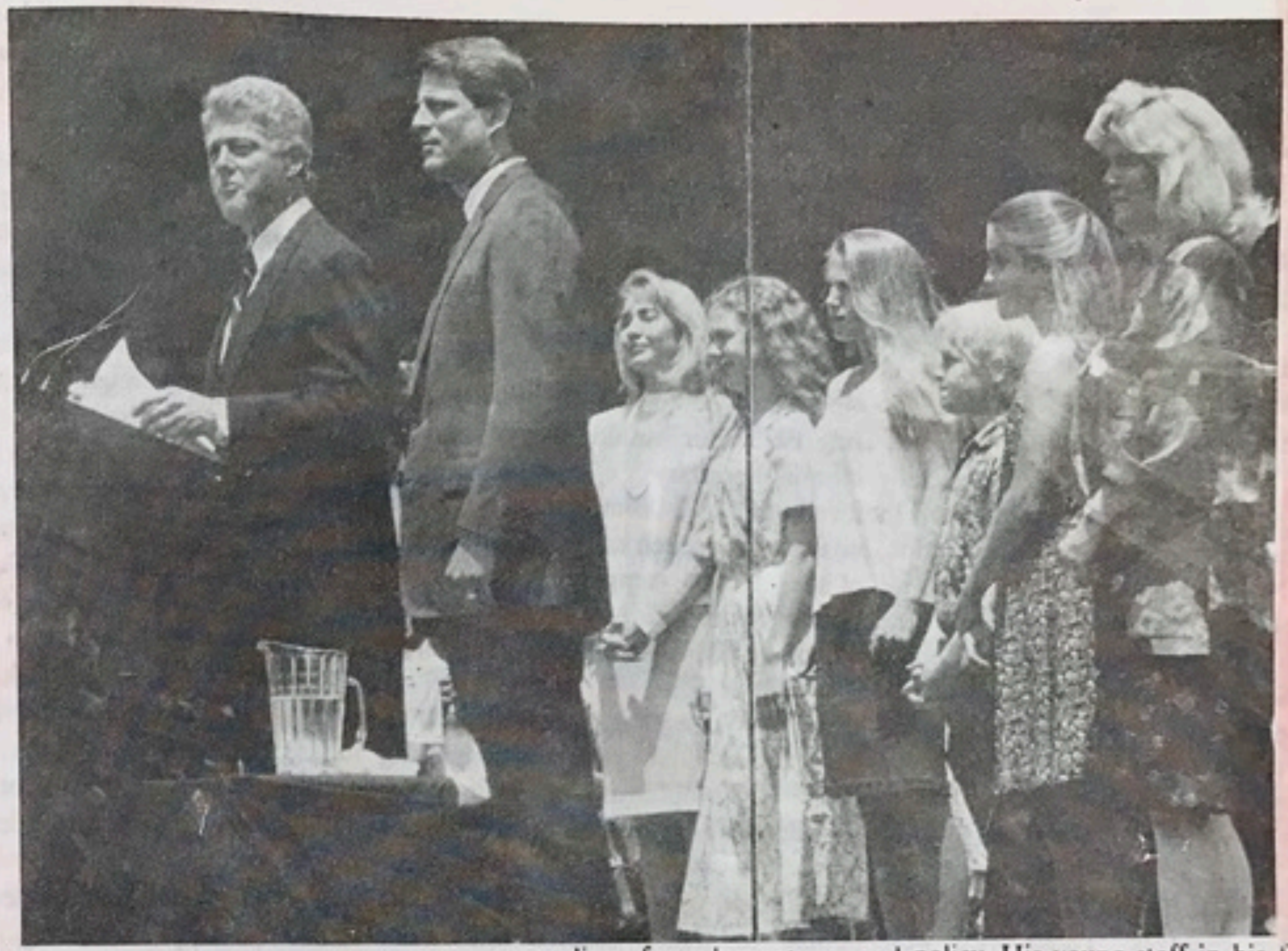

welfare issues, remembered several of what she called "supermarket confessionals." "People would come up to Bill and say they voted against him but they were sorry he lost, and he' d say he understood and he was sorry for not listening to them better."

A chastened man, Clinton stood for reelection in 1982 and won. "I learned the hard way," said Clinton, "that you really have to have priorities and make them clear to people. You have to win people over. And to do that, you have to spend some time listening to them." When he returned to office, Governor Clinton's first priority was improving education. Arkansas ranked last in the nation on educational achievement, and its state court had declared its school financing formula unconstitutional. Clinton established a commission of educational experts and concerned citizens to come up with an educational-improvement package. It held hearings in every cornor of the state, giving everyone the opportunity to express how to improve Arkansas schools.

The package finally assembled included sizable increases in teacher's pay, counseling for elementary and junior-high school students (services usually available only to secondary students), limits on maximum class size and minimum-competency tests for students. The teachers' association, a formidable political force, wholeheartedly approved. But clinton had heard a recurring complaint in the hearings. Witnesses raised the idea that some teachers were incompetent, and suggested that the entire teacher corps be tested to weed them out. Since the education package required approval by the legislature, and the imposition of a one-cent increase in the sales tax, Clinton added a provision for teacher-competency testing. The teachers' association objected to this, but could not undo the consensus that Clinton had fashioned in the legislature. The education package was passed, including competency testing for teachers --- the first such program in the nation. It is considered Clinton's landmark legislative achievement of the decade and a national model for educational reform in other states.

But above all, Clinton never allowed his administration to take a controversial position in championing a policy. His young staff in his first term tried that with the powerful timber industry, with little effect except to set them against Clinton. "It was one of several experiences of that term which emphasized to me the importance of bringing adversarial parties together to make real change happen instead of polarizing people and choosing up sides, which oftetn results in paralysis of government programs and not progress," Clinton said.

Under Clinton's leadership for the past decade, conditions in Arkansas have been improving, slowly but measurably. Said Clinton: "I've kept our tax burden in the bottom five as a cpercentage of income state and local taxes. We rank third in the nation in percentage of money we put into education, fifth in ratio of computers to kids in the schools. We're above the national average in college-going rate, thought our income is only 47th." He did not govern in Arkansas unnoticed. In a 1991 poll, the nation's gocernors were asked which colleage they would rate the most effective. Clinton got more votes (39 percent) then anyone else.

(population: 36,000), where he attended high school.

Bill Clinton was born William Jefferson Blythe IV on August 19, 1946, in Hope three months after his father died in a car accident. Shortly after, he was left in the care of his grandparents when his mother went off to school to become a nurse-anesthetist. Times were lean in Hope. His grandfather eked out a living running a small grocery store in a poor, racially mixed neighborhood, and the family lived in a modest house. Young Bill spent hours in his grandfather's store, and there he learned a basic lesson in human relations. "You know where I get my commitment to bringing people together without regard to race? It all started with my grandfather.

"When my granfather's customers ___ whether white or black ___ who worked hard and did the best they could come in with no money, he'd give them food anyway. Just made a note of it," Clinton said, "So did I. Before I was big enough to see over the counter, I learned from him to look up to people other folks looked down on."

In 1950 Clinton's mother married Roger Clinton, a car dealer whose name Clinton later adopted, and the family moved to Hot Spring, 128 kilometers northeast of Hope. Hot Springs was a larger, more cosmopolitan town with a spa, a racetrack and the largest illegal gambling enterprise in the South. Hot Springs was said to combine small-town Baptist morality found in other Arkansas towns with wordly tolerance. The Clintons lived a comfortable, middle-class existence in Hot Springs, but the family harbored a dark secret: Roger Clinton, a decent, amiable man otherwise, was an alcoholic, prone to violence.

To escape the turmoil of family life, Clinton became a super-achiever at school and in the community. He was a Math whiz and a leading Latin scholar. He played saxophone in the school band. He was a devoted Boy Scout. He sang in the Baptist church choir every Sunday, walking alone to church, unaccompanied by his parents, who preferred to sleep in. He was a gregarious young fellow who loved to run for school office. Clinton was so successful at being elected that the school administration changed the rules to limit the number of offices any one student could hold. **"Bill was the kind of person," said a high-school classmate, "who would come up to everyone new in High school and say: 'Hi. How are you? My name's Bill Clinton, and I'm running for something.' whatever it was. We always thought, well, someday Bill will be president."**

BILL CLINTON

But despite Clinton's unceasing activity, life at home did not improve. After a particularly distrubing incident, Clinton, whose frame had filled out (he is 188 centimeters tall), confronted his stepfather and told him never to strike his mother again. Even then, he displayed an innate sense of sympathy for the troubled. His mother recalled the scene: "He asked his father, the only father he ever knew, to stand up, he had something to say to him. And he was a little slow in doing that, and he said, 'Daddy, if you're not able to stand up, I'll help you; but you must stand up to hear what I have to say.'"

Living in a family rent with alcoholism had a profound affect on Clinton. He became ahealer, a mediator. "In an alcoholic family, I grew up with a much greater empathy for other people's problems than the average person has," Clinton said. "It made me a lot more self-reliant and tougher than I might have been. And I learned some good skills about how to keep people together and try to work things out."

While in high school, Clinton entertained typical youthful ambitions. He wanted to be a physician, a journalist or a musician. But in the summer of 1963, a handshake set his course. It happened in Washington, D.C., where he was sent as a representative from Arkansas to Boy's Nation, a leadership-training program for students sponsored by the American Legion, a national veterans' group. The trip included an invitation to the Rose Garden of the White House to meet the president As Clinton, age 17, was introduced to President John F. Kennedy, a photographer caught the moment.

"When he came back, "his mother said, "the first thing he did was open his bag and present me with this picture of himself with John Kennedy, shaking hands. And I counld just read the expression on his face, and I never questioned what he was going to do."

But if his political ambition took shape that day, many years of preparation lay ahead, beginning with college. Clinton turned down a musical scholarship to Louisiana State, and enrolled in Georgetown University. Its location: Washington, D.C. That was as close to the seat of government as a young man from Arkansas could get.

Clinton arrived at Georgetown University in the fall of 1964, not bothered in the least that he was a Southern Baptist about to enroll in a university run by Jesuits. If anything, the exposure to Catholicism and other religions expanded his religious sensitivities. One teacher, Father Sebes, who taught a class in comparative religion, made a particular impression on Clinton. "I got feeling from Father Sebes for what I believe is the ninnate religious nature of human beings,"

Clinton said. "We went though all these cultures and all their religions and no matter how different they were, it was obvious they all had a hunger to find some meaning in their lives beyond the temporal things that consume most of us through most of our days. I really developed an immense appreciation for that."

While at Georgetown, Clinton worked part-time for Senator J. William Fulbright from Arkansas, an ardent internationalist (he founded the Fulbright scholarship program) and vociferous opponent of the Vietnam War. Clinton himself was opposed to the war on moral grounds. "My antiwar feelings were particularly painful to me at first, because I never really was antimilitary in the sense a lot of people were," he says. (Clinton never served in the military. His local draft board granted him a student deferment, and he later drew a number high enough in the draft lottery to avoid any chance of his being drafted.)

Upon graduation in 1968 with a degree in international affairs, Clinton won a prestigious Rhodes scholarship for two years study at

Oxford, England. **Rhodes scholarships are granted to students from countries once part of the British empire who show "moral force of character to lead" and "literary and scholastic attainments." Clinton was one of the 32 Americans selected from the 1,200 who applied.**

Oxford attracts some of the world's most brilliant students. How would they accept this big, brash young man from an obscure American state? Clinton's charm, energy and good sense bridged the gap. "I have memories of Bill holding ccurt at the Long Hall where we'd all eat," said a fellow Rhodes scholar from the United States. "The English students were in constant fascination with Bill and he with them. It was a regular practice not just to eat and run but to eat and talk and to debate the issues of the day untill we were thrown out of the dining hall. Bill was always in the thick of those talks and he was easily the most popular student there."

The friends Clinton made at Oxford, especially among the American contingent, remain by his side. He draws many economic views, for example, from Robert Reich, a political economist at Harvard University. "We started a conversation at Oxford that's continued ever since," said Reich. "Bill Clinton has been burdened with every book and paper I've ever written. And to my amazement, he's actually read and absorbed most of it".

Clinton returned to the United States in 1970 and entered law school at Yale University. It was there that he met his future wife, Hillary Rodham,

also a law studen and one of the highest-ranking members of her class. They married in 1975 and have a 12 - year -old daughter, Chelsea.

Clinton combined legal studies with forays into electoral politics. He helped Joseph Duffy, an antiwar Connectticut Democrat, campaign for the Senate in 1970. Duffy lost, but carried the 3rd Congressional District, which was assigned to Clinton. Then, in the fall of 1972, Clinton and a colleague, Taylor Branch, went down to Texas to manage the presidential campaign of Senator George McGovern, another antiwar Democrat. It was his first taste of managing a political campaign and he was good at it. "Bill was way ahead of me in seeing

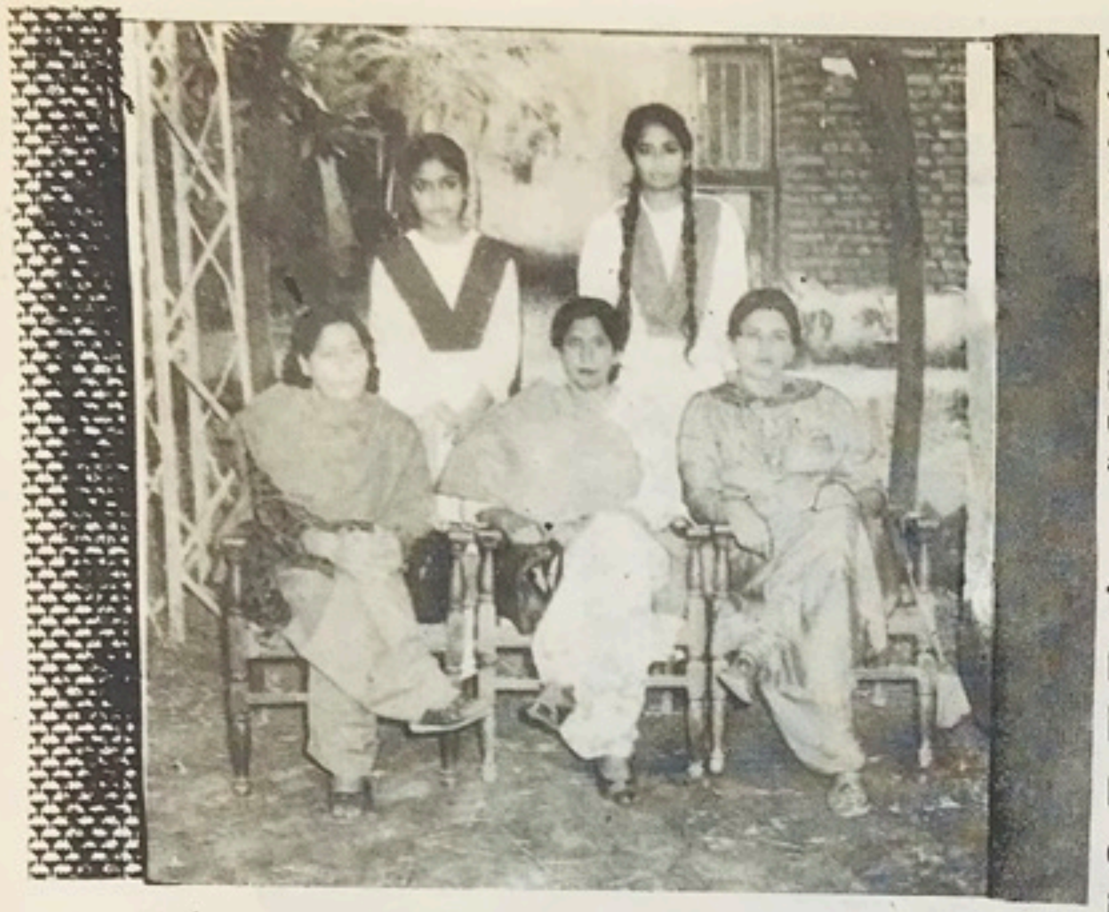

Principal Mrs. Farzana Shaheen With Staff And Students.

the institution and doing every possible effert to improve the lot of the college.

Furthermore, the college is comprised of only three rooms, one for the Principal's office, One for Clerk's office and one for Liberary and Staff room. The classes are conducted under the open sky, however, tents are used in the summer season. the six rooms underconstruction can hardly meet the normal demand of an Inter College.

According to the statement of the Principal, she has to show a 10% increase in the college roll every year as a matter of rule. Already, more than 800 students are on roll and according to those rules she will have to accomodate 10% more the next year. The total number ot teaching staff is 13 and there can be no increase in this figure in an Inter College. If it be true then, there should also be a ceiling point (a limit) on the seats to be announced. If this tendency is not checked instantly the college roll is going to increase ever more. Furthermore, so as to meet the target of admissions the Principal has to relax rules and Admission Policy to allow candidates with lower merit. Consequently no merit policy can be followed in such a situation. It is also worth moticing;

If it is a sane policy to roll-in a large number of students beyond the normal capacity and particularly with deplorable condition of sitting arrangement and devoid of basic facilities viz, class rooms black boards libraries and academics.

During the survey Miss Azra a student of Fsc. told that there are no proper labs; there is no furniture. Fareeha another student of Fsc. drew our notice to the shortage of chemicals, practical apparatus and sample slides for Bio-Students. Pervin Kausar and Asma Ayyub (of Arts) regretted lack of class room furniture, black boards, library, First - Aid services, fans, lights, cold - water. It was also told that there was no lecturer of Math and that there was only one English teacher in the cellege so the teachers of other subjects have to take English language classes.Similarly it also came to our notice that the classes of major subjects literally over-flow with students as the number of students in one class goes beyond 300. There is a small library in the college but no book is ever issued to any of the students.

In spite of the fact that students regretted lack of basic facilities necessary for an educational institution, they were full of praise for the teaching staff.

The untiring efforts of Mrs. Abida Mubasshar and some other teachers are creditable for they have been accepting extra work beside their normal duties. By doing so they are trying to make up the deficiencies.

The overall condition of the college is pitiable. It hardly looks to be a college of Lahore City. There are new Colleges which are well-furnished but on the other hand there are college like Inter Girls College Mustafa Abad which receives no attention of the authorities. Such a disperity in the Education Department is beyond the understanding of a common man.

****

PERSONALITY OF THE MONTH

BILL CLINTON
42ND PRESIDENT OF THE UNITED STATES OF AMERICA

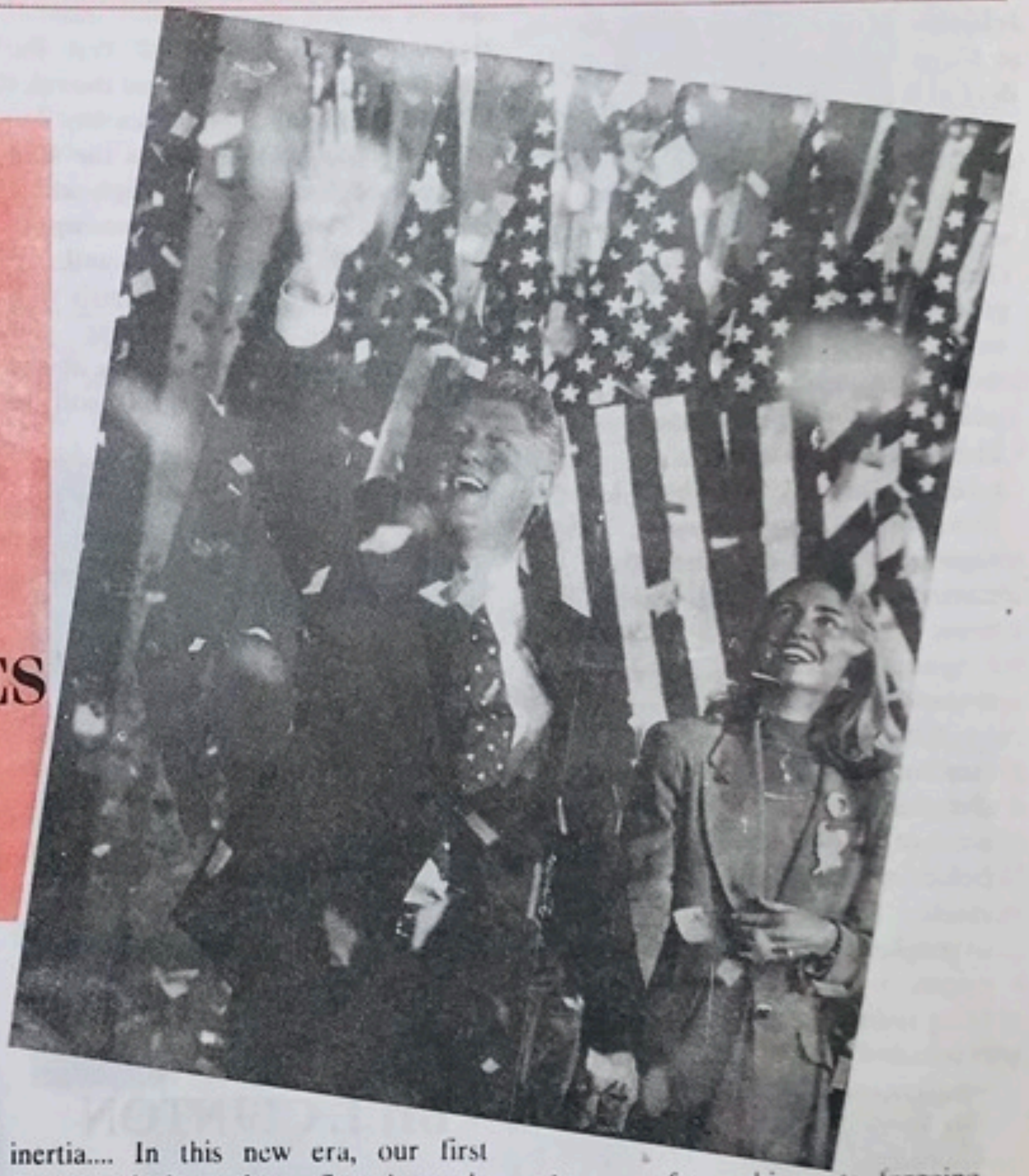

President Clinton campaigned on the theme of "putting people first." He argued that to stimulate the flagging American economy, the federal government should invest in education and training, job development, health care, and a host of other social and economic programs aimed at giving people the opportunity to become productive citizens. At the same time, he called upon Americans to be responsible about paying society back if they received help from government.

Opportunity. Responsibility are key worlds laced his speeches. The new president has also stressed the vital connection between domestic and foreign policy in a transformed, post-Cold War era. "In a world of change," he said in an address to the Los Angeles World Affairs Council, "security flows from initiative, not from inertia.... In this new era, our first foreign priority and our first domestic priority are one and the same: reviving our economy. America must regain its economic strength to play our proper role as leader of the world. The world needs a strong America, and American strength begins right here at home."

President Clinton served 12 years as Governor of the largely rural southern state of Arkansas. His approach to government, his ideas for policies and programs, were forged in his struggle to improve economic conditions there. He came of age in small Arkansas towns, but left the state to obtain a first-class education at Georgetown University (Washington, D.C.), Oxford (England) and Yale University (New Haven, Connecticut). Yet he never forgot his roots, forgoing opportunities these credentials gave him to return to Arkansas and enter public life.

President Clinton brings to office a strong sense of place. He grew up in modest circumstances a fact unknown to most Americans before his nomination at the Democratic Convention in July 1992. **The public mistakenly thought that his education at Georgetown, Oxford and Yale meant a privileged childhood. It was privileged only in the rich community life he experienced in Hope, Arkansas (population: 10,000)___ Where the biggest social event was the Annual Watermelon Festival and the tallest building, the Baptist church___ and** later, in the resort town of Hot Springs

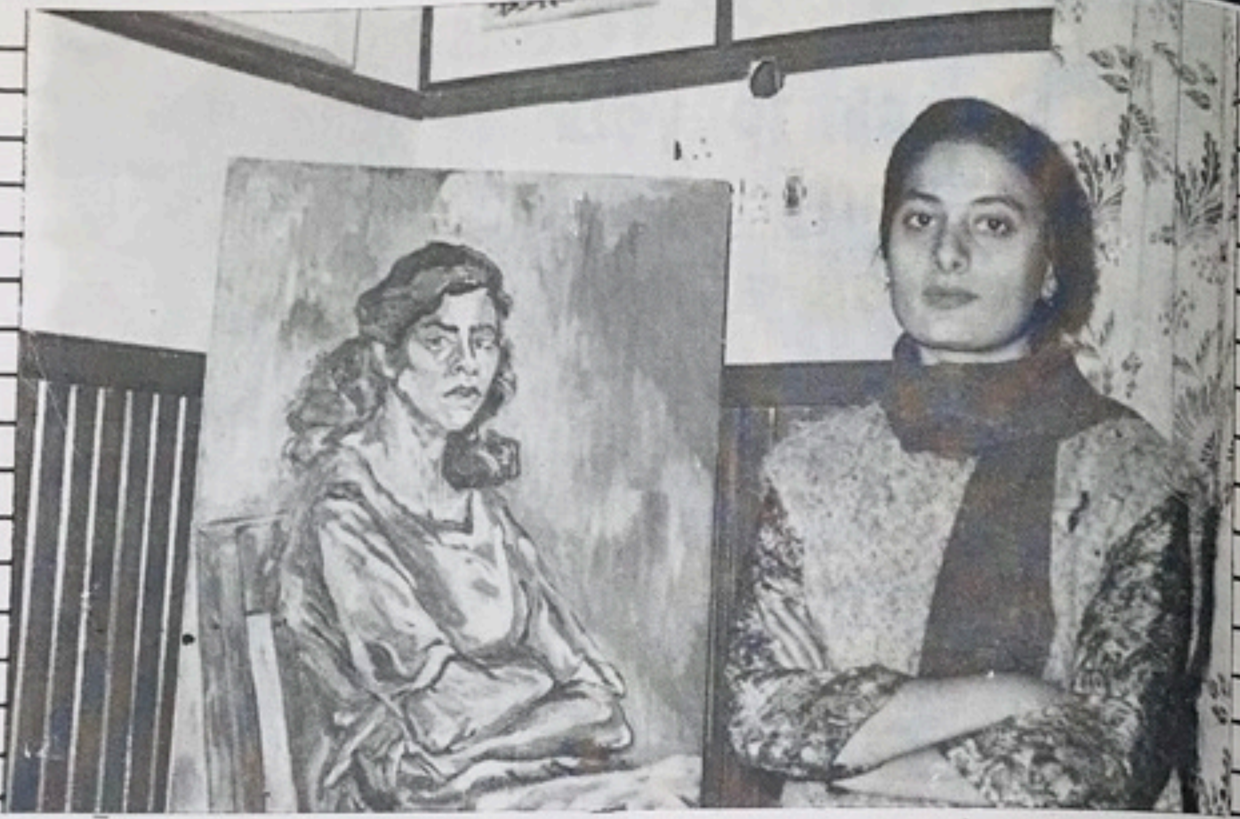

and the thesis of my final year exhibition. For this I have selected the media of oil paint as it gives depth to the subject and interests me because I try to emphasize my topics with colours. Colour is the main feature of my painting. The colours which are bright and warm provide sharp contrasts. People often ask me 'why I use so many colours?' The answer is: I find and see the objects around me as a mass of colours and they differentiate from one another by their colours not by their lines.

I often ask myself if these colours are part of my nature? Yes, these are. As I am vocal by my nature so are the colours of my paintings."

This process of learning should continue even when you have completed your education and even when you have developed your own style and technique. In spite of it I would like to say only one thing that be stuck to your work, and adopt painting as a daily exercise.

Representatives Needed !

We need representatives from colleges / Universities within the country and abroad on Full time / Part time / Honourary basis whho can write / collect matter for publication and give us new subscribers. Youth International.

Limited Resources & Bigger Target,

A report by M. Wasim & Miss Razia

The role of education in society can not be under estimated. In fact, it is the backbone of a society. No one can deny the fact that only those nations can hope of progress in the world of today which have high literacy rate. Wide - spread of education is a must to improve the lot of the general masses.

The limited resources of our country do not allow any miraculors change in the prevalent conditions. There is a great shortage of government - run institutions because of which a large number of students are refused admission every year. The situation had grown worse in 1987 and there was a lot of hue and cry for an circrease in the number of seats for fresh students. The government launched a programme to set up a number of colleges for girls to aleviate the growing presure for admissions on the exiting colleges.

Govt. Inter College for Women Mustafa Abad was one among them. The foundation stone of the college was laid by Main Muhammad Ishaq MPA in 1987.

Because no building or furniture of any sort was arranged by the Education Department, the college had to be installed in a Dispensary building on the canal bank. It was again the same MPA who got transferred a land piece of 12 Kanals 13 Marlas to the Education Department formerly a property of 3 different Departments namely WASA. LDA and Auqaf.

Usually, it is the Education Department which sanctions grants for college building and furniture after the land piece is procured and transferred to Education Department. The commencement of classes comes at a later stage. But in the case of this college classes commenced by the year 1988 in a miserable condition. An old student Miss Younas who happenned to join the First Session of the college told "It had no boundry wall and no class rooms; The students had to sit under the open sky and listen to the lectures. The boys used to come and disturbe the girls. There were 77 students and only one teacher of Islamic studies was available initially. The second came after a month".

The college started with so humble a beginning and within a few years grew in strength and popularity.

Now a days Mrs. Farzana Shaheen a young lady is serving as the head of

PEN FRIENDSHIP CLUB

PENPAL

(1) I am a friendly & easy going girl.

Foazia Saleem (Miss) 16

Base Commander Rasidence, P.A.F. Base Faisal, Main Shahrah - e - Faisal, Karachi (Pak.) Like correspendence, English Music. Dislike hypocrites.

(2) An understanding, caring, friendly who treasures friendship & loves to joke.

M. Waseem (Mr.) 25

67 - Bund Road Lahore. (Pak.)
Like peaceful places, love songs, English Music, Martial Arts and making friends. Dislike smoking and irresponsible people.

(3) A shy girl who likes to make more friends.

Sallin Tan (Miss.) 16

35 Lor Manbony S (1027) Singapore.
Like music shopping, watching movies, And writing letters. dislike gangsters, Smokers and gamblers.

(4) A good looking humorous fellow

Syed Mubashar (Mr.) 20

A - 491, Block - D North Nazimabad, Karachi (Pak).
Reading, Stamp Collecting, Writing letters.

(5) A cute young lady of elegant smiles

Nawiko Ebisawa (Miss) 18

475, Gokomutsumi, Matsuda - Shi CHIBA, 270 Japan.
English literature, Friendship with Pakistani male / female.

(6) I'm a friendly & humerous girl who stands at 1.63 m.

Ariel (Miss) 18

No. 7 Jalan Derum S (2775) Singapore.
Like reading & going to movies, listening to music, correspondence. Dislike irresponsible people.

(7) An easy - going, playful and friendly girl.

Gvo Xin Hong (Miss) 24

91 Farm 9 Company shi He Zi Xiang Giang China.
Like Listening to music, making new frends. Love to joke. Dislike serious looking people.

PENPAL COUPON

Name : ____________ **Age :** __________ **Sex :** __________
Address : ______________________________

____

Likes, ______________________________
Dislikes : ____________________________
About Myself __________________________

____

Please send the coupon in envelope

YOUTH INTERNATIONAL
6th Floor Aiwan-e-Auqaf Near High Court The Mall Lahore. Pakistan

ART & LITERATURE

"Be Struck to your work and adopt painting as a daily exercise", says Riffat Saif Dar

Riffat Saif Dar

Rifaat Saif Dar was born at Taxila in 1968. She was brought up in the beautiful surroundings of Taxila Museum. Rifaat got her school and college education at Lahore. After passing her F. A. from Queen Mary College, she joined the Punjab University and did her B. A. honours in Fine Arts. She stood first in the class "Painting" and secured second position in the University. At present, she is doing her M. F. A. (Mater of Fine Arts.)

Besides her college and University education, she also worked at the Sketch Club and attended the Hobby Class organized by the Al - Hamra Art Council Lahore where she had the benefit of the guidance of master artists like Mahmud Hasan Rumi, Prof. Khalid Iqbal and several others.

For the last seven years, she has been taking part in the art exhibitions organized by the Pakistan National Council of Arts, Punjab council of Arts Al - Hamra Art Centre etc.

Her works have been exhibited along with senior artists. Such joint exhibitions were a great source of encouragement and guidance. She learnt a lot about the work and style, technique and the subject matter currently followed by the artist of her country.

As personalities differ from one another, Artist too have their own choice of subjects, styles, colours, and medias. Some seek beauty in nature, others confine themselves to human figures through portraits, paintings, figural compositions etc. "But you know I am still a student", tells Rifaat Saif Dar, "and as a student I must develop my comprehension about all branches of art being taught in the 'Class'. So I do all subjects and in all the media - oil, water colours, pastels etc, But, right now, the figure of a human being and the subjects affected by him, haunt me

lot to be desired in so far, her political policy is concerned. Apparently, NDA leadership hope to granduate to power corridor as a spin off of long-march protest. This policy has not worked out to the calculation of pension - age politicians Why Benazir has failed to muster much of street power has to be looked into dispassinately. The voting-public is evenly polarized between PPP and IJI. Gone are the day when tidal wave of voters used to swell PPP's protest call. During Zia's regime much of PPP's radicalism and its leadership myth was neutralized. The generation growing up in Zia's times has no inkling of what charismatic and comparative leadership means in the absence of role-model like Z. A. Bhutto from the political scence. Zia's politics lowered the political temper of the times to an all-time law. The whole body politic was depoliticised by way of non-party elections and projection of calm-state - of - affairs policy on the national scence.

The vote-bank is evenly divided between two major parties. The political stance is largely helped by Benazir's moderate and cautious political style. As long as she plays safe in poilitics, she is not likely to recruit radical following to her camps. The internal decay in the party has set in with her compromising style of politics. The intact vote bank she places her strike call on, is a left - over from Bhutto-radical-political-days. That Benazir has followers loyal to her vision of party future is a misstatement.

Coming back to the principal thread of my argument, the PM Nawaz Sharif has survived the public support PPP was supposed to whip up against his Govt. The long-march has handed nothing to PDA in political gains, except Western media publicity which PDA leader lapped up gratefully. What remains of interest to political watchers is what next rabbit will Benzir pull out of her hat in her developing show-down with Nawaz Sharif Government. Only way out of her present political stalemate is to adopt radical and bold political inititive devoid of immediate power-grab motive. Only long-term ideology-based policy is her salvation.

SPECIAL ACTIVITIES

FUN FAIR

Lahore College For Women Lahore.

Lahore College is a distinguished institution which is engaged in polishing the mental and physical capabilities of girl aptitude of students. It has been producing extra ordinary results in academic and extra-curricular activities. This College is also actively participating in charity works. It provides scholarships to the deserving students, carries a campaign for blood donation and arranges a funfair for the Red Crescent Society every year.

Like every year Lahore College arranged a funfair in connection with the Red Crescent Society which was inaugurated by the Principal Dr. Mrs. Bushra Mateen. Every Department of the College took an active part in the funfair and set up various stalls. Students also showed great interest and helped the teachers to make the funfair a success.

The college was decorated with posters and banners. the girls were clad in beautiful and colourful dresses and looked very happy. In most of the stalls, eatable were sold which included Nan Kbab, Chat Nan-Halem, Burgers, cold drinks etc. These stalls were crowded by children and Ladies, the whole day long.

Journalism Department set up the announcement stall in which advertisements and announcements were made. There were also different competitions and games for the students. The most interesting game at The Centre Of Attrection For The Girls.Banles, Mehndi and palmistry stalls were also there in which the students showed great interest. Home Economics Department had stall of Handicrafts and ready made garments. Moreover the Fine Arts Department had kept paintings, mirror work and block-printed Duppattas for sale.

For the Entertainments of Ladies the students had arranged a variety programme in which about 50 girls took part. The programme contained plays, songs skits and a dress show, In the dress show western dresses were included alongwith the eastern dressed. Another important item of the variety programme was the Art Gallery in which Mughal era was portrayed by the students. Comparing of the variety show was distributed among three girls who were representing past, present and future. The dramatic scene in which the girl from future arrived in a space ship fascinated the audience. This variety programme was arranged by Education, English and Fine Arts Departments. This funfair was attended by a large number of ladies which was arranged under rht auspices of Dr. Mrs. Bushra Mateen. She believes that extra-curricular activites should be a part of education for the girls along with the academics activities.

Perceptions & premonitions of
Bill Clinton's Foreign Policy

By :
Arif Azad

The end of cold war has thrust the USA to the centre stage of the world as its sole agenda setter. So, in the unipolar world, the USA has become the bung through which the whole world respire. The change of guard at the whitehouse, therefore, is attracting the world interest as to the foreign policy behaviour of the incoming president. The U.S foreign policy has always been based on evershifting natinal priorities for a long time. The US foreign policy was solely directed by the logic of cold war realities. The major thrust of the foreign policy was, to create regional areas of influence in the shape of security blocs to stop the march of communist scourge near its own borders. The whole world remained frozen in the cold war rivalry. The collapse of communism has suddenly dislodged the secure and lasting foundation of the U.S foreign policy. Mr. Bush's new world is an eloquent expression of world dis-order generated by the termination of cold war rivalry. That is why so much attention is being focused on Bill Clinton 'world agent' in the aftermath of Bush's exit from the white-house. The Third World is particularly keen on knowing Governor Clinton's reaction to NWO, and hazy outline of his foreign policy agenda. Here a caution is in order. We must not place idealised hopes on Bill Clinton for drastic restructuring of American foreign policy. The Republicans and the Democrats have been two sides of the same coin and difference between the parties' foreign policy agenda is largely a matter of tone rather than substance. Bush-crafted foreign policy agenda is largely tipped to remain in Clinton's

Mr. Clinton has lent himself wholly to Bush initiated concept of geographically limited trade blocs.

foreign policy files with only slight modifications. First of all, Bill Clinton's principal pre-occupation is to remain engaged in domestic issues. It was perhaps first presidential election where foreign policy issues retained extra - ordinarily low profile in campaign debate and electoral package. The whole nation suffered badly on the economic issues. The rise in the political stock, of Ros Perot, is largely traceable to domestic economic worries in stark contrast to Bush - foreign - policy successes which fell far low in electorate's estimation. Therefore, the first priority item on Mr. Clinton's overall presidential agenda was domestic economic recession. This principal streak in his overall policy is likely to cost its shadow over his foreign policy. This means, to some extent, the US foreign policy will be dictated by trade considerations. Not surprisingly, he has vowed to act speedily on NFTA plan of Mr Bush, hoping to boast weak state of economy to relatively healthier plans. Clinton has spoken his mind on a wide range of foreign policy issues. In so far as Europe is concerned, Mr. Clinton favours gradual diminution of military involvement in the regional issues. Mr. Clinton favours roll back of US' stationed troops in Europe. The election of Mr. Clinton has sent shivers down the spine of the British foreign policy establishment. The UK - US relationship has so far rested on the secure foundation of Post World War II understanding. Indeed the Second World War fused the foreign relations of the two countries into indissoluble singular entity. Bill Clinton comes from a newer generation of leaders who remained untained of the memories of the Second World War. This, the UK Foreign policy planners believe, may spell doom to long-standing US - UK

LONG & SHORT OF THE LONG MARCH

DR. ARIF AZAD

The demolition of Babri Mosque was a welcome breather for the Government of Nawaz Sharif emeshed in the toils of long-march initiated by the opposition parties. The Babri Mosque issue has momentarily eclipsed long-march into background. The Govt. sits well ensconsed in power symbolized by the P.M's overseas state visits. The political landscape, howeverer is becoming blighted with each passing day. The Government - Opposition divide has reached unbridgable level. The P.M's reported invitation for all parties to participate in APC to hammer out a united response to the demolition of the mosque, fell flat. The P.M initiated APC was attended by a motely crowd of lesser parties unknown to the voting public. It is premature to execute autopsy on the fate of lonh-march because it has proceeded half-cock, so far. The long-march part two, has also met an unwelcoming fate. But will the third or forth - part of the long-march retain its power to drive the people out of their homes. Given much-changed demestic scence, this remain an unlikelier prospects. The politics has lapsed into the political stalmate. The reason has to be sought in the politics of the two major parties. Benazir-ruled PPP has divested itself of idea-logical bag and baggage, and is seeking short-cut to power corridors.

The differences between the manifestos of the two parties are barely discernable. The idea of a radical change or re-think is altogether absent from the agenda of the PPP. In spite of all this, the PPP has retained its image of the PPP struggling against the martial weight of the status-quo.

Benazir remains major assest of the party by way of her crowd-pulling ability. This ability, too, is likely to wither away because of the irrational attitude of her compromising style of politics.

The party has grown poor in intellectual content over years. This does not seem surprising given the nature and intellectual depth of the lieutenant she has collected around herself. The philosophy behind the long-march still remains shrouded in mystry. One ostensible purpose was to expose the govt. human rights credentials to the increasingly human-rights conscious world before there is changeover of administration in Washington. The 2nd purpose perphas was to test the Army's and the President's attitude towards the opposition. To what extent has she succeeded in her political aim only time can tell with any degree of accuracy. The Government reacted panically to the event of long-march.

The Govt. over-advised and overkill policy handed Benazir a lot in the way of publicity. So far, as the COAS and the President are concerned, they remain overwhelmingly Pro-Nawaz.

His frantic efforts to dilute his opposition to power-brokering institution has cut no ice with neither the grand old man of Islamabad nor COAS, for that matter. Moreover, her rock-solid alliance with NDA leaves a

ألا لا يحل لامرأة أن تعطي من مال زوجها شيئا إلا بإذنه

عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

A woman has no right to part with or transfer to any other person her husband's property without the latter's express permission.

أيها الناس إن لكم على نسائكم حقا ولهن عليكم حقا لكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه وعليهن أن لا يأتين بفاحشة مبينة فإن فعلن فإن الله قد أذن لكم أن تهجروهن في المضاجع وتضربوهن ضربا غير مبرح فإن انتهين فلهن رزقهن وكسوتهن بالمعروف

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

O ye people, you owe your women certain rights and likewise you have rights over your women. Your right is that the women should not allow near them anybody whom you do not like. Their right is to maintain complete integrity and shun indecency. If they fail, God allows you to chastise them and when they behave better and come round, let them be well looked after.

واستوصوا بالنساء خيرا فإنهن عوان لكم لا يملكن لأنفسهن شيئا فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله واستحللتم فروجهن بكلمات الله

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیوں کہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لیے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چناں چہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لیے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے حقِ تبلیغ ادا کر دیا۔

Treat your women nicely as they are bound to you and are incapable of managing many of their affairs themselves. Hence always keep God's command in view, namely, that you have accepted them in the name of God and in His name have they been made lawful to you. O people understand what I say. I have conveyed to you the message of God.

وإني قد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده أبدا إن اعتصمتم به كتاب الله وإياكم والغلو في الدين فإنما أهلك من قبلكم الغلو في الدين

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیے گئے۔

I leave in your midst a thing which, if held by, will never let you go astray. And that is the holy Book of God. And beware exceeding limits fixed in matters of religion. Races which preceded you, perished because of similar unwarranted lapses.

وإن الشيطان قد يئس من أن يعبد في أرضكم هذه أبدا ولكن ستكون له طاعة فيما تحتقرون من أعمالكم فسيرضى به فاحذروه على دينكم

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے، اس لیے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

Satan has now been spared no hope of being worshipped any more in this City of yours. However, chances are yet there that in matters unwittingly considered minor by you, Satan's ways may prevail. Even that much may afford him a convenient footing. So, take care to safeguard your faith and religion against Satanic persuasions.

ألا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم طيبة بها أنفسكم وتحجوا بيت ربكم وأطيعوا ولاة أمركم تدخلوا جنة ربكم

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہلِ امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

O ye people! Worship the one God Alnughty. Remain punctual in your daily five-time observances. Keep a month's fasts (during the Ramzan). Pay out *zakat* on your capital with a good cheer and perform pilgrimage to the House of God and obey your Emirs. Thus shall you enter God's paradise.

ألا لا يجني جان إلا على نفسه ألا لا يجني جان على ولده ولا مولود على والده

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمے دار ہوگا اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا، نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

Henceforth a criminal will himself be answerable for his crime. A son will not be chargeable on father's count nor will a father repay for the son's doings.

ألا فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ أوعى من سامع

سنو، جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

Listen! Those who are present here should convey my message to others not present here. Maybe many of those not even present on this occasion may prove of greater understanding and be better trustees of what I have conveyed unto you.

وأنتم تسألون عني فماذا أنتم قائلون

اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟

And O ye people, you may be questioned (by God) about me. What will be your reply?

قالوا نشهد أنك قد أديت الأمانة وبلغت الرسالة ونصحت

لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔

The people cried in reply: "We shall bear witness that you conveyed to us the divine message entrusted to you as Apostle of God and led us to the path of truth and goodness."

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بأصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: "خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!"

Hearing that, Prophet Muhammad, peace be on him, pointing with his Index finger towards the heaven, signed to the gathering and observed thrice in devout passion: "Be witness to it, O my God Almighty"!!

بالدنيا تحملونها على رقابكم ويجيئ الناس بالآخرة فلا اغنى عنكم من الله شيئا

بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علی حالہ باقی رہیں گی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا ور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

all false traits or trends of rule have been trodden under my feet. Only the trusteeship over the Kaaba and the age-old right to serve water to the Hajees will remain intact."

The Prophet further observed: "O ye the clan of Quraish, see lest you should appear resurrected on the Day of Judgment before God laden with worldly weight (of sins) against others equipped with acts of goodness deserving salvation. If that happened, I shall not be in a position to keep you up in the presence of the Creator.

معشر قريش: ان الله قد اذهب عنكم نخوة الجاهلية وتعظمها بالآباء، ايها الناس ان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام الى ان تلقوا ربكم كحرمة يومكم هذا وكحرمة شهركم هذا في بلدكم هذا - وانكم ستلقون ربكم فيسئلكم عن اعمالكم

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا۔ اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں! تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کے لیے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحج) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔

O the people of Quraish, God has put an end to your notions of false vanity and there is no room left now for your feeling proud any longer of your forefathers deeds. Now everybody's blood, property and Prestige have become sacrosanct for others. All these are now of the same significance and sanctity as the sanctity of this holy month and specially in this city.

الا فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض فمن كانت عنده امانة فليؤدها الى من ائتمنه عليها

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔

اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

After me do not go astray and begin to kill one another.

If anybody is made custodian of anything, he must keep that trust till the thing held in custody is restored to the rightful owner.

ايها الناس كل مسلم اخو المسلم وان المسلمين اخوة ارقاءكم ارقاءكم اطعموهم مما تاكلون واكسوهم مما تلبسون

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انھیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

O ye people, a Muslim is another Muslim's brother and thus all Muslims are brothers among themselves.

Take care of your slaves. Let them eat what you yourself eat and let them wear as you wear for yourself.

الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وان

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم

All that prevailed during the pre-Islamic times of ignorance has been trampled under my feet. All

اول دم اضع من دمائنا دم ابن الربيعة بن الحارث وكان مسترضعا في بني سعد فقتله هذيل - وربا الجاهلية موضوع واول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله

ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا۔ اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

blood dues of the days of ignorance have been written off and henceforth none will wreak vengeance on the other. The first right to retaliate pertaining to my own house stands waived. I hereby pardon the murder by Banu Huzail of the suckling babe of Rabia, son of Haris, who belonged to my family.

All interest or usurious dues coming from the time of ignorance stand scotched off and I lead the rest by cancelling the interest payable to the family of my uncle Abbas Bin Abdul-Muttalib.

ايها الناس ان الله عز وجل قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث

لوگو! خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا اب کوئی کسی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے۔

O ye people, God has (through the law of inheritance) fixed the right of every rightful heir, therefore no other testament be considered valid for any of these.

الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على الله

بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب و کتاب خدا کے ہاں ہوگا۔

Only the child born within wedlock will be considered legitimate heir to the parents. Adultery proved will be punishable with stoning. All acts of omission and commission will be accountable to God hereafter.

من ادعى الى غير ابيه او تولى الى غير مواليه فعليه لعنة الله

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا، اس پر خدا کی لعنت۔

Anybody claiming false ancestry or ascribing untrue bondage against his own master will be accursed by God.

الدين مقضي والعارية مؤداة والمنحة مردودة والزعيم غارم

قرض قابلِ ادائی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

Debts payable should be cleared, all borrowed property is to be returned, while gifts should be countered and a surety must make good the loss on behalf of the assured.

ولا يحل لامرئ من اخيه الا ما اعطاه عن طيب نفس منه فلا تظلمن انفسكم

کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

It is not proper for anybody to have anything from his brother except whatever be given over through brother's consent and pleasure. Do not overstep yourselves as well as others and allow no excesses whatsoever.

EDITORIAL

Bill Clinton can easily be named as the most popular and powerful personality of the world -- US being left the only Super Power. What a young man can aspire, to ecquire high office, world fame, personal charms, the company of sincere people, but more than anyone can hope was bestowed by the Destiny upon the President - elect Bill Clinton. He is the 42nd President of the United States. At 46 he is the youngest to serve in this office since J.F. Kennedy and the first President to be born after the World War II He is the representative of the new generation, sharply defining the generation gap between himself and his predecessor, George Bush. His youthful vigour, personal charms and amiable dealings with the people contributed a lot to his fame and success in the Presidential Election 1992. He is the one to genuinely champion the cause of social and economic rehabilitation of the people within the country and autside alike.

We feel great pleasure to select President - elect Bill Clinton for this issue as the "Ideal of the Youth" and giving a detailed profile of his life and career, so providing the youth a source of great inspiration.

EDITOR

THE FIRST HUMAN CHARTER

On the Hajj Day Prophet Muhammad, peace be on him, arrived in Arafa and stayed there. As the day declined, he sent for his dromedary. The animal was brought and put ready. He rode into the heart of the valley, alighted there and delivered his famous address which proved his life's last Hajj sermon. In that memorable sermon he dwelt upon the basic message of religion.

حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور آپ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے قصوا (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی، تو آپ (اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے ۔

إذا كان يوم الحج أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عرفة فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس خطبته التي بين فيها ما بين

After praising Almighty the Creator he started address in these words :-
" There is none to worship except God. None is like Him or equals Him nor has He any co-sharer. He fulfilled His promise and helped His own creature and messenger, and He alone defeated and smashed all the concerted forces of falsehood.

آپ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی: خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں۔ خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَائِلاً لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

O ye people! listen to me, as I do not think we may have another opportunity of meeting again as in this gathering (and presumably I may not perform another Hajj).

People! God Almighty says :
" O mankind! We created you from a male-and-female couple and made you into tribes and nations so as to be known one from the other. Verily in the eyes of God only the most righteous among you is the most honoured of you. " In the light of this Quoranic verse, the Prophet continued, no Arab had any superiority over a non Arab nor was a white anyway better than a black. The only criterion for the superiority and respectability was the one element of piety.

لوگو میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یک جا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا۔)

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ چناں چہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

أَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَرَانِي وَإِيَّاكُمْ أَنْ نَجْتَمِعَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ أَبَداً بَعْدَ عَامِي هٰذَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا. إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ" فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضَ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوَى

All created beings, he said, were the off-spring of Adam and the very existence of Adam was that he sprang from dust."Hence all claims to superiority and greatness, all demands for blood or ransom and

انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔

النَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ أَلَا كُلُّ مَأْثَرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ يُدَّعَى بِهِ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيئُوا

ON HIS VISIT
TO PAKISTAN

HIS ROYAL HIGHNESS

SHEIKH MAKTOUM
BIN RASHID
AL MAKTOUM

VICE PRESIDENT
& PRIME MINISTER

THE RULER OF DUBAI
IS MOST WELCOME !

*MAY THE TWO COUNTRIES
LIVE LONG AND PROSPER*

SHOAIB ASSOCIATES

OVERSEAS EMPLOYMENTS PROMOTORS LIC. NO. MPD/0983/KAR

Managing Director
MOHAMMAD SHOAIB HAMID

OFFICE : 103-B, SINDHI MUSLIM
SOCIETY, SHAHRAH-E-FAISAL
KARACHI PAKISTAN.

PH : 448664 - 446561 - 444526,
FAX : 9221 - 441665

REGD. NO. L 8503 VOL NO 05 COPY NO. 02 MONTH OF February 1993

THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

Editor-in-Chief :
Mohammad Saddique Al-Qadri

Sub Editor
M. Waseem Bhatti
Tauseef Al-Qadri,
G.M. Qadri
Miss Robina.

Art Editor :
Khalil Shahid,
Shahid Pervaiz

Designer :
M. Maqsood

Commercial & Export Manager :
Tanveer Siddique

Circulation Manager :
Toheed Akhtar

UAE, Saudi Arabia, Bahrain, Qatar, Kuwait, Egypt, Jordan, Korea, Bangladesh, Brunei, China, Hong Kong, Indonesia, Malaysia, Thailand, France, Nepal, Phillipine, Singapore, Sri Lanka, Taiwan, America, England, Germany, Australia, Holland, Kenyia & Maldives

Address for Correspondance:
Monthly
The Youth International Magazine
Alwan-e-Auqaf Building,
(Near Old State Bank)
6th Floor P.O. Box: 2346
Lahore - Pakistan.
TELEPHONE No. (042) 354729

CONTENTS

Editorial	4
The First Human Charter	5
Perception of Bill Clinton's Foreign Policy	10
Long & Short of the Long March	11
Fun Fair	12
Pen Friendship Club	14
College Report	15
Riffat Saif Dar - A Budding Artist	17
Personality of the Month	19
P.M. of UAE's Visit to Pakistan - Special Supplement	29

Printed by Tayyab Iqbal Printers Royal park Lahore, Published for Mohd Siddique Al-Qadri, Alwan-e-Auqaf Building Lahore - Pakistan

Price in Pakistan Per copy Rs 25 Price in Abroad US$ 2 per copy Price in Saudi Arabia SR 8 per copy
Price in UAE DH 8 per copy

Youth International

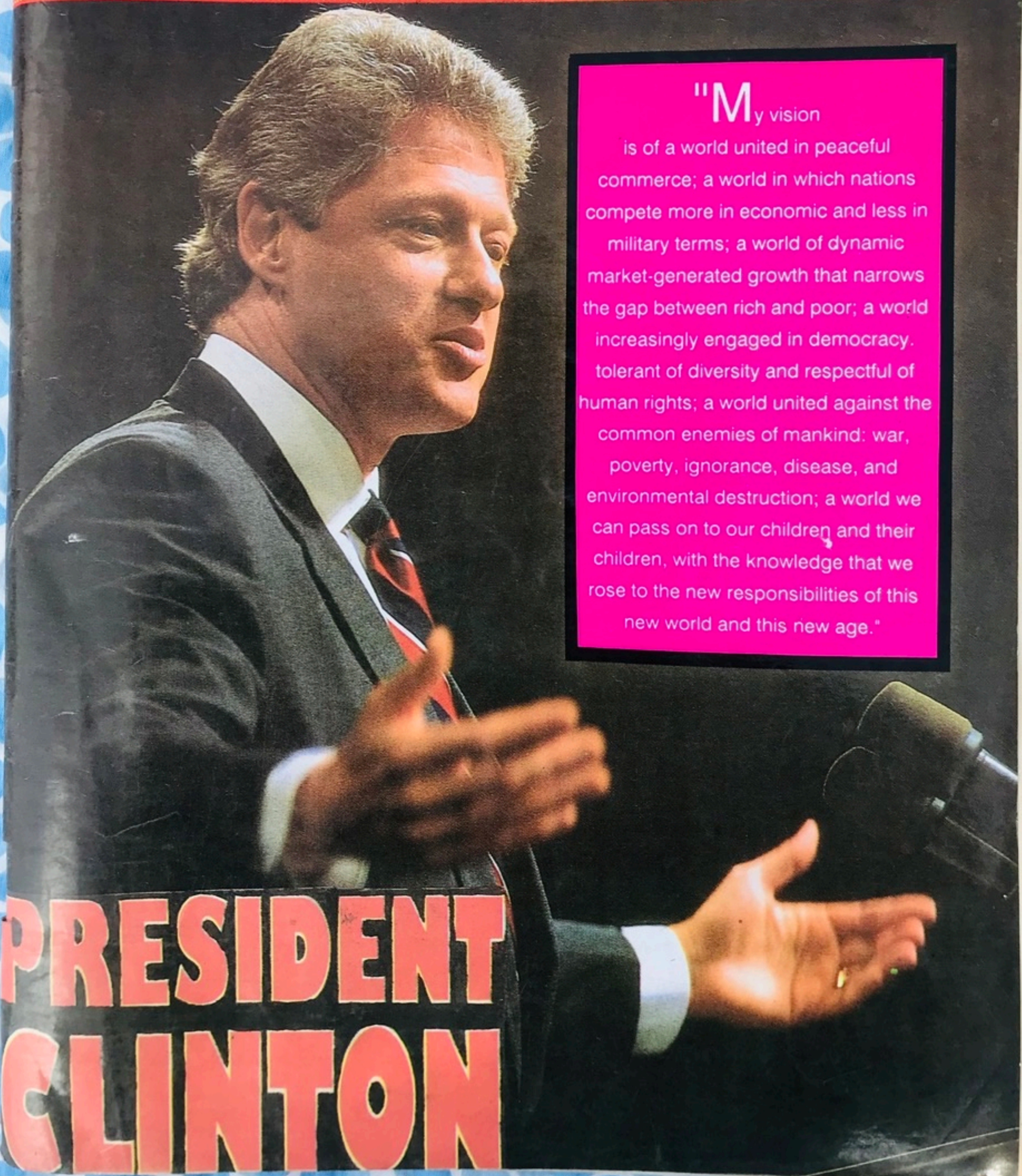

"My vision is of a world united in peaceful commerce; a world in which nations compete more in economic and less in military terms; a world of dynamic market-generated growth that narrows the gap between rich and poor; a world increasingly engaged in democracy. tolerant of diversity and respectful of human rights; a world united against the common enemies of mankind: war, poverty, ignorance, disease, and environmental destruction; a world we can pass on to our children and their children, with the knowledge that we rose to the new responsibilities of this new world and this new age."

PRESIDENT CLINTON